

3976

پرویز کے بارے میں

علماء کا متفقہ

فتویٰ

مع

اضافاتِ جدیدہ

شائع کردہ

مجمعہ تصنیف۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ ٹیٹاؤن کراچی ۵

www.KitaboSunnat.com



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

3976

پرویز کے بارے میں

علماء کا متفقہ

فتویٰ

مع

اضافاتِ جدیدہ

شائع کردہ

بیت تصنیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ ٹیٹاؤن کراچی ۵

3976

مکتبہ اسلامیہ

اَوَارِهِ مَعَارِفًا سَلَامِي مِنْ مَعْنُوَةِ الدَّيْرِ

3976

جسٹیشنر

کتابتیں ۱۷۹۹-۱۸۰۰

www.KitaboSunnat.com

ب

3976

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی ارشادات کے ”حجت دینی“ ہونے سے انکار کرنے والے اور اسلام اور قرآن کی اس دور میں بالکل نئی تشریح کرنے والے غلام احمد صاحب پروردگار کے خاص خیالات سے ہمارے اکثر ناظرین کرام واقف ہوں گے۔ ادھر کچھ عرصے سے پاکستان کے دینی اخبارات و رسائل میں ان سے متعلق ایک تکفیری فتوے کا بہت چرچا ہو رہا ہے جو مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے قریباً ایک ہزار علماء کی تصدیق اور توثیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس فتوے سے متعلق بعض مباحث اور پرویز صاحب اور جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی ایک مختصر سی مراسلت کے بعض رسائل میں ہم نے پڑھی ہے لیکن وہ اصل فتوے ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے اور نہ پرویز صاحب کے بارے میں رائے قائم کرنے یا رائے ظاہر کرنے کے لئے ہمیں اس خاص فتوے کے مطالعہ

۲

ج

کی ضرورت ہے۔ ہم پرویز صاحب کے خاص نظریات و خیالات سے جس حد تک بطور خود واقف ہیں، انہی کی بنیاد پر پورے شرح صدر کے ساتھ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں ایسے خیالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جس شخص کے یہ خیالات ہوں اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے یقیناً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان افکار و خیالات کے بعد بھی آدمی مسلمان ہی رہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اسلام کوئی متعین اعتقادی و فکری نظام نہیں ہے بلکہ ہندو ازم کی طرح اس میں بھی ہر شے متغی و متغیہ کی گنجائش ہے۔

ہمارے ملک کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اب سے بہت پہلے (جب وہ وزیراعظم نہیں بلکہ صرف سیاسی لیڈر تھے) اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھا تھا کہ ہندو مذہب بھی عجیب مذہب ہے۔ وہ آدمی کا پیچھا کسی طرح چھوڑتا ہی نہیں میں کسی مذہب پر بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود ہندو ہوں اور ہندو مذہب میرے ساتھ چٹا ہوا ہے۔

اسے پنڈت جی کی اصل تحریر اس وقت سامنے نہیں ہے یہ اس کا مضمون ہے جو حافظہ میں محفوظ ہے۔ اب سے قریباً ۲۵ سال پہلے ان کی خود نوشت سوانح کا اردو ترجمہ پڑھا تھا غالباً اسی میں انھوں نے یہ بات اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔

۳

جائے گا کہ اس کا کلمہ شریف پر ایمان ہے اور یہ اب بھی مسلمان اور ملت محمدیہ کا ایک عضو ہے ؟ اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ کے دونوں جزو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو واحد معبود اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی و رسول مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے فرسودہ اور دقیا نوسی خیالات کی بنا پر نبی و رسول کے معنی بالکل غلط سمجھے اور تو ہم پرستی کے تحت جبرئیلؑ فرشتے اور وحی کا ایک خاص تصور اس کے ساتھ جوڑ لیا۔ حقیقت میں رسول بس قوم کا روشن ضمیر لیڈر اور مصلح ہوتا ہے اور اپنی خداداد عقل اور فہم و فراست سے قوم کی رہنمائی کرتا ہے اور ایک دستور حیات وضع کر کے اس کو دیتا ہے ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سارے نبیوں رسولوں کی اصلی حیثیت بس یہی تھی، عجوبہ پسند اور توہم پرست لوگوں نے نبوت و رسالت کا ایک محیر العقول اور توہم پرستانہ تصور گھڑ کے اسلام میں داخل کر دیا۔ صحیح اسلامی عقیدہ وہ ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور سچا مسلمان میں ہی ہوں۔ فرمایا جائے کیا اس لمحدانہ عقیدے کے بعد بھی اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا کیونکہ اپنے کو وہ مسلمان ہی کہتا ہے اور کلمہ کا انکاری بھی نہیں ہے ؟

ہمیں بڑا تعجب اور ساتھ ہی دکھ ہوتا ہے جب ہم کسی ایسے صاحب سے جن کو ہم دین سے ناواقف اور نابلدہ نہیں قرار دے سکتے، ایسی بات سنتے ہیں جس کا حاصل اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص جب تک اپنے کو مسلمان کہے اور توحید و رسالت کا اقرار کرے خواہ دین کی اساسی حقیقتوں کے بارے میں بھی اس کے خیالات میں کتنا ہی زنج اور انحراف آجائے اور حقائق دینی کی وہ کیسی ہی دُور از کار لمحدانہ تاویلیں کرے وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اسلام کی سرحد اور اس کے دائرہ سے نکل گیا۔

ہم بار بار غور کرنے کے بعد بھی بالکل نہیں سمجھ سکے کہ اس مسئلہ میں ایسے حضرات کا واقعی موقف کیا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ وہ اللہ جس کی وحدانیت کا میں کلمہ میں اقرار کرتا ہوں مختلف زبانوں میں مختلف انسانی ہستیوں کے روپ میں آتا رہا ہے اور ہمارے اس زمانے میں فلاں ہستی کی شکل میں اس نے ظہور کیا ہے اس لئے میں اسی ہستی کی پرستش کرتا ہوں۔

خدا را بتایا جائے کیا اس گمراہانہ عقیدہ کے بعد بھی یہ کہا

اسی طرح فرض کیجئے ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ قرآن کو "خدا کی کتاب" بھی مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ قرآن کے بارے میں "کلام اللہ" اور "وحی الہی" ہونے کا جو تصور عام مسلمانوں کا ہے وہ بالکل غلط اور جاہلانہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو نیک خیالات اور اچھی تجویزیں آتی تھیں آپ ان کو ایک خاص خطیبانہ انداز سے مرتب کر کے قلمبند کر دیتے تھے اور اس کو خدا کی طرف نسبت کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے کیونکہ ہر اچھائی کا چشمہ خدا ہی کی ذات ہے قرآن کے "کتاب اللہ" ہونے کا مطلب بس اتنا ہی ہے اور عام مولویوں اور مسلمانوں نے جو کچھ سمجھ رکھا ہے وہ ان کی جہالت ہے۔

فرمایا جائے کیا اس شخص کے اس عقیدہ کے باوجود یہ کہا جائے گا کہ قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اس کا ایمان ہے اور وہ صاحب ایمان اور مسلمان ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ کوئی صاحب بھی جن کو دین کی ابجد کا بھی علم ہو ان سوالات کا جواب اثبات میں نہیں دیں گے اور مندرجہ بالا گمراہانہ خیالات رکھنے والے لوگوں کو مسلمان

نہیں کہیں گے حالانکہ یہ سب اپنے کو مسلمان کہتے اور کلمہ پرایمان کا دعوے رکھتے ہیں۔

جن لوگوں نے غور نہ کیا ہوا انھیں سوچنا چاہئے کہ دعوائے اسلام اور بظاہر کلمہ کے اقرار کے باوجود ایسے لوگوں کو مسلمان کیوں نہیں کہا جاسکتا؟ وجہ صرف یہ ہے کہ انھوں نے دین کی ایسی مسلم باقوں کا انکار کیا ہے جن کا دینی حقیقت اور دینی عقیدہ ہونا پورے یقین اور قطعیت کے ساتھ امت کو معلوم ہے اگرچہ انھوں نے یہ انکار تاویل کے پردہ میں کیا ہے۔

علماء و مصنفین کی خاص اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کو "ضروریات دین" کہتے ہیں۔ یہاں ضروریات کے معنی فسر الرقص و واجبات کے نہیں ہیں بلکہ "ما قابل شک یقینیات" اور "بدیہیات" کے ہیں۔ ایسی کسی ایک چیز کا بھی انکار کر دینے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ یہ انکار تاویل کے پردہ میں اور لفظوں کے اقرار کے ساتھ ہو جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہو چکا۔

پردیز صاحب کے مسئلہ کی نوعیت بھی یہی ہے۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ انھوں نے ادھر چند برسوں سے منصب رسالت کی جو نئی تشریح کی ہے جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی

ح

ارشادات کوہ امیر ملت کے وقتی اور ہنگامی احکام قرار دیتے ہوئے اس کے حجت شرعی ہونے سے انکار کیا ہے (جو ان کی دعوت کا مرکزی نقطہ بنا ہوا ہے)۔ ہمارے نزدیک اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ تاویل کے پردہ میں حقیقت رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت کا انکار ہے۔

انکار کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی صاف کہے کہ میں فلاں کو نبی و رسول نہیں مانتا۔ یہ بالکل سیدھا سادہ کفر ہے جس میں کوئی دجل و فریب اور کوئی پردہ نہیں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ رسول اور رسالت کے الفاظ کا تو انکار نہ کرے بلکہ اقرار کرے لیکن نبوت کی حقیقت اور رسول کے منصب کی بالکل نئی ایسی تشریح کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ رسول کی جو حیثیت قرآن مجید نے بیان کی ہے اور جو امت میں بلا اختلاف مسلم چلی آرہی ہے وہ باقی نہ رہے۔ یہ انکار رسالت کی نہایت خطرناک اور فریکارانہ صورت ہے اور علمی و دینی اصطلاح میں کفر و انکار کی اس صورت کو الحاد و زندقہ کہا جاتا ہے۔

اگر دین کی مسلم اور بنیادی حقیقتوں کی اس قسم کی

۸

ط

ملحدانہ تاویلوں کو بھی کفر نہ کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ توحید و رسالت جیسی بنیادی دینی اصطلاحوں کی بھی کوئی حقیقت متعین نہیں ہے جس کا جو بھی چاہے ان کے معنی تراش لے، اور اسلام کے بارے میں اس سے زیادہ غلط اور گمراہانہ بات کوئی نہیں کہی جاسکتی۔

ایک فریب یا مغالطہ

یہاں ایک مغالطہ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جب کسی محرف دین محمد کے بارے میں مخاطب اور مخاطبین علماء بھی اپنے منصبی فریضہ اور امت کی خیر خواہی کے تقاضے سے مجبور ہو کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنا رشتہ اسلام سے منقطع کر لیا اور یہ اسلامی برادری سے نکل گیا۔ اس لئے اب مسلمان اس کے ساتھ مناکحت جیسے وہ معاملات نہ کریں جو صرف مسلمانوں کے ساتھ کئے جاسکتے ہیں۔ تو اس کے حامیوں کی طرف سے علماء کے اس فیصلہ کو بے اثر و بے وقعت بنانے کے لئے ایک وکیلانہ چال یہ بھی چلی جاتی ہے کہ طبقہ علماء کے

۹

ی

بعض غیر محتاط افراد یا بعض خاص حلقوں کی طرف سے تکفیر کے بارے میں جو بے احتیاطیاں اور افسوسناک زیادتیاں پچھلے دور میں ہوئی ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے عوام کے سامنے رکھ دی جاتی ہے اور بڑے معصومانہ انداز میں کہا جاتا ہے کہ ان مولویوں مفتیوں کے فتوؤں کا کیا اعتبار ان لوگوں نے تو فلاں فلاں اکابر امت اور خاندانِ دین و ملت کو کافر کہا ہے“

حالانکہ یہ محض مغالطہ یا فریب ہے۔ اگر کچھ لوگوں نے اس بارے میں دانستہ یا نادانستہ غلطی کی تو کسی بھی منطق کی رو سے اس سے یہ تو لازم نہیں ہو جاتا کہ اب قیامت تک جس لمحہ کے خلاف بھی فتوے دیا جائے وہ لازماً غلط ہی ہوگا۔

اگر یہ لوگ اپنی اس غلط منطق کے ذریعے سیدھے سادے بندگانِ خدا کی آنکھوں میں دیدہ و دانستہ خاک جھونکنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ غلط فہمی یا کم علمی کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں تو ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں۔ خدا را آپ سوچیں کہ انسانوں کا وہ کون سا معاملہ اور ہماری کتابِ زندگی کا وہ کون سا باب ہے جس میں کبھی غلطی نہیں ہوئی

ل

اگر کسی معاملہ میں کچھ لوگوں سے غلطی ہو جاتا یا دیدہ و دانستہ نفسانیت کے کسی تقاضہ کی بنا پر کسی کا کوئی غلط فیصلہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں اب جو کوئی بھی کچھ کہے گا وہ لازماً غلط ہی ہوگا تو پھر تو زندگی کی گاڑی ایک قدم بھی نہیں چل سکے گی۔

کیا پولیس کی طرف سے مجرموں کے چالانوں اور عدالتوں کی طرف سے ان کے لئے سزاؤں کے فیصلوں میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کو بنیاد بنا کر پولیس کے ہر اُس چالان کو جو وہ کسی چور، ڈاکو یا دوسری قسم کے کسی مجرم کا کرے اور اس کی سزا کے ہر عدالتی فیصلہ کو غلط ہی کہل جائے گا اور محکمہ پولیس اور سارے عدالتی نظام کو لا حاصل اور بے اعتبار قرار دے کر اس کو ختم کر دیا جائے گا؟ اور کیا طبیعوں، ڈاکٹروں کی تشخیص و تجویز میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کی وجہ سے سارے محکمہ صحت کو فضول اور ناقابل اعتبار قرار دے کر سارے ہسپتالوں کو توڑ ڈالا جائے گا؟ کیسی احمقانہ بات اور کتنا کج مغالطہ ہے جس کو ہمارے زمانے کے محدثوں اور ان کے حامیوں نے ”منطق“ بنا لیا ہے؟

ل

واقعہ یہ ہے کہ پرویز صاحب کے متعلق اب، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کو نبی ماننے والے اُن کے امتیوں کے بارے میں اب سے پہلے محتاط اور خدا ترس علمائے جو فیصلہ کیا وہ اس وقت کیا جب یہ بات غیر مشکوک طور پر سامنے آگئی کہ انھوں نے تحریف اور تاویل کے پردہ میں دین کی ان اساسی حقیقتوں کا انکار کیا ہے جن کے انکار کے بعد کسی شخص کے لئے اسلام کے نہایت وسیع دائرہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اسلامی برادری والے تعلقات ایسے شخص سے منقطع کر لیں اور دین و شریعت کے امین علمائے کرام پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس صورت حال کے بارے میں بلا خوف و لومۃ لائم مسلمانوں تک اللہ و رسول کا حکم پہنچا دیں۔

ظاہر ہے کہ تجدد اور ”روشن خیالی“ کے اس زمانے میں اس دینی ذمہ داری کا ادا کرنا اور فیشن کے خلاف اس طرح کے شرعی فیصلے کا اعلان کرنا کوئی خوشگوار اور ”نفع بخش“ کام نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو ملائیت کے طعنوں اور ملامت کے تیروں کا نشانہ بنانا ہے۔ اگر علماء فیشن سے مرعوب ہو کر اس فرض کا ادا کرنا چھوڑ دیں تو اسلام اور کفر کا امتیاز ہی

۱۲

۳

ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ و رسول اور دین کے ساتھ یہ علماء کی غداری ہوگی۔

ہاں اسی کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ علماء کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ اُس طرح کا کوئی فیصلہ انتہائی احتیاط، پوری خدا ترسی اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ صرف اسی وقت کریں جب شرعاً وہ اس کے لئے بالکل مجبور ہوں اور اس میں بھی ملت اور امت کی خیر خواہی کو ”رہنما“ اصول کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

واللہ یقول الحق وھو یمد ی السبیل

(مولانا) محمد منظور نعمانی

مدیر الفرقان ”لکھنؤ“

بسم اللہ الرحمن الرحیم پیش لفظ

تمام مذاہب عالم میں یہ فخر اسلام اور صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ بیکری الہی غیر متبدل کے آج بھی مسلمانوں کے پاس اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں اس کامت مسلمہ کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہنوئال ابر رحمت در فغان است غم و فحشاء باہر و نشان است

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی جوامات امت مسلمہ کے سپرد کی تھی اسکی امت مسلمہ نے جس طرح حفاظت کی دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حفاظت آپ کی تعلیم کو زبانی یاد کیا قرآن سے جوہ قرأت، رسم خط اور الفاظ کی ادائیگی اور پھر حفاظت کی معسرین نے اس کی تشریح و تفسیر کو ضبط کیا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال اور احوال کو محفوظ رکھا، فقہاء نے تمام احکام کو مدون کیا متکلمین نے ایمانیات و عقائد کو مہم کی تحریف و تفسیر سے بچایا۔ صوفیاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی کیفیات اندرونی سوز و گداز اور نسبت احسانی کو باقی رکھا۔ اہل عربیت نے زبان عربی کا تحفظ کیا اور صرف و نحو اشتقاق اور لغت وغیرہ کی تدوین کی۔ غرض تعلیم نبوی کی حفاظت کیلئے جس گوشہ سے بھی کسی خدمت کی ضرورت تھی امت نے اس کی تکمیل کی۔

اور اس طرح گلشن اسلام ہمیشہ سدا بہار رہا کہ اسکی حفاظت کی ذمہ داری خود حق تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی تھی۔ لیکن جس طرح ہر باغ میں کچھ خود رو پودے اور بے کار و رفت اور بیل پودے اگ آتے ہیں جن کا وجود اس باغ کی بہار پر اثر انداز نہ ہوتا ہے اور اگر بلی ان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکے تو باغ کی بہار کا میدان اس ہو کر رہ جائے۔ اسی طرح اسلام میں بھی عاملین ملت کے بالمقابل ہر دور میں کچھ نوابت ملت پیدا ہوتے رہے جن کو باغ اسلام کی بہار پر برا بھلا بردال کا خطرہ منہ لانا پڑا اور عاملین ملت ان نوابت ملت کا برابر استیصال کرتے رہے جس سے اس باغ کی بہار ہمیشہ بے خزاں رہی۔ یہ نوابت یعنی خود رو و خود ساختہ افکار و خیالات کے حامل بھی اس امت میں ہاں نہ رہی سے پیدا ہوئے اور یہی غیر مل کے افکار و نظریات کو لیکر باہر سے اس امت میں آ شامل ہوئے۔

س

پھر جس طرح بلغ کے خود رو پودوں میں بعض کا ہر کم ہوتا ہے اور بعض کا زیادہ اسی طرح ان نوابت میں بھی بعض کا ہر کم تھا اور بعض کا زیادہ، ملل و خلج کی تاریخ جن لوگوں کے سامنے ہر وہ باآسانی اعزاء لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے ذوق باطل میں سے کس فرق کا اس امت پر کتنا ضرر مرتب ہوا ہے۔ ان تمام فرقوں میں سب سے زیادہ جس فرقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا وہ فرقہ باطنیہ ہے جس نے سارے اسلام کی تحریف کر کے کبیرے اٹھاد زندقہ اور ارجحیت کا ہم آہنگ بنانے کی مذہب کو شش کی لیکن عاملین ملت نے فتنہ باطنیہ کا بیج وہن سے استیصال کر کے رکھ دیا اور ان کے تمام افکار و خیالات کا قلع قمع کر کے ملت کو اس کے ضرر سے نجات دی۔

انگریز کے عہد حکومت میں یہاں جو تحریکیں اسلام کو مسخ و محرف کرنے کیلئے اٹھیں ان میں سب سے پہلی تحریک نجریہ کی ہے، پھر ایک طرف قادیانیت نے نئی نبوت کے دیوبند میں جنم لیا اور دوسری طرف چکرا دیوت نے انکار وحدیث کا فتنہ برپا کیا۔ اس کے بعد خاکسار تحریک نے سر اٹھایا اور پھر ان سب تحریکوں کا سر اٹھایا اور انگریزوں کے حصہ میں آیا اور ان سب کو کمزور کر کے نقصان اور ستر زد ہوا۔ چنانچہ پرویزی لٹریچر میں کمزور کر کے پورا معاشی دھانچا اور اس کی مذہب بزرگاری، نجریہ کی ماہہ پرستی، قادیانیت کا انکار وجود، چکرا دیوت کا انکار رسالت، خاکسار کی تحریف تائید سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور سر پرویزی کے قلم کی زبانی نے ان غلطیوں میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ ختم رحمتا علی رحیم۔

علماء کرام نے اگرچہ فتنہ پرویزی کے نمودار ہونے ہی اس کے خلاف آواز بلند کر دی تھی لیکن جب اس فتنہ کا زور برہنے لگا اور پانی سر سے اونچا ہو گیا تو تمام علماء کی خدمت میں سر پرویزی کے عقائد و نظریات کے بارے میں ایک استفتاء پیش کیا گیا اور ہر کتب فکر کے علما نے بنا کسی ادنیٰ اختلاف کے ان عقائد و نظریات کے کفر مزہج ہونے پر ہم تصدیق ثبت کر دی اور صاف لکھ دیا کہ جو شخص اس قسم کے عقائد و خیالات کا اظہار کرے اس کے کار و کھار ہونے میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں، علماء کرام کا جب یہ متفقہ فتویٰ شائع ہوا تو سر پرویزی جو ساری عمر مسلمانوں کی کافر گیری میں مشغول رہے اور ان کو اپنے خود ساختہ دین کی طرف دعوت دیتے رہے اپنی تحفیر پر اس قدر سخت برہم ہوئے کہ کیا ان کے ضبط نہ رہا اور ان کے علماء کی تحفیر کرنے کہ ان کا تو کام ہی ہے لوگوں کو کافر بنانا۔ سر پرویزی کے غصہ میں اب کچھ نہیں سکا تو وہی پرانے پرانے کلام حرید نکال لیا جہاں سے پہلے ان کے پیش رو خاکسار استعمال کر چکے تھے اور خاکساروں کا بھی یہ حرید

ع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عُلَمَاءُ اُمّتِ کَامُتَّفِقَةٍ

فَقْوِی

پَرَوِیز کافر ہے

(مع اضافات جدیدہ)

شائع کردہ

شعبہ تصنیف، مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع مسجد نبی ٹاؤن کراچی

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

اپنا نہیں تھا بلکہ وہ اسے قادیانیوں سے مانگ کر لائے تھے۔ تفصیل اس جال کی یہ کہ حققت قادیانیوں کے خلاف تمام علماء کا متفقہ فتویٰ ان کی تکفیر کے متعلق شائع کیا گیا تھا۔ غلام احمد قادیانی کے مشہور جیلے محمد حسن احمد کوئی نے ایک سالہ اس مضمون کا مرتب کیا کہ تکفیر تو ہمیشہ کی ہوتی چلی آئی ہے چنانچہ فلال فرقہ نے فلال فرقہ کہنے سے لکھا ہے اور فلال شخص نے فلال کو کافر کہہ دیا ہے لہذا اس فتویٰ تکفیر کے بالکل متاثر نہ ہونا چاہیے۔

پھر جب خاکساروں کے خلاف فتویٰ نکلا تو انھوں نے بھی اپنے مرکز نشر و اشاعت "ادارہ علیہ ہند" سے ایک طویل مقالہ اسی مضمون کا شائع کیا اور اس میں وہ تمام باتیں تمام و کمال دہرائیں جو محمد حسن قادیانی کے رسائل میں مذکور تھیں۔ اسے شریعت کے خلاف کہہ کر فتویٰ شائع ہوا تو انھیں بھی مصداق اقوال صوبہ بلوچم قوم طاغوتوں اپنے پیش روؤں کی بھی غوغا آرائی دل سے پسند آئی اور لگے ان کی سے لے ملانے تشابہت قلوب بھیہم فی اللہم اللہ انی ینفکون۔ چنانچہ مشہور موصوف نے "ادارہ علیہ ہند" کے مقالہ کی برسرے فوراً ایک مقالہ کا ذکر کر کے نام سے لکھا اور اس کو جا بجا شائع کیا تاکہ کسی تکفیر کی طرح اس فتویٰ کی اہمیت کم کر دی جائے۔ حالانکہ سید علی سادی مات یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کی غلط تکفیر کر دی تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ دنیا میں جب بھی کسی کی تکفیر کی گئی تو وہ غلط ہی کی گئی۔ اور جب بھی کسی کی تکفیر کی جائیگی تو وہ ہمیشہ غلط ہی ہوگی۔ روزانہ ڈاکٹروں سے علاج میں غلطی ہوتی ہے اور جب بھی کسی کی غلطی سے رہتے ہیں لیکن کتنا احسن ہے وہ شخص جو یہ کہنے لگے کہ ڈاکٹروں کا تو کام ہی ہے کہ غلط علاج کرنا اور خجوں کا تو شغل ہی ہے ہمیشہ غلط فیصلہ دینا۔ پھر ایک کہ ایک دودھ ڈاکٹروں یا ایک دودھ جھول کا غلطی کرنا اور ایک ہر تمام ڈاکٹروں اور تمام جھول کا ایک فیصلہ پرستون ہو جانا۔ جو شخص ان دونوں میں فرق نہ کرے وہ کتنا بوقوف ہے۔ پھر جس طرح علاج کا ایک اصول ہے مقتدرات کے جانچنے کا ایک طریقہ ہے اسی طرح کفر و اسلام کے امتیاز کا بھی ایک معیار ہے۔ مشرور کا کفر و اسلام واضح ہے کہ ہر عامی جو اسلام کے مبادیات سے واقف ہو ان کے خیالات و عقائد پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مشرور کے عقائد و نظریات آپ کے سامنے ہیں آپ پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں، اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

محمد عبدالرشید نعمانی

۹ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

مہ مشرور نے اپنے اس مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں "ادارہ علیہ ہند" کا جن الفاظ میں شکریہ ادا کیا ہے وہ یہ ہیں:۔۔۔ ہم نے ان خودوں میں کو بیشتر کو محترم پیر رشید اللہ ولد صاحبہ صاحبہ شین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات، افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ”دعوت“ کا نقیب ماہنامہ ”طلوع اسلام“ برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کے لئے ملک میں جا بجا بزم طلوع اسلام کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ مثلاً، تواریخ الحاد اور زندگی سے واقفیت ہیں مگر عوام آگے دن ان کی تبلیغ کا شکار ہوتے رہتے ہیں اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علمائے کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت و اشاعت میں ہمت نہ مصروف ہو، شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟ چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور مشتے نمونہ

ازخوار سے ”مع حوالہ کتب صفحات درج ذیل ہیں:-

۱) ”اسد رسول“ سے مراد ہی ”مرکزیت“ (Central Authority) ہے اور ”اولی الامر“ سے مفہوم افسرانِ محنت

۲) ”قرآن کریم میں جہاں اسد اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد مرکز نظام حکومت“ ہے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۲۳)

۳) ”بالکل واضح ہے کہ اسد و رسول سے مراد ”مرکز حکومت“ ہے۔“ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۲۳)

۴) ”اسد اور رسول سے مراد ہی ”مرکزیت“ ہے۔“ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۲۳)

۵) ”اسد اور رسول سے مراد ”مسلمانوں کا امام“ ہے۔“ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۲۳)

۶) ”بعض مقامات پر اسد اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے

الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی ”مرکزیت“ جو قرآنی

احکام کو نافذ کرے۔“ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۲۳)

۷) ”قرآن کریم میں مرکزیت کو اسد اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے جو ”اسد القرآن“ (ج ۲ ص ۶۲۳)

اللہ اور رسول کی اطاعت

(۱) ”اللہ اور رسول کی اطاعت“ سے مراد ”مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی حکام کو نافذ کرے گی۔ (اسلامی نظام) پر پوزیشن ۸۶ شائع کردہ ادارہ طبع اسلام لکڑی (۲) ”اللہ اور رسول یعنی ”مرکز نظام ملت“ کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔“ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۳۱)

(۳) ”رسول اللہ کے بعد خلیفۃ الرسول“ رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد ہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۸۶)

(۴) ”اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لے جاتے ہیں اور اب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصنیف کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جہاں جگہ فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے۔ اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کے حیلے دینے لگے۔

اس آیت مقدسہ کا مفہیم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور اللہ کے رسول کے حکام کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے جو کہیوں کہیں کی گئی ہے۔

رسول سے مراد مرکز ملت (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجا اب اس سے کہ وہیں مناقشا شروع کر دو اور متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو اسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کر دو مرکز کا فیصلہ سب کے لئے واجب التسلیم ہو گا۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ اسے یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے متعلق ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلادیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرے، لہذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۶۱۶)

رسول کی حیثیت (۱) ”اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز و برتری“ (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انکار نہیں کر سکتا۔ ”نیک پہنچانے والا ہے“ اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے، خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (سلیم) نام ان پوزیشن ۲ ص ۳۳ شائع کردہ ادارہ طبع اسلام۔ لاہور)

(۲) ”پھر اسے بھی سچے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہیم قرآن نے واضح کیا ہے کہ خدا کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کی گئی ہے۔“

خود متعین کر دیتے ہیں جب نبی اکرم خود موجود تھے تو یہ حیثیت مرکزیت آپ کی اطاعت فرض اولیٰ تھی ۱ (مقام حدیث از پرویز ج ۱ ص ۱۹) شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی

رسول کی اطاعت اسلئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں

احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا۔ خدا اور رسول کا یعنی مرکز نظام حکومت اسلامی۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب

ادامہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔ (سلیم کے نام از پرویز پیردھواں خط ص ۲۵۰ طبع اول۔ اگست ۱۹۷۹ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جواب قرآن کی روشنی میں محفوظ ہیں۔ (سلیم کے نام) اکیسویں خط ج ۲ ص ۱۲۰

(۳) تم نے دیکھ لیا سلیم کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی رہنمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے۔

نیک ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہو اور ان تفصیلات میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا۔ (سلیم کے نام) بیسواں خط ج ۲ ص ۱۰۳

قرآن عبوری دور کیلئے

دیئے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ تدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وغیرہ سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں معاشرہ گزر راہنمائی منزل تک پہنچتا ہے۔ (نظام ربوبیت از پرویز توارف، ص ۲۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کے لئے جس قدر زیادتیاں و تحریکات یا احکام وضوابط آئے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں۔ (نظام ربوبیت ص ۱۶۴)

(۳) اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفاسد اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفاسد اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور کے

۷

لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آتا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہو اور ان تفصیلات میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا: ”(سلیم کے نام میسواں خط ج ۲ ص ۱۰۳)“

قرآن عبوری دور کیلئے (۱) اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت

دینے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرض، لین دین، صدقہ و غیرت سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے: (نظام رپوبلیت از پرویز تعارف، ص ۲۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

(۲) ”قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات و تحریکات یا احکام وضوابط آئے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں“ (نظام رپوبلیت ص ۶۷)

(۳) ”اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے

۸

نہیں متعین کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو یہ حیثیت ”مرکزی“ آپ کی اطاعت فرض اولین تھی“ (مقام حدیث از پرویز ج ۱ ص ۱۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

رسول کی اطاعت اسلئے نہیں کمزور زندہ نہیں (عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے

احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا، خدا اور رسول کا، یعنی ”مركز نظام حکومت اسلامی“ (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب (۱) ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ نصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور انسانی کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔ (سلیم کے نام از پرویز پندرسواں خط ص ۲۵۰ طبع اول۔ اگست ۱۹۵۵ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

(۲) اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے، صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر تبدیل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جو اب قرآن کی دین میں محفوظ ہیں: ”(سلیم کے نام“ اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۰)

(۳) ”تم نے دیکھ لیا سلیم اگر ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی رہنمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کرینگے

۴۶

خود متعین کر دیا ہے جب ہی اکرم خود موجود تھے تو بہ حیثیت مرکز ملت آپ کی اطاعت فرض اولین تھی ۵ (مقام حدیث از پرویز ج ۱ ص ۱۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

رسول کی اطاعت اسلئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں (عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے معنی ہیں)

احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا "خدا اور رسول کا" یعنی مرکز نظام حکومت اسلامی۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب (۱) ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔ (سلیم کے نام از پرویز پندھرواں خط ص ۲۵۰ طبع اول۔ اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر تبدیل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جواب قرآن کی روشنی میں محفوظ ہیں۔ (سلیم کے نام، اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲)

(۳) تم نے دیکھ لیا سلیم کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے

۴۷

نیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہو اور ان تفصیلات میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا۔ (سلیم کے نام بیسواں خط ج ۲ ص ۱۰۳)

قرآن عبوری دور کیلئے (۱) اب یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرض، لین دین، صدقہ و خیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں ایک معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے۔ (نظام ربوبیت از پرویز نوارف، ص ۲۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات و تحریکات یا احکام و ضوابط آئے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں۔ (نظام ربوبیت ص ۱۶۷)

(۳) اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور کے

تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جائیں۔ اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ رکوع کی شرح قیامت تک کے لئے اربعہائی فی صدی ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا، اس سے ہم ایک بکارتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشاء خداوندی تھا ہی نہیں کہ رکوع کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔ (مقام حدیث ج ۲ ص ۲۹۲ و ۲۹۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی) اور قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی

ساری شریعت میں رد و بدل

تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشاء قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہو، اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا۔ (مقام حدیث ج ۲ ص ۲۴۲)

(۲) جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانٹین رسول اللہ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی نقایض کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔ (قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۴۱ و ۱۵۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

متعلق ہیں۔ دوسرے نام دو مترادفات (یعنی ۲۳۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۱) طلوع اسلام بار بار متنبہ کرتا رہا ہے

شریعت محمدیہ منسوخ

اور اب بھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چودہ دلائلوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن پر جو ابدال آباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ معلم الدین معہ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو جس طرح تشکیل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد یا عہد کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کیلئے شریعت بنادینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویٰ کر کیوں نہ ہو بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں یہی اپنے زمانے کے لئے

شریعت ہیں۔ (مقام حدیث ج ۱ ص ۹۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل) رہا

تو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اسی لئے پروردگار نے قرآنی اصول کو تشکیل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”والذین معہ“ کا بھی اضافہ کیا ہے۔

انکار حدیث

۱۱) مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو اس

وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پایہ (مذکورہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے اس لئے روایات میں دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اس طرح اس دین کے مقابل جو

اللہ نے دیا تھا ایک اور دین "مذہب" رکھ دیا اور اسے "انبار سنت" رسول اللہ ﷺ قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا (مقام حدیث ج ۱ ص ۲۱)

مسلمانوں کا مذہب

(۲) "بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں "ابلیہاں مسجد" نے "نیک کاموں کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا

حدیث یعنی جھوٹ

ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر منلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرا دیا گیا

(مقام حدیث ج ۲ ص ۱۲۲)

احادیث کا مذاق اڑانا

"آئیے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان احادیث مقدسہ کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملاکی غلط انگلی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جڑیں ہری ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصول کا قرآنی

طریقہ اور مذکورہ کئے بستے دایم ہوتا آجاتی ہے؟ لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھئے کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کیجئے اور ہاتھ ملائیے لیجئے! جنت مل گئی۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انھیں بخش دیتا ہے۔ اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ فک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔

کہئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود بول آہ سبھی آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص موزوں کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے۔۔۔ تو یہ شخص جنت میں جائے گا۔ جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سو سوائی ہیں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام

تک جرم پر جرم کے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہونے جائیں گے۔ ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

نیچے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جاسکتے (مقام حدیث ج ۲ ص ۹۶ تا ۱۰۰) احادیث نبوی کے ساتھ تسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۳۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پیٹا زانے کے ”ذہب“ میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں۔ (سلیم کے نام پندرہواں خط ص ۲۵۱ و ۲۵۲ طبع اولیٰ، اگست ۱۹۵۳ء) شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

ذات باری تعالیٰ ”اور چونکہ خدا“ عبارت ہے ان صفات عالیہ جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت و حقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نواہی کی اطاعت ہے“ (معارف القرآن ج ۴ ص ۴۲۰)

آخرت سے مراد مستقبل قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے

ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے ماضی کا نام ”ایمان بالآخرت“ ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی **وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِّمَّا بُدِئُوا بِهَا**۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر لاؤ اس کے بعد کی زندگی میں بھی۔ (سلیم کے نام اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۳)

جنت و جہنم بہر حال مرنے کے بعد کی ”جنت اور جہنم“ مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔ (ذخات القرآن ان پریوزیم ج ۱ ص ۴۴۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، لاہور)

ملائکہ (۱) اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں ”ملائکہ“ سے مراد وہ نفسانی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں۔ (ابلیس و آدم از پریوزیم ص ۹۵) شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی (۲) ”قرآن کریم نے“ ملائکہ ”پر ایمان کو“ اجزائے ایمان میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲۱۱) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ، کتب، رسل، آخرت پر ایمان لائے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کسے معنی کیا ہیں؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انھیں دہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے

ان کیلئے متعین کی ہے۔ ملائکہ کے متعلق قرآن میں ہے کہ انھوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نورع انسان) ہے۔ لہذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان مٹھ کر سکتا ہے۔ انھیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔ کائنات کی قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انھیں چھوڑیے۔ قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہئے۔

اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صفت آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے "جماعت مومنین" کہا جائے۔ کہو کہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہی۔ (لغات القرآن از پرویز ص ۲۲۲)

جبریل انکشاف حقیقت کی "روشنی" (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں اتحاد نمونہ کے طور پر صرف "سورہ فاتحہ" کا مفہوم پیش کیا جا رہا ہے جو اس کی سات آیتوں کی ممبر طر تشریح ہے۔

"(۱) زندگی کا ہر حصہ نقشہ اور کائنات کا ہر تعبیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ داد تحسین لے لیتی ہے۔"

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مقرر صلاحیتوں کی نشوونما سے نکلیں تک لے جا رہا ہے۔ عام حالات میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامان نشوونما بلاترود و معاوضہ ملتا ہے لیکن اس کی ذات کی نشوونما اور اس کے خارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اسے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے اہم ترین اسی قانون عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطہ حیات بنانے اور اسی کے سامنے تہذیب و تمدن بنانے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور پھر انھیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے، نکھر اور نکھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر کچھلی تاریخ میں، مواد زندگی میں، زندگی کی شادابی و خوشگوار سی سرشاری و سر بلندی اور سامانِ تربیت کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہونی چاہیے۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام حسیا ہتہیں ہوا تھا جو اپنے

انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے ہٹ کر اپنی کوششوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں اور اس طرح ان کا کاروبار حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ و خم میں کھو کر رہ گیا؟ (مفہوم القرآن از پرویز پارہ اول ص ۱۰) شائع کردہ میزان پبلیکیشنز، لیڈز، لائسنس لاہور

پرویز کی لپری کتاب "مفہوم القرآن" اسی تحریف و اتحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔
آدم علیہ السلام [ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ آدم جس کے جنت سے نکلے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲: ۳۵) نبی تھے۔ قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصہ آدم کی جو تفصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا نمائندہ تھا۔ بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود آدمی کی داستان ہے جسے قرآن نے نمائندگی کے لیے بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitive) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔
 (دعوات القرآن از پرویز ج ۱ ص ۲۱۲)

حضور کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا (۱) رسول اکرم کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔
 (سليم کے نام ۳۵ ص ۳۶)

(۲) "منا لعین بار بار نبی اکرم سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور انہیں تو فی ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صوف دو ہیں،
 (۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۲۹)

اور

(۲) خود اس رسول کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (پہلے)
 ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے ہو تو قُلْ اَنْظُرُوا مَا ذَاتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پہلے) ارض و سماء پر غور کرو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو **سليم**! حضور نبی اکرم کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا (سليم کے نام ج ۳ ص ۹۱ و ۹۲)

(۳) "نبی اکرم کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا" (معارف القرآن ج ۴ ص ۲۳۱)

انکارِ معجزات [سورہ بنی اسرائیل کی آیت اسرائیلیں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے سچا نقشہ کی طرف لے گیا۔ تاکہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے۔۔۔ خیال ہے کہ اگر یہ واقعہ

خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب بھرت کا بیان ہے۔ اس طرح مجبوراً
سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا۔

(معارف القرآن ج ۳ ص ۷۳۶)

عقیدہ تقدیر کا انکار | مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی
سے کہا کہ کوئی کچھ انہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری
پٹری پر چا پڑی، انھوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے
مسلمانوں میں جزو ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدر خیرہ
وشرہ من اللہ تعالیٰ کا چٹھا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔ قرآنی فیصلے مثلاً
وزن اعمال کی افیون | اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت
نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلائی شروع کی کہ دنیا کے
معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مردار کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں
مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کے لئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم
دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ
خدا کی باتیں ہیں جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام
نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہو
اور اس کا "ثواب" تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام
پرزیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنسٹ میں
لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

(قرآنی فیصلے ص ۶۷)

نظریہ ارتقا | یہ سوال کہ دنیا میں سب سے پہلا انسان کس طرح وجود میں

آگیا۔ ذہن انسانی کے لئے وجہ نزول حیرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان
مذہب میں جن میں توہم پرستی نے حقانیت کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے
کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہو لیکن قرآن
کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی
ظرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے
انکشافات کی رو سے خاک کے ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے

قرنہا قرن کے بعد انسانی صورت میں شکل ہو گئے یعنی سب سے پہلے

کوئی ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر
ہوئی، ان متوزع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں
سمی ہوئی ہے (البیس و آدم از پر وزیر علی ۴۴) شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی

ارکان اسلام | اسلامی نظام زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہوگی جب

دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوة وہی ہے جو مذہب میں

پوجا پاٹ یا ایٹورنگھی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں

مذہب میں برت کہتے ہیں، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان

یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یا تزل ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب

کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے "ثواب" ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو

پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (کٹی یا Salvation)

مندی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) کیسر مذہب

3976

۲۱

(رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب و نظر کا وہ انقلاب
جس معاشرہ کی روح ہے؟ (نظامِ ربوبیت ص ۸۷)

کماز کم دو وقت کی نماز سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا

ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے
کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت نہ لیکر کمرے

کے اندر آیا کریں۔ یعنی مَنْ قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ
رِءُوسَکُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ (یعنی صلوٰۃ

الفجر سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو۔ اور صلوٰۃ العشاء کے
بعد اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ کے زمانے میں اجتماعاتِ صلوٰۃ کے

لئے کم از کم)۔ دو اوقات متعین تھے۔ جمعی تو قرآن کریم نے ان کا ذکر
نام لیکر کیا ہے؟ (نکات القرآن از پرویز ج ۳ ص ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴)

نمائیں رد و بدل جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ

قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا۔ یعنی اگر عائشہ رسول اللہ
(یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے

نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے
تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی؟ (قرآنی فیصلے ص ۱۵ و ۱۶)

زکوٰۃ ۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر

عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی اس لئے کہ شرح
ٹیکس کا انحصار ضروریاتِ ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت

۲۰

بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے میرا انجام دی جاتی ہیں کہ یہ
خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت

سے کچھ واسطہ۔ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا بھی
(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۳۰۲ و ۳۰۳) شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

نماز ۱) عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا

تھا۔ (یہ لفظ ہی ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے)
لہذا صلوٰۃ کی جگہ نماز لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح "اقیموا

الصلوٰۃ" کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑی نے اس طرح پٹری بدلی
تو اس کے پیچھے (؟) کام چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب

حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ
کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی

پرستش کرنا؟ (قرآنی فیصلے ص ۲۶ و ۲۷)

۲) قرآن کریم نے "نماز پڑھنے" کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ۔ یعنی
نماز کے نظام (Posture) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان

نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام صلوٰۃ کو قائم نہیں کیا
ان کی نماز ایک دقتِ معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چار دیواری

کے اندر ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے؟ (معارف القرآن ص ۳۷۸)

پرویز کے نزدیک "اقام الصلوٰۃ" سے مراد ہے:-
(۳) "معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیتِ نوری انسانی



وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو، لہذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۵)

(۲) یہ ظاہر ہے کہ ہمدانی حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہوگی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۷)

(۳) اگر خلافت راشدہ نے اپنے توانے کی ضروریات کے مطابق (رہائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی) اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تعاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔ (سلیم کے نام۔ پانچواں خط ص ۷۷، ۷۸)

(۴) زکوٰۃ دینی حکومت کے ٹیکس کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی۔ (قرآنی فیصلے ص ۱۲)

(۵) زکوٰۃ سے مراد اٹھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے۔

ملہ یعنی جب اشتراکی نظام مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوٰۃ کی ضرورت سرے سے ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ کا حکم تو پروردگار کے نزدیک عبوری اور معلق ہے۔

جس کی سرانجام دہی مومنین کے حصہ ہے۔ (نظام ربوبیت ص ۱۳۳)

(۶) "ایثار زکوٰۃ۔ نوع انسانی کی نشوونما کا سامان ہم پہنچانا (ترکیہ کے معنی میں نشوونما۔ بالیدگی)۔ (نظام ربوبیت ص ۸۷)

صدقات اور (۱) صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومت اسلامیہ **صدقہ فطر** کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقہ فطر ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۰)

(۲) اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقہ فطر نکال کر اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گو یا صدقہ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کے لئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ میں جنہیں روزوں پر چپاں کر کے ریٹر ٹیکس میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی۔ لیکن

جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی، قرآنیات ہی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر بے در بھوک، تنگی، اسلام کے ملے تھے پر کلنگ کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا برا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کیلئے آلہ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۱ و ۵۲)

ج

(۱) نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا۔ رسوم باقی۔ خود فنا۔۔۔۔۔
 حج کرنے چاہتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ لگا کر انہیں اور اتنے وقت
 زمرہ کا پانی پین کی ٹیپوں میں بند کر کے لینے آئیں تاکہ اسے مردوں کے
 کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرابت موت کی ہچکیاں جن میں
 پودی کی پوری امت آج گرفتار ہے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۳۹۲)
 (۲) اول تو حج ہی اپنے مقصد کو محدود کر محض یاترا بن کرہ گیا ہی۔ حاجی
 وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمرہ سے دھو کر اس طرح
 واپس آجائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔
 (قرآنی فیصلے ص ۶۳)

(۳) حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے
 مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کے لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے
 تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی روش سے تلاش کیا جائے
 اور اس طرح یہ امت اپنے فائزے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے
 دیکھ لے۔ (لغات القرآن ج ۲ ص ۳۷۴)

قربانی

(۱) حج عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس
 میں شرکت کرنے والوں کے خورد و نوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر
 قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ بھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر
 رہ گئی ہے (رسالہ قربانی از پرویز ص ۲)
 (۲) قرآن کریم میں جانور ذبح کر کے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے

عقبات کے میلان میں جب یہ تمام نمائندگان ملت ایک لائحہ عمل طے
 کر لیں گے تو اس کے بعد مئی کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع
 رہے گا۔ جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے
 کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی میزبانی بھی ہوں گی، آج صبح
 پاکستان والوں کے ہاں۔ شام کو اہل افغانستان کے ہاں۔ اگلی صبح اہل
 شام کی طرف۔ دقت علی ذلک۔ ان دعوتوں میں مقامی ٹولہ بھی شامل
 کرنے جائیں گے۔ امیر بھی، غریب بھی۔ اس مقصد کیلئے جو جانور ذبح کئے
 جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۳) مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں)
 قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں۔۔۔۔۔ اس لئے یہ ساری دنیا میں
 اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے۔۔۔۔۔ ذرا حساب لگائیے
 کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع
 ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس
 لاکھ کی آبادی میں سے اگر سچا س ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک ہزار
 کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن
 میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان
 پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے
 کہ ہم کدھر جا رہے ہیں!

لیکن اگر ہم سوچنا آجائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟ (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۴) ”نہی رسول کی ان دیکھ خورہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے مبارک دینے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت الہی بھی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے۔“ (قرآنی فیصلے ص ۶۳)

(۵) ”قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان ہیسا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دہانے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی ذلک خسران المین (قرآنی فیصلہ ص ۶۴)

تلاوت قرآن کریم | یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ”ثواب“ ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت نہ برحق کی یادگار ہے۔“ (قرآنی فیصلے ص ۱۰۴)

ایصال ثواب | اس سے آپ نے دیکھ لیا ہو گا کہ ”ایصال ثواب“ کا عقیدہ کس طرح ”مکافات عمل“ کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا جنہیں ملانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے برائے بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہو گا۔ (قرآنی فیصلے ص ۹۸)

دین کے ہر گوشہ میں | وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا

تحریر ہو چکی ہے | اس کا کوئی گوشہ اور کوئی شاخہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی۔“ (قرآنی فیصلے ص ۶۶)

برہمنو سماجی مسلمان | یہ ہر رنگ کی ”خدا پرستی“ میں ”نیک علی“ کی راہیں بتانے والے ”برہمنو سماجی مسلمان“ کی جانب سے قرآن کی رو سے ”خدا پرستی“ کسے کہتے ہیں اور ”نیک علی“ کیا ہوتی ہے؟ ”زسیم کے نام اٹھارواں خط۔ ج ۲ ص ۱۵)

قرآن کی رو سے سائے | اسی حقیقت کو قرآن نے سورہ آل عمران میں مسلمانان کا فرہو گئے زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کو نہی ہے اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادت و برکات کی ہی ایک راہ ہے۔ وَمِنْ تَبِيعِ غَيْرِ الْاِسْلَامِ دِيْنَا فَلَئِنْ تَقَبَّلْتُمْ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰلِصِيْنَ (۳۳) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کر لے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ آخر الامر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا لَّكُفْرًا مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِهِمْ مِّمَّا بَدَّلَا

”و چونکہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کر دیا جس نے

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو۔ **وَيَتَذَكَّرُ أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ**
وَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ حالانکہ ان کی طرف خدا کا واضح ضابطہ حیات
آچکا تھا۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ ان کے رسول
نے اس ضابطہ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا
کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم
نے کفری راہ اختیار کر لی۔ **وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ** سو ایسی
ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادوں کی راہ دکھائے! **أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمْ**
أَنَّهُمْ كَفَرُوا بَعْدَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ لِيُكْفَرُوا ان کی
اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم
ہو گئی جو نظام خداوندی سے واسطی سے حاصل ہوتی تھیں اور ان تمام
آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں
حتیٰ کہ ان کی ذلت، رستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس
نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں کہ **لَا يَخْشَفُ عَنْهُمْ الْغَنَاءُ** آپ
ذُكِّرَ لَهُمْ ذُنُوبُهُمْ اس بنا پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا
ہے ان کی اس تباہی میں کسی طرح کی واقعہ نہیں ہو سکتی نہ ہی انہیں
اس سے زیادہ جہالت مل سکتی تھی جتنی جہالت خدا کے قانون اہمال
دستبردگی کی رو سے ملا کرتی ہے۔

دیکھو سلیم، انقرآن نے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اس امت کو
جو سرفرازیان شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے

واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے
پھر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے
محروم ہو گئے! (سلیم کے نام سینتیسواں خط ج ۳ ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

پرویزی شریعت میں صرف محمد صبیح ایدو کیٹ نے دارالاشاعت قرآن
چاپر چینز اسلام میں ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع
کیا تھا جس کا نام ہے "عہد و حلال و حرام کی تحقیق" ماہنامہ طلوع اسلام" بابت مئی
۱۹۵۵ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو دارالاشاعت دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے
"مدیر محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے
صرف مردار، بہنا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب
چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں۔"

یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں
ہمارے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب
انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شے کو
حرام قرار دے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔ (طلوع اسلام مئی ۱۹۵۵ء)

چودھری غلام احمد پرویزی کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد و نظریات سے پُر ہیں
اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کر لیا ہے۔

حضرات علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ
اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ

مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مستنداً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبح کھانا چائے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہو سکتے ہیں؟ بیٹو و زوجہ و۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحجرات فی اللہ الموفق للصواب

الحمد لله رب العالمین، والعاقبة للمتقین، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد اللہ تعالیٰ نے بنی نوریع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح و تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفتراپ ہی ہیں۔ امت نے آپ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور غیضوں میں محفوظ کیا اور اس طرح قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہو گئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

بہر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر ہمیں ثبت کیں، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریات دین اللہ رسول، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے خلاف ہو۔ اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لازم و تفکد سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر و کجاء جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات و شرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر و تفسیر کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ و قرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثلاً کفر الزنادقۃ والملاحدة معنی محمد بن ابراہیم الزنادقہ اور ملاحدہ کا کفر۔ الی ان قال۔ تلعبوا بجمع آیات کتاب اللہ عز وجل ہو کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات فی تاویلھا جمیعاً بما لبوا الحق لعدیل علی شیء رزھا معنی سے پھیر کر ایسے خود ساختہ معانی کو دلائل و کماۃ کمالھا فی عصم کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ السلف الصالحہ اشارۃ و کنایۃ اور نہ سلف امت سے اس بارے میں من بلغ مبلغہ من غلامہ کوئی اشارہ ملتا ہو اور یہی حکم ان لوگوں کو

فی تعقیب آثار الشریعہ و رد العلوم جو آثار شریعت کے شانے اور ضروریات دین کے ضروریات التي نقلتها الامم خلفها من جوف خلف تک بتواتر چلے آ رہے ہیں من سلفنا۔ دس ۴۴۵، ملاحظہ ہو انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔
انفار المحدثین ۱۵
اور علامہ محمد امین شامی روا المختار میں لکھتے ہیں:-

یعلم ما هنا حکم الدور والنیامتہ بیان سے دور اور نیامتہ کا حکم معلوم ہوا
فانهم في البلاد المشاميّة يظهرون یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ و نماز
الاسلام والصوم والصلوة مع کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود متنازع
انهم يعتقدون تنازع الارواح ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو
وحل الخمر والزنا والوهية حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں
تظنن في شخص بعد شخص و کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص
يحدثن الخمر والصوم والصلوة میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز عشر روزہ، نماز
والحج ویتولون المسمی بھا غیر اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ
المعنى المراءون يكتلون في جناب۔ ان الفاظ سے جو معنی مراد لے جاتے ہیں وہ
نبينا محمد صلا الله عليه وسلم ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ
کلمات فطیعیۃ، والعلامۃ المحقق والاسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ
عبد الرحمن العمادی فہم فتویٰ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں یہ علامہ محقق
مطلوبۃ۔ مذکورہ ذیلاً۔ انھیں عبد الرحمن عمادی کا ان کے بارے میں ایک
يتصلون عقائد التصیریۃ و طویل فتویٰ ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے
الاعمالیۃ الذین یلقبون کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد

بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ
ذکرهم صاحب المواقف ونقل کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا
عن علماء المذاهب الاربعۃ انہ ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء
لا یحل اقرارهم فی دین الاسلام ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو خیرہ
جہنمیتہ ولا غیرھا ولا تصل افعالکم جہنمیتہ و لا غیرھا ولا تصل افعالکم
ولا ذبا تحمضہ۔ (دج ۳ ص ۴۱۱) نیکو یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں
رہنے دینا روا نہیں ہے ان کی نکاح کرنا
طبع استنبول) طلال ہر اذان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذہب افراط کو پورا کرنے کے لئے ہر تر اغلام احمد
آنجنابی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و
نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا
آخر علماء حق نے بالاتفاق ہر تر اغلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از
اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عثمانیت اللہ شرفی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا
استہزاء و استخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول
کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے
اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔
غرض علماء اہل امت کا ہمیشہ یہ ہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندقوں
اور مجرموں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل
حقیقت واضح کریں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الہی پورا کریں۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:-

یجمل هذا العلم من کل خلف ہر چھپی نسل میں سے ارباب دیانت اس عدولہ ینفون عنہ تھی یت علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی الخالین والتمثال المبطلین تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور دیکھیں البجاہلین۔ جاہلوں کی من مانی تاویل کو دیکھ کر کہہ رہے ہیں۔

اب اس دور کے طودوں اور زمرہوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استثنائیں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں۔

”تصحیحات“

(۱) قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ و رسول“ کا نام آیا ہے اس سے مراد ”مرکزیت“ ہے۔

(۲) جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ”مرکزی حکومت کی اطاعت“ ہے۔

(۳) قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کر لے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو یہ حیثیت ”مرکزیت“ آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کر رہے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) مرکزیت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لحاظ سے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ”شرعیات“ وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکزیت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و بدولت کرے۔

(۱۰) مرکزیت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق وغرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

(۱۱) ”مرکزیت“ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔

(۱۲) جاریہ شیخی سازش ہے اور جھوٹا جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے منکر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآن دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ

۳۶

اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کو شس میں کامیاب بھی ہو جائے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفات عالیہ میں جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جدت و جہم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں؟ ایمان باللہ لکھ "کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔

(۲۰) جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں انکار۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور "مسجد اقصیٰ" سے مراد مسجد نبوی ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں محسوس اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک ایہوں سے ہے جو مسلمانوں کو بلائی گئی ہے۔

۳۷

(۲۷) انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریہ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے۔

(۲۸) نمازہ پوجا پاٹ "روزہ ہرت" اور حج "یانزا" ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کو نہ افادے سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پر پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ قیام صلاۃ "یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر بلوہیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوئی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر و صلاۃ العشاء) متعین تھے۔

(۳۱) زکوۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راستہ اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق ارشاد فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی اور اگر کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا میں فیصدی ہے تو یہی میں فیصدی شرعی قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخر کا شکل میں قائم ہوگا تو زکوۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

- (۳۳) صدقہ فطر ذاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں اقدوں پر چپا کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے کی سبب اللہ تعالیٰ تک پہنچ جائیں۔
- (۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کا نفرس ہے۔
- (۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شریک کا نفرس کے لئے راشن جیسا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔
- (۳۶) تلاوت قرآن کریم عہد سحر یعنی عبادت کے زمانے کی یادگار ہے۔
- (۳۷) ایصال ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔
- (۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریریت ہو چکی ہے۔
- (۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان ہر گز باجی مسلمان ہیں۔
- (۴۰) صرف چار چیزیں مردار، ہتھ خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طویل فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد و تقریبات نصوص قرآن و حدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و تدارک کے قطعا خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقید کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد پر پڑنے کے کس طرح اسلام کو منسوخ کر کے ایک نئے اتحاد و فرقہ کو جنم دیا ہے۔

”قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ و رسول“ کا نام آیا ہے اس سے مراد ”مرکزیت“ ہے۔“

یہ کھلی ہوئی تحریف و اتحاد و بدالات الفاظ کے قطعاً خلاف ہے واضح رہے کہ لفظ ”اللہ“ کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح ”رسول“ کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا اتحاد و فرقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت، اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور ”اللہ و رسول“ کی دلالت ”مرکزیت“ پر ان تینوں دالات میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستدل لغات میں سے کسی لغت میں بھی ”اللہ و رسول“ کے معنی مرکزیت کے نہیں اور کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ”اللہ و رسول“ سے مراد مرکزیت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، ”اللہ و رسول“ کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں عربی زبان کے اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پر دینے ”اللہ و رسول“ کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متنبہ کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے ”اللہ و رسول“ کے

معنی مرکز ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوس قدس کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بتایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے پھر قرآن کریم کی بیشتر آیات میں اللہ و رسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکز ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ و رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے کیا مرکز ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ و رسول پر ایمان نہ لانا کفر ہے کیا مرکز ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ و رسول کے خلاف ذرا بھی غیرت میں فخر آجائے تو کفر ہے کیا مرکز ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکز ملت کی ہوں گی؟

الغرض اگر اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت قطعا نہیں ہو سکتا یہ صراحتہً الحاد و زندہ ہے اور الفاظ قرآن کو باطنی مفہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے،

إِنَّ الَّذِينَ يُتَّبِعُونَ دِينَكَ أَتَيْنَاكَ لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْكَ آتَمَنَ يَتْلِفِي فِي السَّارِ خَيْرٌ أَمَ مَن يَتْلِفِي أَمِنَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ طَاعَتُكُمْ مَا شِئْتُمْ إِنَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرُونَ

(حمد ۴۲)

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیت کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں وہی تباہی شہادت پیدا

کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پریشہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود کھینچ لیں گے۔ فی الحال اس لئے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے کہ فرمایا اَعْلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرُونَ یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خیمہ بارہ بھگتنا پڑے گا۔

(۲۰)

جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے۔

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ و رسول کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے،

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۚ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا رَسُولَهُ ۚ إِنَّكُمْ لَعِندَهُ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
 فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝
 (آل عمران ۶۴ پ)

اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو کافر کہا جا رہا ہے تو کیا نظام حکومت کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو بھی کافر کہا جائے گا۔

~~~~~ (۴۳) ~~~~~

”قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد ”افسران ماتحت ہیں۔“

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ کی جو تعبیر و تشریح پروردگار کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے۔ ”امری اطاعت“ سے مراد وہ اوامر ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور اطاعت رسول سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور ”اولی الامر“ سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے منصف ہو اور اعلیٰ کلمۃ اللہ اور اجراء احکام

شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول کی کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو ”ترجمان قرآن“ اور ”جہرامت“ کے لقب سے بعد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں، ان سے ”اولی الامر“ کی جو تفسیر الدر المنثور میں برآہن ابن جریر ابن المنذر و ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے، وہ یہ ہے:-

يُطِيعُ أَهْلَ الْفَقْهِ وَالِدِينَ وَ أَهْلَ طَائِفَةٍ بَعْضُ وَهُوَ فَخْرٌ وَ زَيْنُ كَيْفَ هَؤُلَاءِ  
 اللَّهُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ السَّاسِ وَأُولَئِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ سَرَّاهُمْ وَأُولَئِكَ  
 مَعَالِي دِينِهِمْ وَ هُوَ بِأَمْرِهِمْ بِطَاعَتِهِمْ لَوْ كُنْ كَرِيمٌ كَمَا تَعَالَى مَعَالِي دِينِهِمْ  
 وَ يَتَّبِعُهُمُ الْبُغْيَاءُ وَ جَبَايَا اللَّهِ كَمَا تَكُونُ يَتَّبِعُهُمْ أُولَئِكَ وَ يَتَّبِعُهُمْ  
 طَاعَتُهُمْ عَلَى الْعِبَادَةِ -  
 (ج ۲ ص ۱۷۶)

یہ تفسیر حضرت جابر بن عبد اللہ الصغاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدر المنثور ج ۲ ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن و سنت کی فراوانی میں گزاری ہو اور جو سر تا پا شریعت مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بنے دین یا فاسق اور بد عقیدہ افسران ماتحت اور حکام وقت جنہوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گذاری میں اپنی

زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں "اولو الامر" کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں اور بعض روایات میں صرف صحابہ کرام کو "اولی الامر" کا متعلق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ "اولی الامر" سے افسرانِ تخت اور اللہ و رسول سے "محرکت" یا "نظامِ حکومت" مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

(۴)

”رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔“

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعتِ رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امت محمدیہ علی صاحبہا النقیات والتسلیمات نے اطاعتِ رسول کو ہمیشہ دین کا جز و لازمی سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض لازم تھی، دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَمَا يَنْطَاقُ  
بِأُذُنِ اللَّهِ (النساء ۶۴) اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے

بہر صفت رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اتقا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ  
اللَّهَ (النساء ۸۱ پ) کی اطاعت کی۔

اور محبتِ الہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر و نمایاں ہوگی جب کہ تم اتباع و اطاعت میں سرگرم ہو گے۔ معلوم ہوا اتباعِ رسول کے بغیر محبتِ الہی اور اتباعِ قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ  
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
(آل عمران ۴۴ پ) والاہمیان ہے۔

اطاعتِ رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ  
الْمُفْسِدِينَ (آل عمران ۴۴ پ) آپ کہیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اغراض کریں تو دست بردار رہو کہ اللہ کو کافر دل سے محبت نہیں۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ  
تُحْسِنُونَ (آل عمران ۴۴ پ) اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم بہتر ہو۔

۴۶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
 رسولہ وکاملووا احسنہ واطیعوا سمعوا  
 اس کے رسول کی اطاعت سے مراد

(النفال ۳۰ پٹا) پھر و سن کر

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَتَّبِعُوا  
 فتنه فتنوا وذلک حبیب الرحمن  
 اور آپ میں نہ جھگڑاؤں نہ ملامت دینا و گے

(النفال ۳۱ پٹا) اور جانی رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَّقِ اللَّهَ  
 رسول کی اور ڈرتا رہا اللہ سے اور تقویٰ لیا  
 وہ جہنم سے اور اللہ کی رحمت سے

(النور ۷ پٹا) کہ مٹوئی لوگ میں کامیاب ہونے والے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
 آپ کہیں اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَمَا عَلَيْكُمْ قَوْلٌ مِنْهُ لِيُؤْخَذَ  
 کہ رسول کی پھر اگر تم انرا سن کر گئے تو اس کا

تَعَالَى لَكُمْ مَسْئَلَةٌ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَذَبُوا  
 ذمہ ہے جو جو اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ

تَعَالَى وَادْعَا عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 جو جو تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت

أَلَا تَعْلَمُونَ  
 کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لائے

(النور ۷ پٹا) والے کے ذمہ نہیں مگر سچا دینا قبول کر۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
 قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ  
 اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم ہو۔

تُرْحَمُوا (النور ۷ پٹا)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ  
 اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور

۴۷

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُشْرِكُوا  
 اس کے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل

أَعْمَالَكُمْ (مہر ۴ پٹا) نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکید حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا  
 کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کامل نہیں ہے، اور یہ بھی صاف

کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور

زبان و قلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے ارشاد ہے :-

فَلَا وَرَافَ كَايُودُ سُونَ حَتَّى  
 سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے

يُحْلِلُوا لَكَ فِيمَا كُنْتَ بَشَرًا مِمَّنْ  
 یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس

لَا يَجِبُ وَفَايَ الْقِسْمِ مِمَّنْ حَرَجًا  
 جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نپا دیں

فَمَا كُنْتُمْ وَتَسْلِمُوا اسْلِمًا  
 اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلے

(النساء ۹ پٹا) اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی

مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم کیا

کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت

محمدیہ قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

فرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی

نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے :-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا  
 اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں

قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا آتٍ  
يَكُونُ لَهُمُ الْخَيْرُ مِنْ أَمْرِهِمْ  
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
فَعَدَّ صَلَاتَهُ لَكَ مِثْلًا  
(الاحزاب ع ۵) گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو  
فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت و سلامتی کی راہ ہی ہے کہ وہ  
رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ نہ صرف دیگر اس کے حصہ  
میں ضلالت و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقمطراز ہیں:-

ای ان یختاروا من امرهم ماشاءوا  
بل یجب علیہم ان یجتہوا و ان یحکم  
تبعاً لرائد علیہ الصلوٰۃ والسلام  
واختیارهم تلوا لا اختیاره -  
(روح المعانی ص ۳۲ و ۳۳) کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا ناکہ دی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت  
کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:-  
فَلْيَعْلَمِ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ عَنْ  
أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (النور ع ۹) کہ ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:-

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ  
مَا يَبَيِّنُ لَهُ مَا يَشَاءُ وَيَتَّبِعْ  
مَشِيئَ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى  
وَتُصْلِحْ لَكُمْ أَسَاءَاتِكُمْ وَمَسَاءَتُكَ  
(النساء ع ۱۷) گمراہی میں پڑ گیا۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت  
کرنے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا  
جہنم ہے، العیاذ باللہ

ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے  
تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں  
چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں:-

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کمالی یخافون  
الجنة الا من ابی قیل من ابی  
قال من اطاعنی دخل الجنة  
ومن عصانی فقد ابی -  
(رواہ البخاری)





اطاعت رسول کا انکار در حقیقت رسول سے براءت و بیزاری ہے جو  
سراسر کفر ہے۔ علامہ شامی شفا قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ

قال ابو حنیفہؒ و اصحابہ من برئ من امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم او کذب بہ جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
فہو مرتد۔ (رد المحتار ص ۳۰۱) بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلے وہ مرتد  
رسول کے فیصلوں سے انکار در حقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار  
کفر ہے۔ آیت کریمہ ”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ“ کی تفسیر کے  
سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی کہتے ہیں :-

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے وہ سب کی  
و یرضی بحکمہ فمن لم یرض بہ لم اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا  
یرض برسالتہ فہو تارک لما اظہار کریں اپنا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں  
یہیب علیہ کافر۔۔۔ قال وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنی فرض  
القاضی کا ندای اللہ احقرہ بئذ لا کفار کہ در کافر ہے قاضی (ریاض) نے فرمایا  
طے ان الذی لم یرض بحکمہ وان گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور ذیل بیان  
اظہار کیا اسلام کافر و قبل سے فرمایا کہ جو شخص رسول کے فیصلوں پر رضامند  
تو حیصہ ان لم یرض بحکمہ لہ نہ ہو اگرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے آیت  
یرض بحکم اللہ تعالیٰ ومن لم کی توضیح میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول  
یرض بحکم اللہ تعالیٰ فہو کافر۔ کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر  
(نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۵۲) بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر۔

لطف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عقیدہ  
نہ رکھنے کی وجہ سے ”غلام احمد بدویر“ خود بھی اپنے فتوے کی رو سے کافر ہے۔  
پرویز کا یہ فتویٰ ۱۳۵۸ھ میں دارالمصنفین کے موقر بائنامہ ”معارف“ میں شائع ہوا  
تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے  
الفاظ حسب ذیل ہیں :-

”اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کوئی ہو سکتی ہے ہذا یہ واضح ہو گیا  
کہ بعض وقتی اور فاعل عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت حیثیت  
امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک  
کیلئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سر تابی ابراہیم آباد  
کے جہنم کا موجب ہوتی ہے“

(ایشیالابور عمار پریل ۱۳۵۸ء جلد ۱ اشارہ ۱۰ ص ۱۰۰ کا لم ۳)

۔۔۔ (۵) ۔۔۔

یہ کہنا کہ ”رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ  
اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے“

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے  
قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم عربی، شارح کتاب الہی  
امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں ہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے۔

رَبَّنَا وَابْحَثْ فِيهِمْ رَسُولًا  
مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ  
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
الَّتِي تَعْلَمُ ۚ (البقرہ ۱۲۹)

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں (۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔ (۲) انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دینا۔ (۳) ان کا تزکیہ و تربیت کرنا۔

وَآتَيْنَاكَ الْوَحْيَ الذِّكْرَ لِيُذَكِّرَ  
الْبَاطِلَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ  
(النحل ۶۷)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہی یہ ہے کہ کتاب اللہ کے معنایں کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب ہی منبر ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ  
لِيُحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ يَمْسُكُ  
بِأُصْرِهِ

آرَأَيْتُمْ اللَّهَ (النساء ۱۲) جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔ آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جا رہا ہے لہذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ کے فیصلوں سے سرمو تجارت کر لیں اور آپ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اتَّقُوا اللَّهَ وَاتَّقُوا  
الْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ إِنَّكُمْ  
عِنْدَ اللَّهِ بِكُنُوزٍ  
كَثِيرَةٍ ۚ (البقرہ ۱۹۷)

اس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کے تشریعی اختیارات تفویض کئے جا رہے ہیں۔ (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔ (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ انداز قیید اتار دینا جن میں پچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

(۶)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بحیثیت ”مرکزِ ملت“ آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔“

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول نہ تھی ہیں اور جب آپ کی رسالت و نبوت باقی رہے تو آپ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ ”اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے“ قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جاسکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پروہ کیا تاویل کرے گا۔

(۷)

”ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔“

یہ صریح الحاد و زندہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں نہ آپ ہمارے لئے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت الیہا زاد اللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھہرا۔ یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا تاکید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت بنانا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابو بکر و عمر و دیگر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپ کی وفات کے بعد آپ کی احادیث و ارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام

کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ پیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

— (۸) —

”قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔“

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب و سنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کا عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری اور دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار و جحد ہے، قرآن کریم نے واضح کاف الفاظ میں اعلان کیا ہے:

وَعَدْتُمْ كَلِمَةً رَبِّكَ جِدًّا قَاتِلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُمْ لَيَسْتَفِئِينَ بِكَ لِنَفْسِهِمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِكَ بَلْ لَعَنُوا لَكَ الْكَافِرِينَ  
(الانعام ۱۴۷ پ)

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ كَانُوا فِي اللَّهِ أَسْفَلَ السُّفَلِ

فَأُولَٰئِكَ لَمْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ (المائدہ ۴۵) فیصلہ نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔ میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جاسکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:-

أَقْنُوْا مِمَّنْ يَّبْعَثُ الْكِتَابَ وَ كَيْتَمُ كِتَابِ الْكِتَابِ وَ كَيْتَمُ كِتَابِ الْكِتَابِ (البقرہ ۲۰۱ پ) اور دوسرے حصے کو انکار کرتے ہو۔

اہل یہ ہے کہ غلام (حبر پر دیر شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراک نقطہ نظر اختیار رکھتے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے ”قرآنی نظام ربوبیت“ رکھا ہے اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرضہ، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحتہ شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری اور دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائیگا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری اور دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کاتبہً ضرور فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ و خیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کیلئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری اور دور سے متعلق ہیں۔

علامہ ابن محمد رسول اللہ والذین معہ کے دور سعادت میں پروردگار کا

۶۰

تصنیف کردہ نظام ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ در صورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جاسکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟ اور در صورت نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہد سعادت آگئی بھی جب اس ناممکن نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

(۹)

”شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکزِ ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔“

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار، شریعت محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دورِ راسخی ہی منسوخ کر سکتا ہے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفاتِ نبوت و رسالت ختم ہو گئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری۔ پھر کسی مرکزِ ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔

پھر اطاعتِ رسول یا اتباعِ رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارۃً

۶۱

یا کثایۃ بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی قائم و دائم رہنا۔ آیت کریمہ بالاضطرار۔

وَمَا تَغْتَفِرِ الْاَكْثَرُ فَقَدْ خَلَّتْ اور محمد تو ایک رسول ہیں، گزر چکے آپ کو  
مِنْ قَبْلِكَ الرَّسُلُ اَقَابِنَ مَاتَ اَوْ پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات  
تَقْبَلُ اَنْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ وَ مَن پاجائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم  
يَتَّقِلِبُ عَلٰی تَحْقِيبِهِ فَمَنْ يَضُرُّ اللّٰہَ پھر جاؤ گے اٹلے پاؤں اور جو کی کچھ جائیگا  
خَيْرًا وَ سَيَجِيْىَ اللّٰہُ الشَّاكِرِيْنَ اٹلے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا  
(آل عمران ۵۵) اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰہِ اٰیٰۃٌ بَیِّنٰۃٌ لِّمَنۡ رَّسُوْلُ اللّٰہِ كِي لَا تَكُوْنُوْا  
حَسَنَةً لِّیْنَ كَا نَ یَرْجُو اللّٰہَ وَ بَیْنَ عہدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کیلئے کہ جو  
الْیَوْمَ الْاٰخِرَ (الاحزاب ۳) اللہ اور روزِ آخرت سے اس لگا ہے ہو۔

تو اس سے مفید یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صرف آپ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیت کریمہ امتام مسلمانوں کو بلا استثناء کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر طرح مومن کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ کامل ہیں۔



اسرائیلم اسی آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنت کے  
واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجہ ابن ابی حاتم عن ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم  
حفص بن عاصم قال قلت لجدی سے روایت کی کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی  
ابن عمر رضی اللہ عنہما رايتك في السفر عن عرس یا میں نے آپ کو سفر میں دیکھا  
لا یصل قبل الصلاة ولا بعدھا کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سن و نوافل  
فقال یا ابن اخی صحبت رسول اللہ پڑھتے ہیں اور نہ اس کے بعد اس پر اپنے فرمایا  
صلی اللہ علیہ وسلم کن اذین اخلص برادر زادے! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ  
ارہ یصل قبل الصلاة ولا بعدھا علیہ وسلم کے ساتھ کافی عرصہ رہا میں لیکن  
وليقول اللہ تعالیٰ لقد کان میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوں  
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرماتا  
واخرج عبد الرزاق في المصنف کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ  
عن قتادة قال سمع عمر بن حسنۃ مورث کبیر عبد الرزاق مصنف  
الخطاب رضی اللہ عنہ ان میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت  
یفی عن الحبوة فقال رجل عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھادی دار کپڑے  
الیس قدرایت رسول اللہ کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص  
صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا قال نے کہا کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
عمر بنی قال الرجل المقل علیہ وسلم کو اس قسم کا کپڑا پہننے ہونے نہیں  
اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی دیکھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں

رسول اللہ اسوۃ حسنۃ واخرج اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں  
الشیخان وغیرھا عن ابن عباس فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ  
قال اذا احرم الرجل امرأۃ اسوۃ حسنۃ بخاری و مسلم میں روایت کر  
فیہمیں یکسرھا وقال کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
لقد کان لکم فی رسول اللہ کہ کوئی شخص اپنے پرانی بیوی کو حرام کر لے  
اسوۃ حسنۃ الی غیر ذلک تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے  
من الاخبار اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لقد کان لکم  
(روح المعانی ج ۲ ص ۱۶۸) فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

مزید برآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی  
تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَّا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ مَا أَنْتُمْ فِي شَرَعٍ مِّنْهُ مَنعَ كَرِهَ سَوْجُودُ

اس آیت پر مکرر حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فی اور غنائم  
کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم مجتہد ہے نہ کہ  
خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں :-

هذا المحمول على العموم في جميع یہ حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اوامرہ و نواہیہ کا نہ کہ یا امر الا کے تمام اوامر و نواہی کیلئے عام ہے کیونکہ  
بصلاہ و لا یفھی الا عن فساد آپ کسی قرنی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی  
وان كانت الاية نزلت فی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں

الفی والغنائم اذ العبرة اور گویہ آیت فی اور غنائم کے بارے میں اتنی  
لعموم اللفظ لا لخصوص ہوتا ہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ  
السبب خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف  
تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ساری  
امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

لَمْ يَجْعَلْنَا لِنَفْعَلْ لَكُمْ شَيْئًا مِنْ الْأَمْرِ بَعْدَ بَعْثِ مُحَمَّدٍ كَذَلِكَ  
فَاتَّبِعُوا وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ الَّذِينَ  
لَا يَعْلَمُونَ۔ (الحجۃ ۲۷) خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے  
پھر ساری امت دور رسالت سے لیکر آج تک اس پر متفق اللسان ہو کہ شریعت  
محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت  
کا مافی حاصل کر سکتی ہے۔ اور سورہ الحجہ میں تو صاف تصریح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

— (۱۰ و ۱۱) —

مرکز ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ  
معاملات، اخلاق میں رد و بدل کر سکتا ہے یا مرکز ملت  
اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل  
میں رد و بدل کر سکتا ہے۔

صریح الحاد و زندہ اور کفریہ یہ خیال باطل دراصل دو لغو

نظریوں پر مبنی ہے۔

(۱) اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور  
اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہوتا  
واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں  
دین اسلام کی امی ہوئے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری  
آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الہی ہے اب نہ کوئی اور وحی  
آسمانی نازل ہوگی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی چنانچہ  
ارشاد باری ہے۔

أَلَمْ تَكُنْ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ  
أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ دِينَكُمْ وَ رَضِيتُ  
لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ ۱۰۰) آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا  
اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارا  
دین اسلام کو پسند کیا۔

وَمَنْ يَتَّبِعْ عَقِبَ الْإِسْلَامِ دِينًا  
فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (ال عمران ۹۶ پ)

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ  
قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کیلئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند

کر دیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی تشکیل پر وزیر کر رہا ہے یا کوئی نام کی اسلامی حکومت اس کے مشورہ سے کرے۔ اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کو جاہلی اور قطعی ہے چند دھریئے اور لحد اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرات اور دشمنی کے ساتھ شاید ہی تاریخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریستیں اور کچھ بھی یہ ہوتا تو اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام صرف عبد بنوت تک کے لئے تہاب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بنا دے بس وہی دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلائیے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندق اور ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا موثر تدبیر ہو سکتی ہے؟

— (۱۲) —

”حدیث غبی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب ہے“  
حدیث کو غبی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے۔ انصوح

قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے، علاوہ ازیں حدیث و سنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیت حکمرانی کو خلیج ہے، حدیث و سنت کا حجت ہونا ظاہر و عیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا النجیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل و تواضع اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلائل کا استقصاء مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد نبوت کو جس غرض بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں دست بردار ہیں:-

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا  
مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ  
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ (البقرہ ۱۲۹ پ)

زبردست بڑی حکمت والا۔

تو قبلہ کے سلسلے میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رُسُلًا  
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا  
وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ  
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ يَكُنْ لَّكُمْ  
مِّنْ قَبْلُ (البقرہ ۱۲۹ پ)

جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں

تَعْلَمُونَ (البقرة ۱۷۸) سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔  
 سورۃ آل عمران میں مسلمانوں پر احسانِ خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا،  
 لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران ۱۰۳)  
 اور سورۃ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:-  
 هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (الجمعة ۱۰۳)  
 وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنانا ہو اور ان کو سنوایا، اور ان کو کتاب و حکمت سکھلاتا ہو۔ اور اس سے پہلے وہ گمراہی میں مبتلا تھے۔  
 ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔  
 (۱) تلاوتِ آیات۔  
 (۲) کتاب و حکمت کی تعلیم۔  
 (۳) تزکیہ و تطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم تلاوتِ آیات کے علاوہ کوئی اور چیز ہو سکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر معنی تھا، اسی طرح ”تزکیہ“ بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سادینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت و تزکیہ کی علمی و عملی تفصیل ”حدیث و سنت“ کہلاتی ہے۔ صحابہ و تابعین جن کی بصیرت قرآنی ہر زمانہ میں سند و حجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد ”سنتِ رسول اللہ“ ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصریؒ، قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے۔ امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے اپنی کتاب ”الرسالۃ“ میں اطاعتِ رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:-  
 فَذَكَرَ اللَّهُ الْكِتَابَ وَهُوَ الْقُرْآنُ يُقُولُ الْحِكْمَةُ فَصَحَّتْ مِنْ أَوْفَى بَدَنٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْقُرْآنِ  
 اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی طاعتِ رسول و حتم علی الناس اتباع امرہ فلا یجوز  
 لہ ملاحظہ ہو الدر المنثور ج ۱ ص

أَن يَقَالَ لِقَوْلِ خُرُضِ الْكِتَابِ رَسُولُ كَوْنِ حَقِّ قَرَامِدِا هَذَا كَيْسِي امْرُؤُ  
 اِنَّهُ ثُمَّ سَنَدُ رَسُوْلِهِ لَمَّا وَصَفْنَا كِتَابَ اَللّٰهِ سَنَدُ رَسُوْلِهِ لَمَّا وَصَفْنَا  
 مِنْ اَن اَللّٰهُ جَعَلَ الْاِيْمَانَ نَبِيٍّ كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي  
 رَسُوْلُهُ مَقْرُوْنًا بِالْاِيْمَانِ بِه- اَللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا  
 اِنَّمَا رَسُوْلُهُ بِحَقِّ اِيْمَانِ لَانَّهُ كَذَرَ كَيْسِي ه-  
 وَ اَنَّمَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ  
 لِيُتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلَ اَسْ لَمَّا نَزَّلَ كَيْسِي ه- اَللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا  
 اَللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا اِنَّمَا

(النحل ۶۷ پج)

نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی  
 ہیں آپ ان کی تمہیں فرمائیں تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا۔ جس  
 کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے  
 کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے۔ بس قرآن کریم کی اسی  
 تبیین و تشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ  
 ہیں جن کی آپ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ احادیث فعلیہ یا تقریریہ  
 مثلاً قرآن کریم میں اَقِمُوا الصَّلَاةَ وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں فرمادیا

صَلُّوا كَمَا سَأَلْتُمُونِي تَمَّ بِحَقِّ اِسِي طَرَحِ نَارِ طَرَحِ طَرَحِ طَرَحِ طَرَحِ  
 اَصْلِي- بڑھتے دیکھتے ہو۔

یاجب قرآن پاک میں اَلْوَالِیْنَ کَوَۃَ کَا حَمَّ نَازِلِ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں مقادیر کَوَۃَ اور وَجِبَ کَوَۃَ کے احکام بتائیے۔  
 یاجہد کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا کہ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیْہُمْ جَزَاۗءَ مَا کَسَبُوْا کَمَا لَا  
 یُحْسِنُ اللّٰہُ (المائدہ ۶۷ پج) سزائیں دیئے، تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ نے بتلادیا کہ ہاتھ کٹائی سے کٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح بھی وحی  
 ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیات  
 ذیل ملاحظہ ہوں :-

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْہَا لَا لِتَعْلَمَ مِنْ یَّسْرِہُمْ  
 اَللّٰہُ سَوَّیٌ مِّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَیْنِہٖ (البقرہ ۱۴۷ پج) اُلٹے پاؤں۔  
 اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا اگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون  
 مانع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا

اس آیت میں اس امر کی توفیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رخ  
 کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں



[illegible]

غزوہ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور بارغ اچاڑ دیئے جائیں تاکہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تاکہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں اُس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دیدیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ نے کی پھر وحی منلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

اور اللہ نے حج کو رکھ دیا اپنے رسول کا  
خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر دو گے  
مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے  
بال منورہ تھے اپنے سروں کے  
اور کرتے ہوئے بے کشتہ۔

دُونِ ذَٰلِكَ فَتَحَاقِرُ يَأَيُّهَا (الفتح ٢٤ ي)

دریہ طلبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا دارالخلافہ مکہ میں ہو چکا ہے اور میرے مژدہ اگر دیر بال کثرت و اگر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اسی سال آپ کا قصد عمرہ کا ہو گیا اصحاب کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلافت توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکہ ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہوئے لگی تو بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم اس سال ان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس سال ایسا ہوگا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم اس و ابان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جارہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

اور جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی تو پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتائی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ہرگز کوئی توجیہ نہ کی (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کی تصویر سی بات جلاوی اور تصویر سی بات کو مال گئے پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ

۷۴

الْحَدِيثُ الْخَبِيرُ  
(التحریم ص ۱۸۳)  
بات جلالی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس  
کی کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ مجھ کو  
برے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی

اللہ تعالیٰ) نے خبر کر دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہہ دی  
ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر منقولہ کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔  
الغرض حدیث کا جھٹ ہونا اور وحی کی دفعہ میں متنبہ غیر منقولہ ہونا قرآن کریم  
کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تو اتنی حد تک  
پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور  
اس کے جھٹ شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق واجمال ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

لَوْ لَا السُّنَّةُ مَا فَهِمْنَا أَحَدًا مِنْهَا أَلَمْ نَسْتَنْهَ عَنْهُ نَهًا وَنَهًا  
المقرآن دیزان شرعی ص ۲۵) قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ ارسالہ میں فرماتے ہیں:-

وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ مَبْنِيَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ سُنَّةُ اللَّهِ  
اللہ معنی ما اراد لیل علی ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہر  
خاصہ و عام غم قرن الحکمتہ اور قرآن کے الفاظ عوم و خصوص کی دلالت  
بد قاتبعھا آیا ہ و لم کرنے والی ہر اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو

۷۵

يَجْعَلُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ غَيْرِهِ  
حلقہ غیر رسولہ  
قرآن کے پہلو پہلو کر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو  
اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔ (ص ۷۹)

اور امام غزالی مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:-

وقول رسول الله صلى الله عليه وسلم جئت من قبل الله عز وجل  
وسلم جئت من قبل الله عز وجل جئت من قبل الله عز وجل  
دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہیں آپ کی تابعداری  
باعتبارہ وہ کہ لا یطعن عن کا حکم دینے نیز کہ آپ ہی کے حق میں وارث  
الہوی ان هو الا وحی یوحی کن لا یطعن عن الہوی الا بربیعنی آپ  
بعض الوحی بتلی شتمی کتابا و اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں ہی  
بعضہ لا یتلی وهو السنة و کے ماتحت فرماتے ہیں لیکن وحی کی ایک قسم  
قول رسول الله صلى الله عليه وسلم جئت من قبل الله عز وجل  
وسلم جئت من قبل الله عز وجل موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت  
شفاھا قاتا غنی فلا نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تبلغنا قوله لا یطعن عن علیہ وسلم کا قول اس شخص کے لئے جس نے آپ  
اما علی سبیل التواتر و انا سے رو بروسنا ہو عبت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی  
بطریق الاحاد۔ طرف آپ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے  
ہیں تو اتنی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔ (ص ۸۳)

اور قاضی شوکانی ارشاد النحول میں لکھتے ہیں:-

اعلم انه قد اتفق من يعتد به جازا چاہے کہ تمام مجتہدین اس امر پر  
من اهل العلم على ان السنة متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام  
المطهرة مستقلة بتشريع مستقل یا خذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال  
ان حلالہا وانها كالقرآن في تحييل اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل پر صحیح حدیث  
الحلال وتحریم الحرام وقد ثبتت میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا دانی علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے قرآن دیا گیا ہے  
اريت القرآن ومثله ومعه اور اس کے ساتھ اس کا مثل“۔۔۔۔۔  
والفصل ان ثبوت حجية السنة الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکام  
المطهرة واستقلالها بتشريع اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں  
احکام ضروریہ دینیہ ولا ینحلف سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص  
في ذلك الا من لاحظ له في دين کر سکتا ہے جن کا دین اسلام سے کوئی  
الاسلام۔ (ص ۳۹) واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہمام الخزاز فرماتے ہیں:-  
حجية السنة ضرورية دينية (۳۹) سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل  
ان دلائل کی روشنی میں حدیث و سنت کا ماخذ احکام ہونا لازماً ہر دین کا ہے۔  
غور فرمائیے کہ دین کے ایک منفق علیہ ماخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطہ نظر  
سے کتنا بظاہر جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین فقہاء متکلمین  
صوفیاء کو شریک بنانا احماد و زندقہ نہیں تو کیا ہے۔  
دنیا کا کتنا بظاہر عجوبہ ہے کہ یہودی اور اس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں

اب تک امت ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں سرگرداں ہٹک رہی تھی اور کسی کو  
اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا  
وہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور رہنما۔

————— (۱۳) —————

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس کو تمخر کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا یا آپ کی کسی ایک  
سنتِ ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف  
سامرہ شرح مسائره میں رقمطراز ہیں:-

اللهم الا ان رده استخفاؤا ہاں اگر وہ کسی حدیث کی وجہ سے وقعت سمجھ کر  
اذکان ای لکونہا مذاقاً لہ رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یزل صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور قرآن میں  
في القرآن صریحاً فی کفر صراحتاً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے  
لا استخفاؤا فی حجاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم۔ (ص ۳۹۰) کی حیثیت کو گرا رہا ہے۔

ورعلامہ ابن نجیم بحر الرائق میں فرماتے ہیں:-

او عیبہ نبیاً بشئ او عدم اگر کوئی شخص کسی نبی کی قسم کا عیب لگا  
الرضا یسنن من سنن المرسلین یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو  
ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔ (رج ۵ ص ۳۰)

ہیں، اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں جس میں اشارت کو قرآن نے بطور اصل کی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام و تحیت کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال  
اذا توضأ العبد المسلم او  
المؤمن فغسل وجهه خیر  
من وجہ کل خطیئۃ نظر  
الیہا بعینہ مع الماء او  
مع اخر قطر الماء فاذا  
غسل یدیه خیر من  
ید ید کل خطیئۃ کان  
بطشتہا ید او مع الماء  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندہ مؤمن وضو کرے اور اپنے چہرے کو دھوے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں کو دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جاتی ہیں

اس راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بندہ مسلم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندہ مومن کے۔ اس راوی کو شک ہے کہ آپ نے پانی کے ساتھ خراب یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔

حد ہو گئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ چہرہ پر جو کچھ نرم کا ادنیٰ پرستار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے۔ اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پروردگار نے خاک بدن گسترخ زبان طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:-

عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فیصالحان الا احضر لهما قبل ان یکیب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے بعد ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتا ہے۔ (ص ۷۰۸)

غور فرمائیے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے معیہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ مگر پروردگار نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صفائے سونے یا کبریا اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ”ما من مسلمین“ کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پروردگار کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ

او مع آخر قط الماء فاذا غسل رجله خرجت كل خطيئة مشتهة ارجلاه مع الماء جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں پر چل کر کیا تھا او مع آخر قط الماء حتى يخرج پانی کے ساتھ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل نقياً من الذنوب۔ جاتی ہیں تاکہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکل آتا ہے۔ (ج ۱ ص ۱۲۵)

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندہ مؤمن (جو ایمان و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صفائے معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صفائے نہیں۔ امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:-

والمراد بالخطايا الصغائر حدیث میں جو اظہار خطایا آیا ہے اس سے صغائر دون الکبائر کا تقدیم بیانہ مراد میں کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی و کما فی الحدیث الآخر آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مالم يغش الكبائر۔ مذکور ہے کہ عالم يغش الكبائر یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کر لو اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ ہر امر میں عہدیت ہے، اس میں ایک بندہ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے، اور عہدیت و عہدیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضو کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ سورۃ المائدہ میں وضو و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيُحَلِّلَ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ نِصَابُ مَا كَفَرْتُمْ لَكُمْ تَعْلَمُونَ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ لِيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ کرے تاکہ احسان مانو۔

(المائدہ ۲۴ پ)

دوسری جگہ فرمایا ہے:-

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَ بِهِ وَبُيُوتَكُمْ وَيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ اور اتنا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے لے کر تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست الشیطان (الانفال ۲۴ پ) دور کر دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندہ مومن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وسوسہ شیطانی میں گرفتار رہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آئی کہ وضو سے باطنی طہارت



کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث بخیر البصیر کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں :-  
 من توصاً بخیر وضوئی هذا جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں  
 ثم صلی رکعتین لا یجد ثقیماً اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے ہی جی میں  
 نفسه غفر له ما تقدم من کوئی بات نہ کی یعنی وہ خیالات و خطرات  
 ذنبہ - سے خالی رہیں تو اس کے پچھلے گناہ معاف  
 (ج ۱ - ص ۱۲۰) کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَمَ فِي النَّهَارِ اور آپ نماز پابندی کیجئے دن کے دونوں  
 وَرُفَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ سرور پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے  
 الْحَمْدَ تَبْتَغِي هَبَانِ السَّيِّئَاتِ کچھ حصوں میں بیشک نیک کام مٹا دیتے  
 ذَلِكْ ذِكْرِي لِلَّذِينَ آكِرِينَ ہیں بڑے نیکوں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہو  
 (ہود ع ۱۰ س ۱) نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں  
 ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں اس نماز کی صفت  
 بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی  
 سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے۔ اس لئے یہ ساری حدیثیں  
 اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔  
 چوتھی حدیث حسب ذیل ہے :-

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا  
 فقال احکم اللہ اکبر ثم قال اور تم میں سے کبھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر  
 اشهد ان لا الہ الا اللہ قال مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ  
 اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم کہا اور اس نے بھی اشہد ان لا الہ الا  
 قال اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ  
 قال اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ  
 ثم قال حی علی الصلوۃ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ  
 لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 ثم قال حی علی الفلاح کہا اور اس نے بھی لا حول ولا قوۃ الا  
 قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور اس نے بھی لا حول ولا قوۃ الا  
 باللہ کہا اور اس نے بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور اس نے بھی لا حول ولا قوۃ الا  
 اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر  
 ثم قال لا الہ الا اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی لا الہ الا اللہ اکبر  
 قال لا الہ الا اللہ من قلبہ اور اس نے بھی دل سے لا الہ الا اللہ  
 دخل الجنة۔ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات  
 اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص

ان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان و قلب کی پوری ہم آہنگی سے کہنا اور  
وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتائیے اس میں نفاق کی کیا چیز ہے؟  
اب آخری حدیث جس سے نسخہ کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے  
الفاظ یہ ہیں:-

عن انس بن مالك قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
من صلى الله اربعين يوما  
في جماعة يدرك التكبيرة  
الاولى كتب له براءتان  
براءة من النار وبراءة من  
النفاق۔  
(جامع ترمذی ج ۱ ص ۳۳)

برائت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ کی تفصیل ہے  
کہ "صلوة" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط و حدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے  
تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں جس شخص کے پیش نظر نماز جماعت، تکبیر اولی  
کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو  
اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد و زندقہ  
کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمائیے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعار اسلام  
میں سے ہے، پھر ایک شخص کا مل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو  
اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبہ ایمان  
اخلاص سے لبریز ہوگا، عبدیت اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہوگی ایسے  
شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پرویز کیوں  
چراغ پاسبے۔

(۱۳)

یہ کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن  
کا مذہب ہو تو یہ قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے  
دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کیا جا رہا ہے  
اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین حقیقت پر عمل پیرا  
ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟

ہاں یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے  
اجزائے ترکیبی یہ ہیں:-

(۱) اطاعت رسول سے انکار و جحود، اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعت رسول  
تسلیم بھی کی جائے تو قوی و عارضی۔

(۱۵)

”تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔“  
یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے

جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔

لَا تَدْرِيٓ كَيْلَٓ ذَٰلِكَ خُزْنُهُۥ مِنْ آفْوَاهِٓ هٰذَا اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ كَذِبًاۙ

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو ”خیر امت“ فرمایا ہے اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلْعَالَمِیْنَ تَمَّ يَوْمَ تَوَسَّدَ سُبْحًا اَمْتُوْنَ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّكَ نَحْمَدُكَ يَا اَلَهَ الْاَلَمِیْنَ  
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اِنَّ ذٰلِكَ لَخُبْرٌ كَثِیْرٌ  
مِّنْ اَمْرِ الْمُنْكَرِ وَذُوْا مِرْوَنَۃٍ یَّا اَللّٰہُ - کرتے ہوئے کاموں کا اور ایمان لانے ہو

د آل عمران ۱۱۰ ع پی) اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھیے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ”سب امتوں سے بہتر“ بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل الٹ ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء متکلمین صوفیا ائمہ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اپنے جی سے لغت کے تحت نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، طاعت، قیامت، حشر و نشر، وزن اعمال وغیرہ تمام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظام ربوبیت کو انتہائے اسلام قرار دینا یہ جو دوس کے اشتراک کی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف مجملہ میں لیکن کے جذبہ محرکہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد تھاقت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء و رسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو بتانا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بنیاد پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیک کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی تیر نہیں رہتی۔ پر یوز چو کہ مرابا کلام الہی کی خرابی میں مہنگ ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ

اَفَقَطَّعُوْنَ اَنْ يُّؤْتُوْهُمُوْا الْكُفْرَ  
 وَقَدْ كَانَتْ فِيْ نَفْسِهِمْ يَمْعُوْلًا  
 كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُخْرِجُوْهُ مِنْ جَدِّ  
 مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يُحْمَلُوْنَ (البقرہ ۹۶)

اے مسلمانو! کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کیا نام  
 لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو  
 اللہ کا کلام سننے میں اور پھر اس کو سمجھ لینے  
 بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو لازم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے :-

وَمَنْ يُفْلِحْ فَعَلَىٰ الرُّسُولِ ۖ فَإِنَّهُ جَاءَهُمْ بِبَيِّنَاتٍ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَمَا يَكْفُرُ لَهُمْ جَاهِلِيَّةُ أُولَٰئِكَ ۚ إِنَّهُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۚ

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو اہق حق ظاہر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہو کر نے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔

(الشماع، ۱۷ ص ۱۷۷)

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور یہ روایت کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور

دین حق کو مٹانے میں انھوں نے اپنا سامان و صرف کر دیا۔ لہذا یہ مستحق عذاب ہیں۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہوگی اور یہ شخص لاری امت کو یک ظلم کا فخر ادا دے رہا ہے۔

فقہا اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے چودہ آیت کی تکفیر لازم آئے۔ نسیم الریاض میں ہے۔

وَكُنْ لَكَ يِقْطَعُ بِكَفَرٍ كُلِّ مَنْ قَالَ اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر  
 قَوْلًا صَدْرُهُ تَتَوَصَّلُ بِهِ إِلَى تَضَلُّلٍ کی جگہ لگی جس سے کوئی ایسی بات کہی جس سے  
 الْإِمَّةُ أَيْ كَوْنُهُ فِي ضَلَالٍ عَنْ پوری است کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ  
 الدِّينِ وَالصَّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ (۲۴۵) سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

(14)

”اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان

اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔“

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ جزا و عقاب کی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذاتِ احد متصف جمیع الحاد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ لَكَ مِيقَاتُ قَوْلِهِ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ تَأْتِي السُّورَةُ عَلَى الْحَقِّ

وَالشَّهَادَةُ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ  
(الغلام ۹۷ پ)

جانتے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور ہی  
ہے حکمت والا جانتے والا۔  
وَلَيُّنَّ سَائِلَهُمْ مِمَّنْ تَحْتِ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَتَحْتِ السَّمْسِ وَالْأَنْفُسِ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ فَاعِي  
يُفَكِّرُونَ۔ (العنکبوت ۲۷ پ)

اور ان کو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا؟  
آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج  
اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کہہ  
اٹے چلے جا رہے ہیں۔  
ثُمَّ لَنَعْبُدَ مَنْ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا  
وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

(المائدہ ۱۰ پ)

اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے،  
کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان  
نہایت رحم والا۔  
ثُمَّ لَنَعْبُدَ اللَّهَ أَحَدًا اللَّهُ الصَّمَدُ  
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (الاحزاب ۷۱ پ)

تو کہہ وہ الٰہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے  
نہ کسی کو جنم، نہ کسی سے جنم، نہیں ہے  
اس کے برابر کا کوئی۔  
واضح رہے کہ ارے ادیانِ سماویہ کا وارید اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور  
تمام انبیاء و رسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید  
ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے

اسی طرح اس کی ذات پر بھی۔ پیغمبر کی اس عبارت میں (جو استغفار میں درج ہے)،  
اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر  
کیا گیا ہے، یہ صریح کفر و اکھاڑ ہے۔

————— (۱۷) —————

### ”آخرت سے مراد مستقبل ہے“

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی  
آخرت بن جائے، اکاؤنڈنڈ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروض و مشہور معانی سے  
پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنلانی باطنیت ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظِ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح شرح

سے واضح رہے کہ حال میں مسٹر ریڈ نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے  
اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں،  
لیکن اس عبارت کے متعلق کہ:-

”خدا عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر  
معاکس کرنا چاہتا ہے“

نہ تو اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار حالانکہ قاعدہ یہ ہے  
کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار  
نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر اتنا ہرگز کافی نہیں کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات  
اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط  
نہ کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیے جائیں کہ جو جس کے جی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدرغن نہ ہو تو قرآن العباد باللہ یا زکیہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہو کر رہ جائیں، اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ

والنصوص من الکتاب السنۃ کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری  
تجمل علی ظواہرہا مالم یصرف معانی ہی پر محمول کیا جائیگا جب تک کہ کوئی  
عنها دلیل قطعی ..... دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے .....  
والحدل عنها ای عن الظواہر اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی  
الی معانی بین عہد اہل الباطن طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی  
وہم الملاحدۃ لا دعائهم ملاحرہ مدعو ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ  
النصوص لیست علی ظواہرہا نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے  
بل لہا معانی باطنیہ لا یرفہا باطنی معانی مراد ہیں جن کو ہجران کے فرعون  
إلا المعلم وقصدہم بذلک معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے  
تفی الشریعۃ بالکلیۃ الحدادی میل ان کا مقصد شریعت حقہ کی بالکل بغیر نفعی کرنا ہے  
وعدول عن الاسلام واتصال اتحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کفار  
والنصاق بکفر لکونہ تکن بی اللہی کفر کرنا اور کفر سے جڑ جانا اور اس سے جاملنا  
صلا سہ علیہ وسلم فیما علم حیثہ کیونکہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم  
بہ بالنزویۃ (شرح عقائد ص ۱۱۵) کی تکریم ہے جس کے متعلق یہی طور سے معلوم

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں :-

فان ہولاء زعموا ان ظواہر الشریعہ کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور  
واکثر واجباتہ بمانرسل من انبیاء علیہم السلام جو کچھ نہیں لیکر آئے ہیں  
الاخبار وہا یکون فی المستقبل اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت  
من امور الاخرۃ ومن الکشمہ حشر قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے  
والقیامۃ والجنۃ والنار لیس کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے  
منہاشی علی مقتضی ظاہر من لفظہا غامبی الیہا کا تقاضا ہے۔۔۔ غرض ان کے  
... فی ضمن مقالہم ابطال الشریعہ تمام مقالات کا مقصود شرع کا ابطال  
وتخطیلہ لا وافر التواہی (تسمیہ الیاض ص ۱۳۸) اعداد اور تواریخ کا معطل کرنا ہے۔

— (۱۸) —

### ”جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں“

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر متنافی اور سر اسر کفر و کجیاد ہے۔ قرآن، حدیث  
اور اجماع، پر وزیر کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر  
تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے لیکر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و  
جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ  
عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام  
کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں :-

والحاصل انھم وان اقبلوا الرسل خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسول  
 لیکن لا علی الوجہ الذی یشہدہ یہ قائل ہیں لیکن اس طرح نہیں جس طرح  
 اہل اسلام کہنا ذکر فی مشہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے کہ کافر  
 المسایرۃ (رد المحتار ۳۹۶) ہیں) حیدر کے شرح مسایر میں مذکور ہے  
 اور اسی اصول پر جو شخص جنت و جہنم کے وجود یا ان کے فعل و مقام ہونے کا انکار  
 کرے کہ کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین فجاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:-  
 ولکن لا نکفر من انکر الجہنم اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر نہیں گے  
 والہو انفسہما او عملہما۔ جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کرے  
 (رج ۴ ص ۵۵۵) یا ان کے مقامات کا انکار کر دے۔

اسب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پروردگار کے نظریہ کا ابطال  
 واضح ہوتا ہے۔

وَسَيُفْقَرُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ  
 اَوْفَرًا حَتَّىٰ اِذَا جَاؤُهَا فَفُتِحَتْ گروہ بنا کر لائے جائیں گے یہاں تک کہ  
 اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس  
 الْكَذِبَ يَكْفُرُونَ اُولَٰئِكَ رُجِلُوْا دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان کو  
 يَشْرَبُونَ عَلَيْهِمْ اَيَاتِ دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے  
 رَبِّكُمْ وَبَيْنَ دُورِكُمْ لَقَاءٌ پاس تم ہی لوگوں میں سے پیڑھیں آئے تھے  
 يَوْمَ كُمْ هٰذَا اَنَّا لَكُمُ الْاَبِلٰ جہنم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا  
 وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَتُ کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی

الْعَدَاۤءِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۝ ملاقات سے ڈرتے تھے؟ وہ بولیں گے  
 کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيلَ اَدْخِلُوا الْاَبْوَابَ جَهَنَّمَ پھر ان سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں  
 خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَيَقْبَلُوْنَ مَتَوٰی میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور وہ  
 الْمُنْكَرِيْنَ (الزمر ۷۱) منکرین کا برا ٹھکانا ہے۔  
 وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ كَرِهَتْ جہنم اور کہیں گے کہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں  
 جَهَنَّمَ اَدْعُوْا رَبَّكُمْ يُحْجِبُ دوزخ کے داروغہوں کو، عرض کر دینے  
 عَنَّا يَوْمَ مَآئِنَ الْعَدَاۤءِ ۝ رب سے کہ ہم پر ملکا کر دے ایک دن  
 (المومن ۵۷) تھوڑا سا عذاب۔

وَاَدْخِلِ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَمَنَّوْا اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے  
 الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ جَزَىٰ مِنْ تھے اور جنہوں نے نیک کام کے تمہاراغوں  
 تَحْتِهَا اَلَا تَحْصَوْنَ اَلَّذِيْنَ فِيْهَا میں جن کے پیچھے نہیں ہستی ہیں ہمیشہ رہیں گے  
 يٰۤاٰدِیْنَ رَكِبُوْا فِیْهَا فَاَنْتُمْ ہاں ان کی  
 سَوْدٰۤءٌ۔ (الہٰلیم ۴۷) میں ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مذکورہ بالا کے سورۃ الفرقان (۲۶) میں جنت و جہنم کے لئے  
 بالتصريح لفظ مستقر مقام وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:-  
 اِنَّهَا سَآءٌ مُّسْتَقَرٌّ وَّاَوْثَقًا بیشک وہ بڑی جگہ ہے ٹھہرنے کی اور  
 (الفرقان ۶۷) بڑی جگہ ہے رہنے کی۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:-

حَسَنَتٌ مُّسْتَمَرَّةٌ أَوْ مَقَامًا خَيْرٌ مِّنْ ثَمَرِ شَجَرٍ خَاشِعٍ أَوْ خُبْرٍ جَلَدٍ يَرْتَنِي.

————— (۱۹) —————

### ”فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں“

”ملائکہ“ کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پروردگار نے ان کے لیے اس حقیقت کا انکار کر دیا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے، اسلام کی روش سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے۔ شرع عقائد میں ہے:-

وَالْمَلَائِكَةُ عِبَادُ اللَّهِ تَعَالَى عَالِمُونَ فرشتے اللہ کے بند ہیں جو اللہ کے احکام و باور کو لایصوتوں بالذکر و کواؤثہ واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔

”ملائکہ پر ایمان“ کے وہ معنی قطعا نہیں ہیں جو پروردگار نے بتلائے ہیں بلکہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے جو نسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ

والملائكة اجساد نورانية تتماثلت ملائکہ نورانی اجسام ہیں جسمانی کمزوریوں و من الذکورات الجماعية قابلة پاک ہیں جن کا ہر اشکال قبول کر لیتے ہیں اور للتشکل والایمان بهذا ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر توہین یا تمسخر عباد اللہ معصوم نہ ہوں ایمان لانے کو وہ اللہ کے بند ہیں معصوم لا يفعلون غیر ما یؤمرن لا یعلم ہیں بغیر حکم الہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی

عد تھم لا اللہ (۳۳۵ مشق) تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پروردگار کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں:-

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمن نے (فرشتوں کی) سُبْحَانَكَ بِلِغَةِ غِيَاذٍ مِّمَّنْ كَرُمُونَ اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہو بلکہ وہ لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ قَوْلٍ وَهُمْ فرشتے، بند ہیں جن کو عزت دی ہے اس پر يٰ أَفْرَبُ يَعْلَمُونَ۔ بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔ (الانبیاء ۲۷-۲۸)

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَّا إِنَّا أَكْهَلُ ۱۳ اور انھوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بند ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیونکہ ان کی پیدائش خَلْقُهُمْ سَتَلْبَسُ شَهَادَةً هُمْ و کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھنا ناجائز اور قیامت میں ان سے باز پرس ہوگی۔ (الزخرف ۲۷-۲۸)

وَمِنَ النَّاسِ الْفَجَرَاءُ الَّذِينَ يَصْطَفُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا اللہ منتخب کرتا ہے، ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔ (الحجر ۱۷-۱۸)

أَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْسَّمَوَاتِ وَآلِ الْأَرْضِ جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَنْفِخَةِ مِثْنَى وَكُلَّ وَرَبِّعٍ تاحر جبراسی اللہ کو لائق ہی جو آسمان زمین پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام ران بنانے والا ہے جن کے دودوا و تپن تپن اور چار چار پر دار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔ (الفاطر ۱۷-۱۸)

(۲۰)

## ”جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔“

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے شخص کی ہے، اسلامی عقائد کی رُو کر جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرہیزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں :-  
 مَن كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ اَبْرَاٰنَیَہُ کہ جو شخص جبریل سے  
 عداوت رکھے سب انھوں نے یہ قرآن آپ کے  
 بِذٰلِكَ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَلۡبِکَ قُلۡبِکَ پہنچا رہا ہے، خداوندی حکم سے  
 بِیۡنَکَ وَبَیۡنَہُمۡ وَہٰذَا یُفۡسِّرُکَ تَصۡدِیۡقُ کہ جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے  
 قُلۡ اِلٰی کُنۡا بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہُمۡ وَہٰذَا یُفۡسِّرُکَ تَصۡدِیۡقُ کہ جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے  
 قُلۡ اِلٰی کُنۡا بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہُمۡ وَہٰذَا یُفۡسِّرُکَ تَصۡدِیۡقُ کہ جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے

جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور  
 اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا  
 اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ  
 دشمن ہے ان کافروں کا۔  
 (البقرہ ص ۱۲ پ)

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی ہے

ابن ابی شیبہ نے حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کر کے  
 دوران کو محض قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(۲۱)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد پرہیزی مذہب کی ایک نازک صفت  
 ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ استقبالیہ درج ہے، جو اس کے نظریات  
 میں سورہ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرہیزی کے ساری کتابیں اسی قسم کے انوار سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ  
 ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک

۱۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تہمیدیں و تشریحات اپنے قول  
 عمل سے کی سب وہ سب کی سب الیاذنہ شرک جھوٹ ہے۔

۲۔ صحابہ تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، ائمہ لغت سب کے سب  
 عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

۳۔ جدید سائنسی انکشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن ہی کے لئے  
 مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرہیزی کے لئے الحاد ناگزیر تھا لہذا ان اصول  
 ملحوظ رکھتے ہوئے اسی نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سالانوں  
 میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت  
 وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ

مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماء باہمت نے ہمیشہ الفاظ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:-

صرف الفاظ الشرع عن ظواہر شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم المعنویۃ الی امور باطنیۃ لا یسبغ معانی سے بھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لپکا منہا الی الافہام فائدہ کنائب کہ جو کچھ لغو و لادنی خود میں آتا ہے نہیں جس طرح الباطنیۃ فی التالیات لہذا ایضاً تالیفات کرتے ہیں باطنی کی عادت ہے جو حرم و ضرر عظیم فان اللفاظ بھی حرم ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے از اصراف عن مقتضی ظواہرها کیونکہ الفاظ حب اپنے ظاہری مقتضیات بغیر اختصاص فیہ بنقل سے بھیر دیے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں عن صاحب الشرع ومن غیر صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ضرورت کے عواہر من دلیل العقل ایسی ضرورت کے کہ جن کی طرف دلیل عقل اقتضی ذلک بطلان المثبتہ رہ جائے کہ اس کا نتیجہ نیکے الفاظ کے بالا لفاظ وسقط بہ منفعت کلام اعتماد نہ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے اللہ تعالیٰ و کلام رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فان ما یسبق من الی الفہم معنی میں پہلے پہل سمجھ جاتے ہیں ان کو لا یوثق بہ الباطن لا ضبط لہ بل اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ متعارض فیہ انخواطر و یکن نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے

تذلیل علی وجہ شئی و ہذا ایضاً اور اس کو مختلف وجہ پر حل کیا جا سکتا ہے من البدع الشائعة العظیمۃ اور میری ان بدعتوں میں سے ہر جو عام ہیں الضرر و انما قصد اصحابہما اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے الاغراب لان النفوس ما شلت معانی مراد لینے والوں کا مقصد ہی بدعت پیدا الی الخریب ومستلذۃ لہ ہذا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی چیز کی طرف ذہن الطریق توصل الباطنیۃ الی ہدم مانیں ہو جائیں اور اس کو لہذا نہ سمجھنا اور اسی جمیع الشرع بتأویل ظواہرها طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انھوں نے وتذلیل علی رأیہم تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔ (ج ۱ ص ۲۳)

اور علامہ شہاب خجائی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں:-

وکن ذلک وقع الاجماع من علماء الدین اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے علی تکذیب کل من دافع نص الکتاب اس شخص کی تکفیر جو نص قرآنی کو دفع کرے ای منهم و نازع فیہ اجماع صریحاً یعنی قرآن میں جو چیز صراحتہ مذکور ہو اس کو فی القرآن کبعض الباطنیۃ نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے الذین یدعون لہما معنی اخر کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے غیر ظاہر ہا۔ (ج ۲ ص ۵۴۵) معانی کا دغا کرتے ہیں۔

— (۲۲) —

”آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس



۱۰۲

## آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوری انسانی ہے

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرح عقائد میں صاف تصریح ہے۔

اولیٰ الانبیاء آدم وَاٰخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام میں علیہ السلام، اما نبیۃ آدم اور آخری جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام قبل انکذا یا لہ الی وسلم ہیں آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت علیٰ انہ قد اضر و نھی۔ . . . . قرآن شریف سے جس سے معلوم ہوتا ہے وکن السعد والاکساجم فانکاد کہ آپ کو امر و نہی کی گئی تھی۔ . . . اور اسی طرح نبوۃ علی ما اذن لہ من البعض سنت اور اجراء سے بھی ہذا آپ کی نبوت یکتا کفر ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:-

وبقوله لا اعلم ان آدم علیہ السلام اس شخص کی تکفیر کی جائیگی جو یہ کہہ کہیں نبی او لا۔ (۵۵ ص ۱۳۰) نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔

اسلامی عقائد میں تو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسلی انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پروردگاری فکر کی کس طرح واضح تردید رکھ رہی ہیں:-

۱۰۳

اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلُ بِلَاشِبَ مِثَالِ عِيسٰی کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے  
اَدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ جیسے آدم کی کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر  
کُنْ فَيَكُوْنُ (آل عمران ۶۷) اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔  
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَیٰسَک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم کو اور  
اِلٰہِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاَیْمَرِ اَنْ عَلٰی نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو  
الْعٰلَمِیْنَ۔ (آل عمران ۴۷) دونوں جہاں پر۔

دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوری نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

————— (۱۲۳) —————

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا“

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو فطری اور معنوی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔  
(۲) آپ کی پیغمبرانہ زندگی۔

(۳) وہ خوارق عادات جو آپ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر غبار کا آپ کو سلام کرنا، حضور سے پانی کا ایک ٹری جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ

یہ سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ جن لکھتے ہیں:-

والذی اظهر الله تعالى نبينا صلى الله تعالى نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
الله علیہ وسلم من المعجزات ثلاثہ تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین  
امور اعظمها القرآن، ثم الاخر الثاني معجزة قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی  
حاکمہ فی نفسہ النبی استمر علیہا ذاتی حالت یعنی آپ کے وہ بلند و عالی اخلاق  
من عظیم الاخلاق وشریفا ووصفا واد صاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر  
..... ثم الاخر الثالث ما ظهر علی ذاتہ ہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات  
یدید من الخوارق۔ امور میں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور کچھ بہت خوارق عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

فالقدرة المشقوة بينهما هو ظهور الخوارق ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک  
علی یدید متواتر بلا مشاق۔ خوارق عادات امر کا صدور ہے جو بلا مشاق تواتر ہے۔  
اور جب معجزات حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو صرف سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے  
انکار کر دینا کفر محض ہے۔

————— (۲۴) —————

”معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ہے۔ اور  
مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی ہے“

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ

والمعراج رسول الله صلى الله عليه وسلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج صبر الہی  
وسلم فی الیقظة تشخصه الى السماء میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ  
ثم الى ما شاء الله من العلی۔ آسمانوں کی طرف لیجا یا گیا اور پھر وہاں سے  
(شرح عقائد ص ۱۰۱) جن بلند یوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:-

(۱) مسجد احرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے  
(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لیجا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ  
متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر طحطاوی زندقی ہے۔

(۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار  
احاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

وقد قاترت الرایات فی حدیث واقعة اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب،  
الاسراء عن عمر بن الخطاب وعلی ابن علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعہ،

مسعود ابی ذر و مالک بن صعصعہ و ابو ہریرہ، ابو سعید، ابن عباس، شداد بن  
ابی ہریرہ و ابی سعید و ابن عباس و اوس، ابی بن کعب، عبدالرحمن بن قرق،

شداد بن اوس و ابی بن کعب عبدالرحمن بن اویس، ابی لیلیٰ۔ انصاری حضرت۔ عبداللہ  
ابن قرق و ابی جہش ابی لیلیٰ الانصاری بن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابی ایوب

وعبداللہ بن عمر و جابر و حذیفہ ابوامامہ، سمرونہ بن جندب، ابو الجہم  
و بریدہ و ابی ایوب ابی امانہ و صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء

سمرونہ بن جندب و ابی الجہم و دختران مدینہ اکبر رضی اللہ عنہم سے

صہیب الرحمن وامہانی وعائشہ اسماء  
ابنہی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما۔ میں سے بعض اس واقعہ کو بہ تمام  
اجمعین منہم من ساقہ بطولہ وفتحہ کمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصاراً  
من اختصارہ وعلما وقع فی المسائید۔ کے ساتھ جیسا کہ کتب مسائید میں موجود  
..... تخریث اکھراوا اجمع علیہ المسئلۃ ہے..... غرض حدیث اسرار پر  
واعرض عنہما الزنادقۃ والمحققین۔ مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ و  
تفسیر ابن کثیر (۳ ص ۲۴) محدثین نے اس کو روگردانی کی ہے۔

(۲۵)

### ”تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے“

تقدیر کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا  
منکر ضال و مبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کیونکہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل  
کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدیرۃ مجوسی ہذہ اکامتہ رواہ تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت

احمد والوداعی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مجوس ہیں لہ

لہ مجوسی ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک ہر شے کا پیدا کرنے والا لاہ یزدان  
یعنی ضابہ اصدی کا وجود میں لانے والا اہرمس، یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین  
کو مجوسی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح  
منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں۔

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن و حدیث کی تصریحات اور صحابہ کرام کی  
تعلیمات کی بنا پر داخل ہوا ہے، مجوس ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی  
عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پروردگار چونکہ شریعت محمدیہ کے مقابل ایک متوازی شریعت  
کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ کے عقائد و اعمال کا مذاق و  
استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مفکرین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا  
اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خط سوار ہے کہ کسی نہ کسی  
طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں  
نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے، ممکن ہے کہ کسی سر  
پھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ  
مجوسیت سے مستعار ہے اور پروردگار نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ  
سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن و حدیث  
کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل:-

إِنَّمَا كُلُّ شَيْءٍ خَلْقْنَا لَهُ قَدَرٌ (ع ۳۴) بلاشبہ ہم نے ہر چیز پر طے ٹھہرا کر بنائی ہے۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے  
سطے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَحَلَقَ كُلُّ شَيْءٍ قَدَرًا تَقْدِيرًا اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص

(الفرقان ع ۱۷) انداز مقرر کر دیا۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص مقدار رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تیار نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

فَاَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْاَنْفُسِ وَ كُوفِيَ مَصِيبَتَهُ دُنْيَا فِي آتِيهِ اَوْ رُفُوعًا  
لَوْ كَفِيَ الْاَنْفُسُ الْاَلَا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ تَبَارَى جَانُوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی  
اَنْ تَبْرَأَ اِنْ ذَاكَ عَلَى اللّٰهِ ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں  
يَسِيرٌ لِّكَ تَأْسُوْا عَلٰى مَا كُنْتُمْ یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز  
وَلَا تَقْرَءُوْا اِنْ اَتَاكُمْ وَاَلَلَهُ لَا تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو  
يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تم کو مل جائے تم اس پر اتراؤ اور اللہ تعالیٰ  
(الحمد لله ۳۰ پ)

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود ہمیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت و علم ازل میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آکر خود کشی تک سے گریز نہیں کرنا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدہ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہوگی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار ہوگا اور دوسری صورت

میں شکروا ثابت ہے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں اس باب میں جو روایاتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں: علی، ابن مسعود، ابو موسیٰ اشعری، عمران بن حصین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو ہریرہ، سہل بن سعد، ناسخہ صدیقیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

وفي هذا الأحاديث كراهة لآلات ظاهراً، وأما أحاديث إثبات التقدير فمسلماً  
لمذهب أهل السنة في إثبات القدر، من مذاهب أهل السنة في إثبات القدر فمسلماً  
وإن جميع الواحات لقضاء الله تعالى كهاد لآل موجود ہیں کہ تمام واقعات  
وقدره خیرها وشرها لنفعها و اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے مطابق ہوتے  
ضرها (رج ۲ ص ۳۳۲) ہیں اچھے ہوں یا بُرے سو خدا میں یا قضاء۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہ نے جو اس وقت بغیر حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انھوں نے منکرین تقدیر کی واضح گاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:-

وید عنة القدر لا درکت اخر الصلابة تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دو فانکرہا من کان حیاً کجدا اللہ میں نہ تھا ہوئی اور اس کا ان حضرات نے ابن عمر و ابن عباس و امثالہما انکار کیا جو اس وقت صحابہ سے زندہ تھے رضی اللہ عنہم ہر تہذیب السنہ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس (ج ۲ ص ۶۱ طبع مصر) اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہئے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا و سزا دی جاتی ہے۔

(۲۶)

”ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک ایسا نکتہ ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی۔“

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد باری ہے:-

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ بِالْحَقِّ، تَمَّ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَالْهُمْ كَاوِبُونَ

ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا بسبب

بِالْبَيْنَةِ أَيْطِلْمُونَ (الاعراف ۱۰) اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔ دوسری جگہ وارد ہے:-

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُخْلَفُ نَفْسٌ شَيْئًا وَأَنْتَ كَانَتْ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكُفًى بِنَا حَاسِبِينَ (الانبیاء ۴۷-۴۸) اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازویں قائم کریں گے کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر کسی کا عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں ہی وجہ ہے کہ کتب عقائد میں مرقوم ہے:-

والوزن حق وزن اعمال حق ہے

(شرح عقائد ص ۴۷)

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:-

وَمَنْ يُؤْتَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فُوتِهِ وَمَنْ يُؤْتَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فُوتِهِ (آل عمران ۱۵۷) اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيدِ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعَلَى اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَثَوَابُ الْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (البقرہ ۱۷۶) جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ثواب اللہ دنیا و الاخرتہ۔ وہاں اللہ ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سميعاً علیماً (البقرہ ۱۷۶) سب کچھ سنا اور دیکھتا ہے۔

اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:-

اَلَّذِي لَا يُضِيْعُ عَمَلًا يَّعْمَلُ يَتَذَكَّرُ  
مِنْ ذِكْرِكَ اِنَّكَ اَنْتَ بَعْضُكَ مِنْ  
بَعْضِ كَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاجْرُوْا  
مِنْ بَآرِهِمْ اَوْ ذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ  
وَقَتْلُوْا اَوْ قُتِلُوْا لَا كُفْرًا  
عَنْهُمْ سَبِيْلًا يَعْبُدُوْنَ وَلَا خِلَافًا  
بَيْنَهُمْ فِجْرًا مِّنْ تَحْتِهَا الْاَعْرَافُ  
تَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ  
عِنْدَ هٗ خَسَنُ التَّوَابِ

میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہو  
اگا رہے نہیں کرنا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو  
تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو سو جن لوگوں  
نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے  
اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور چار کیا  
اندھید ہو گئے ضروران لوگوں کی خطائیں تمنا  
کروں گا اور ضروران کو ایسے باغوں میں  
داخل کروں گا جن کے نیچے نہیں جاری ہوگی  
یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی  
کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورۃ قصص میں فرمایا ہے:-

وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰذُنُوْا اَلْعِلْمُ وَاَنْتُمْ  
تَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ  
وَعَمِلَ صَالِحًا (ع ۸ پ ۸)

اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس  
تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے  
جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیات بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کی صاف تصریح ہے  
اور احادیث تو اس بارے میں بتاتے ہیں کہ اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا  
صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا وزن اعمال کے عقیدہ کو ایمون سے تعبیر کرنا  
صریح کفر ہے۔ اسی بنا پر فقہار نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے

چنانچہ علامہ ابن النجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:-

وبعد رويته الثواب على  
الطاعة (ج ۵ ص ۱۳۳) ملے کا عقیدہ نہ رکھے۔

(۲۷)

انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ  
ارتقا کے مطابق ہوئی ہے۔

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات و صراحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش  
آدم و حوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَتَقُوْا رَبَّكُمْ الَّذِيْ  
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ  
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا  
رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً (ع ۱ پ ۸)

اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا  
تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا  
خلق میں تھا اور تمھارا دھبہ تمھارا  
رجا لاکھ بڑا اور نساء (ع ۱ پ ۸) اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں "نفس واحدة" (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر  
یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم  
وجود میں آگئی۔ قطعاً کفر و ضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

(۲۸)

مناز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یا تہا ہے اور اب یہ تمام



تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہو ورنہ ان امور کو نہ اقا دیتے کچھ تعلق ہو نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکان اسلام کا استحقاق و استہزاء صرف کفر ہے، قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

آلِ اللَّهِ وَأَيُّهُ وَرَسُولُهُ كُنْتُمْ  
تَسْتَفْهِرُونَ (التوبہ ۷۷ پ)

کیا تم اللہ، اس کے احکام اور اس کے رسول  
سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکان اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء  
استحفاف و حقیقت آیات الہی کا استہزاء ہے اور آیات الہی کا استہزاء و استحفاف  
بلاشک و شبہ کفر ہے۔

نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نورِ انسانی (رب العالمین) کی غارت استوار ہو۔

”قیامِ صلاۃ“ کے اپنے جی سے یعنی تراشا محض کفر ہے، قرآنِ اکیم نے جہاں بھی ”اقامتِ صلاۃ“ کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آدابِ ظاہرہ و باطنہ کے ساتھ اس معروف عبادت کی یاد آئیگی ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامتِ صلاۃ

کی علمی تشریح خود اپنے اقوال وافعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ  
 صَلَّوْا الْکَمَالَ ثُمَّ تَمَّوْا اَصْلَیْہِ جِسْرِ مَحْجَہِ مَازِیْرِہِہُ دیکھو اسی طرح علمی نام نہادوں کا  
 اور پھر پوری امت عبد رب العالمین سے لیکر آج تک مسلسل ومتواتر اس قرعہ فیض پر  
 کاربند رہ چکی آتی ہے، صلوات کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء  
 نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے  
 چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں :-

وَأَنَّ صِفَاتِ الصَّلَاةِ الْمَذْكُورَةَ بِمُتَابِقَةِ طَرِيقِ جَوْشَمُورِيٍّ أَوْ قُرْآنِ

المشہورۃ المنصوص علیہا میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر خاتم رسول اللہ

فی القرآن وحی الی فعلہا      علی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ

النبي صلى الله عليه وسلم وشرح کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام

مرا د الله بذلك وابان جد دھا اور اوقات کی تبیین و تشریح کی ہے...

داوقا تھا.... ولا ترتاب بذلك اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو

بعد المراتب في ذلك المعلة

من الذين بالقضاء والمنكاز انك ۳۰۲ من اموالهم وادبهم علم من حان ابر

المسلمين : مسالما، كذا اختار منكره كما هو المحقق

سازنده و الٰه است و در حقیقت

۵۴ بار شکاری - (۲۷ ص ۵۵۲) سے سکر ہووہا لافنی کا تر ہے۔

—(۳۰)—

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کی تھیں“

کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء متعین تھے)

یہ بات بھی ہر امر محض ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ بتواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔

علامہ سرخسی اپنے "اصول" میں متواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں :-

نحو نقل اعداد المکات اعداد جس طرح کہ رکعت کی تعداد اور نمازوں الصلوۃ ومقادیر الزکاة والذبیات شمار اور زکوٰۃ امدیات وغیرہ کی مقدار وما اشبه ذلك (۱۶ ص ۲۸۳) منقول ہوئی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

والحق ان المسائل الاجماعیة نارة اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی یصحیہا التواتر عن صاحب المشرع صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے کوجوب الخمش قد لا یصحیہا فالاول نماز پانچگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ مورد یکفر جاحده المخالفته التواتر نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی لا المخالفۃ الاجماع۔ تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۹۳) کہ نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علمائے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے نسیم الریاض میں ہے :-

فذلك اجماع علی کفر من قال من ادعی طرح اجماع ہے ان خوارج کے الخوارج ان الصلاۃ الواجبة طری کفر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے النهار فقط والمراہ بطری النهار دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے اولہ و آخرہ (رج ۳ ص ۵۵۰) شروع میں اور آخر میں۔

(۳۱)

”زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسبتاً سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی۔“

یہی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک نہایت اہم عبادت ہے قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم فرمائی کی تفصیل بیان فرمائی ہو کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، انصاف زکوٰۃ کیا کیا ہے، شرائط و وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہنا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لیکر آج تک قاطبہ اس پر عمل پر اچلی آئی پھر اس میں شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے۔

”اُجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔“

یہی صریح الحاد و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بارز تاکید رکھ دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں پھر یہ کہنا کہ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا صریح قرآن کا انکار ہے اور فرقہ میں کہیں بھی اشارہ یا کنایہ یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

”صدقہ فطر ڈاک ٹکٹ ہیں جنہیں وزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔“  
یہ سرائیکیوں کے ساتھ مذاق ہے، صدقہ فطر واجب ہے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے پر وزیر نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

”حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے“  
حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ بیعت اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟ ارشاد ہے:-

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْيَسِيرُ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ كَانَ لَهُ كُفْرُهُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ عَنِ الظّٰلِمِيْنَ۔  
آل عمران ۱۰۷ (سید) اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غفیٰ ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہہ دینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے۔  
نسیم الریاض میں ہے:-

وَكُنْ لَكَ حُجْمٌ بِكُفْرِهِ اِنْ اَنْكَرَ مَكْتَاوُا اَوْ رَاسِي طَرَحَ اِنْ كَرِهِيَ شَخْصٌ نَعَى كِبَايَةِ اللّٰهِ  
الْبَيْتِ اَوْ السَّجْدَةِ اِلْحَامِ اَوْ اَنْكَرَ صَدَقَةٍ يَاسُو حُرَامَ كَا اَنْكَرَ اِيَادِجَ كَيْ كَسَى اَيْسَ طَرِيقَ  
الْحِجْرِ اَتَى ذِكْرَهَا اَلْفَقْدَاءُ مِنْ اَجَابَتَهُ كَا اَنْكَرَ اِيَادِجَ كَيْ كَسَى اَيْسَ طَرِيقَ

(৫৫২ পৃষ্ঠা)

— (۳۵) —  
 ”قربانی کیلئے مقام حج کے علاوہ اور یہیں حکم نہیں اور حج میں بھی

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے :-

اس آیت میں نُسک کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیت کریمہ توحید و تلوایض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحتہ رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہو کر کرنی ہو۔ نُسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکثر میں ہے :-

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر

اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا۔ عہد رسالت سے لیکر آج تک برابر اس پر امت کا عمل درآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:-

۱۲۲

ولا خلافت فی کوئٹہ من شہرائع اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی

الدین - (رج ۱۰ ص ۲)

شعائر اسلام میں سے ہے۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:-

ویکفر بانکارہ اصل التورۃ والہنجیۃ اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے دتر

(۵ ص ۱۳۱)

یا قربانی کا انکار کرے۔

————— (۳۶) —————

”تلاوت قرآن کریم عہد سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے“

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے:-

الَّذِينَ آمَنُوا هُمْ أَكْبَرُ الْقُرْآنِ بَيِّنَاتٍ

سُحُفٍ زَلَّاتٍ وَتَبَيَّنَ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ

بِهِ وَهُمْ يَكْفُرُ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْمُتَجَسِّرُونَ (البقرہ ۱۲۴ پ)

ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

لے چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر ۱۲ میں گزر چکی ہیں۔

۱۲۳

لَيْسَ مَسْأَلُهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ مَعَهُ

قَائِمَةً يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ أَنَا وَاللَّيْلِ

وَهُمْ يَتْلُونَ ذُرِّيَّةَ (آل عمران ۱۳۶ پ)

اس لئے تلاوت قرآن کا رشتہ جادو و سحر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

————— (۳۷) —————

”ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے“

یہی سراسر غلط ہے ایصالِ ثواب اہل السنۃ والجماعۃ کا جماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:-

فهذه الآثار وادقها وما غرضنا احاديثا وجواس سے پہلے مذکور ہو چکی ہیں۔

في السنة ايضا من نحوها عن نیز سی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور

کثیر قد تو کنا کمال الطول بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے

یبلغ القدر المشترك بین الكل طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا

وهو ان من جعل شيئا من قدر ذکر یہ لکھا ہے کہ ایصالِ ثواب سے

الصالحات نفعہ اللہ بہ مبلغ اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچا لے تو اتر کی حد

التواتر و کن امانی کتاب اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں

من الامر بالدعاء للوالدين جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہو چکا ہے

—(۳۸)—

تَاخُذُ كُرْسِيًا لِّذِكْرِ رَبِّهِ وَلَئِنْ آتَاكَ  
الْحَمْدُ فَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ (الحجرات: ۲۰)

مجاہد شہید یہ ذکر کرنا لے لیا ہے اور ہم یہی  
ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تمہاری کافر ہے وہ آپ کی تعلیمات کے

(۳۹)

یہ مضمون ڈیپریز صاف ہے کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے دین کے مقابل میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چلیا ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل بھل گیا۔

(2)

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتابی، خبری، بھٹیاری، رجمی، بندہ، مانپ، کھجیو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔



ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ ہر دین پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے:-  
 عن المقدام بن معدیکرب حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن نے ارشاد فرمایا ہے یا درکھو! مجھے قرآن دیا گیا  
 ومثلہ معہ الا یوشک ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور چیز  
 رجل شیعان علی اریکتہ (حدیث جس کو قرآن میں حکمت کی موسوم کیا گیا  
 یقول علیکم بهذا القرآن ہی) یاد رکھو مقرب ایک پیٹ بھرا شخص  
 فما وجدتم فیہ من حلال اپنے صوفیٹ پر بیٹھے ہوئے دیکھ گاہ کہ اس  
 فاحلوه وما وجدتم فیہ تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑو اور جو اس میں  
 من حرام فحرموہ وان ما حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام  
 حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس  
 حرم اللہ چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے  
 (الحديث) جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاذیل و تحریف اور اتحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے  
 سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کا  
 تصنیف "آفتار الملحدین" سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب  
 کفر و ایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف

علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و اتحاد کا حکم بیان فرمایا ہے  
 اور شاہ میر اسماعیل آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علی عصر مثلاً  
 حکیم الامت حضرت مولانا شرف علی صاحب تھانوی، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند  
 حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب صدر مدرس  
 مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور حضرت مولانا  
 شبیر احمد صاحب عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی مواہر شریعت کی ہیں۔  
 چنانچہ اس کتاب کے جتنے اقتباسات ذیل میں درج ہیں:-

واعلم انما یعلق من هذا الجنس امام غزالی فیصل التفرقة بین فریقات دین  
 باصول العقائد المحمدیہ فیجب تکفیر کے مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد  
 من یغیر یغیر بہان قاطعہ کا لہذا سے ہے ان میں ہر شخص کی تکفیر لازم ہے  
 ینکر حقہ لا یحسد و ینکر العقوبۃ جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری بھی  
 الحسیۃ فی الآخرة بظنون و ادھام سے پھیر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے  
 واستبعادات من غیر برہان جیسا کہ کوئی شخص محض دہم و گمان کی بنا پر  
 قاطع فیجب تکفیرہ قطعاً۔ حشر جمالی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے  
 (آفتار الملحدین) منقول از فیصل التفرقة ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعیات الصحابة اجماعات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک  
 رضی اللہ عنہم مہم ائند الطحاوی وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح  
 فی معانی الآثار و بعض طرقہ معانی الآثار میں حدیث کے سلسلہ میں بروایت  
 الاخری فی فہم الباری من حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور

حد الخمر عن علي رضي الله عنه اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں  
قال شرب نفر من اهل جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے  
الشام الخمر وعليه يومئذ شراب پی لی، اُس زمانے میں شام کے حاکم زید  
يزيد بن ابی سفیان و قالوا ابن ابی سفیان تھے ان شراب پیئے والوں  
ھی حلال و تأولوا ليس نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور  
على الذين آمنوا وحملا آ کر یہ لیس علی الذین آمنوا  
انصا لاحت جتا فيهما عملوا الصالحات جتا فيهما طعموا الاية، فكتب فيهم  
الى عمر فكتب عمر ان سے جو انکا لانا چاہا، زید بن ابی سفیان  
ابن عمر فكتب عمر ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی  
اطلاع دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو  
من قبلك فلتا قد موا لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیج دے  
على عمر استشار فيه اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں خساد رہا کریں  
الناس نفا لویا یا اید المؤمنین جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو  
نری انهم قد کنوا علی آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا، صحابہ نے عرض  
الله وشرعوا فی دینہم کیا امیر المؤمنین ہماری رائے تو یہ ہے کہ  
ما لم یأذن به الله ان کو قتل کریں کیونکہ ان لوگوں نے  
فا ضرب احنا قہم وعلی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک  
سألت فقال ما تقول ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں  
یا ابا الحسن فیہم؟ دی حضرت علیؓ خاموش بیٹھ گئے تو حضرت

ان تستتبعہم فان تابوا ان تستتبعہم فان تابوا  
ضربتہم ثمانین ثمانین میں کیا فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا  
لشریہم الخمر وان لم يتوبوا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر  
ضربت احنا قہم قد کنوا ضربت احنا قہم قد کنوا  
علی الله وشرعوا فی دینہم اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو  
ما لم یأذن به الله ان کو قتل کریں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ پر  
فاستتابہم فتابوا فضرہم فاستتابہم فتابوا فضرہم  
ثمانین ثمانین۔ ایسی حرکت کی جس کی اس نے اجازت نہیں  
(انکار المحدثین منقول از طحاوی دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کسے لکھا  
ص ۸۹ ج ۲۔ فتح الباری ص ۱۲ ج ۶ انھوں نے توبہ کر لی پھر ان کو اسی اسی کوڑے  
دکنر العمال) لگائے گئے

وقال ابن القيم المجاز والتأويل علامہ ابن القیم برائع الفوائد میں فرماتے  
لا یدخل فی المنصوص وانما ہیں مجاز اور تاویل کی "منصوص" میں گنجائش  
یہ دخل فی الظاہر المحتمل لموصفا نہیں، تاویل تو صرف ظاہر محتمل میں ہو سکتی  
نکتۃ ینبغی التفتن لہا وھی ان ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش  
کون اللفظ نصا یعرف بشیئین نظر رکھنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا  
احدہما عدم احتمالہ لغیر "نفس" ہونا دو باتوں سے معلوم ہو گا۔  
معناه وضعا كالعشرة و (۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی  
الثانی ما اطراد استعمالہ دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ

على طريقة واحدة في جميع موارد فانه نص في معناه لا يقبل تاويلاً ولا مجازاً وان قد تطرق ذلك الى بعض افراد وصار هذا بمنزلة الخبر المتواتر لا يتطرق احتمال الكذب اليه وان تطرق الى كل واحد من افراد هذه عصمة نافعة تملك على خطأ كثير من التاويلات في السمعية التي اطرحت استعمالها في ظاهرها وتاويلها والحالة هذه غلط فان التاويل انما يكون لظاهر قد ورد شاذاً مخالفاً للخبر من السمعية فيحتاج الى تاويلها ليوافقها فاما اذا اطرقت كلها على وتيرة واحدة صارت بمنزلة النص واكثرى وتاويلها ممتنع

کس کے معنی ہوائے دس کا اور کچھ نہیں۔  
 (۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہوا یا لفظ بھی اپنے معنی میں "نص" ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح کہ خبر متواتر میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے ہمیں قرآن و حدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویل کا غلط ہونا معلوم ہو جائیگا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور دوسری نقول سے معارض ہو ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جائے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں

فتمام هذا۔  
 راكفار المحرمين ص ۲۷ منقول از  
 بدائع الفوائد  
 اجماع الامم على تكفير من خالف  
 الدين المعلوم بالضرورة والحكم  
 بردته راكفار المحرمين ص ۵۵ منقول از  
 ايثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یحییٰ  
 اعلم ان اصل الكفر هو الكذب  
 المتعمد لشيء من كتب الله المعلومه  
 او لاحد من رسله عليهم الصلوة والسلام  
 او لشيء مما جاءوا به اذا كان ذلك  
 الاثر المكذب به معلوماً بالضرورة  
 من الدين ولا خلاف ان هذا القدر  
 كفر ومن صدر عنه فهو كافر  
 راكفار المحرمين ص ۵۵ منقول از ايثار الحق  
 علامہ محمد بن ابراہیم وزیر یحییٰ  
 علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پروردگار کے  
 کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہو سکتا۔  
 علاوہ ان اقتباسات کے جو پروردگار کی کتابوں سے استفادہ میں دیئے گئے

ہیں اس کی کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات و بینات کو اپنی باطل تاویلات و تحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ بینن اور اراکس کا نظریہ حیات جو سراسر مدحِ اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے، اس نظریے کی دعوت و اشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ”قرآنی نظامِ ریاضیت“ یہ کتاب اس کی تحریفِ معنوی کا آئینہ ہے۔ سرکاری کٹوکیم میں بھی جو ۱۹۵۵ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر و شام، بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس دفت اس کی تردید کی تھی اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے) علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا۔ خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صفت آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقاء جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب معنی کے فیرو تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلامِ احمد پر وزیر کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشافات و واقعات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے۔ وہ پورے دین اور اسلام کو ”عجی سازش“ کہتا ہے اور سارے تیسروں سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدماتِ جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو، اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو، اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کٹ کر عہدِ حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط افکار جملے معیشت سے مسلمانوں کو وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر تم غلط فہمی یہ ہے کہ اپنی ہر تحریف و غلط تاویل احمدی تحریف و افساد دین کو عین اسلام کہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور قصورنا تمام ہر ملتِ اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی رواداد نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دیکر ختم کر دیا جائے قدیم و جدید فرائض اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پر دوزی لٹریچر میں اسی کوئی تعمیر نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس دجل و فریب کو سمجھنے کے لئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۳۴

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریات دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور طاعت رسول وغیرہ کے معافی و مدلولات کے جاننے سے کئے گئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں ہر مسلمان سمجھنا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے، روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے، طاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصداق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیے جملے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں تو ان کو تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لائی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور احادیث سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جانتا، سمجھتا اور ان پر ایمان لانا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اس کے معارف و مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جاسکتا۔

لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقیدہ نکاح میں کوئی مسلمان عورت نہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا۔ اور یہ حکم صرف پرویزی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے

۱۳۵

اور ہر وہ شخص جو اس کے تبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ولی حسن نوکی غفر اللہ

مفتی و مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ

نیوٹاؤن کراچی

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

شیخ الحدیث، مدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ

نیوٹاؤن کراچی

محمد عبد الرشید نعمانی غفر اللہ

مؤلف لغات القرآن، و رفیق شعبہ تصنیف

مدرسہ عربیہ اسلامیہ

نیوٹاؤن کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب :- غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی نہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر انکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب و سنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا ہے حتیٰ کہ ذات باری سبحانہ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کیا ہے کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمع الکمالات والمحامد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللہ لا الہ الا ہوا یعنی القیوم الایہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احدہ لیس کمثلہ شئی وھو السميع البصیر لا یموت ولا یتبدل واللہ حق قدرہ الایہ لا تد رکہ الا بصار وھو ید رکہ الا بصار الایہ بدیع السموت والارض الایہ

جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دینے والے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے امام و قہر کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلائل الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کر سکتا ہے۔ اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام نے مشخص کیا ہے یعنی بل جہاد مکرمون۔ (قرآن عظیم) والملائکۃ عباد اللہ تعالیٰ عالمون باہرہ لایوصفون بد کورۃ ولا لونہ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی البر البشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن لغات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نہایت تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علیٰ ہذا دکان دین کی جو نشر و تحریف کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے کسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفون الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا



ظاہر ہے عقائد نسفی اور شرح نسفی للفقہارانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھے ہیں: والنصوص من الكتاب والتسنة تحمل على ظواهرها ما لم يصرف عنها دليل قطعي والعدول عنها أي عن الظواهر إلى معان يدعيها أهل الباطن وهم الملاحدة وقصدهم بذلك نفى الشريعة بالكلية الجأ أي ميل وعدول عن الإسلام واتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيباً للنبي عليه السلام الخ اور ضروریات دین و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر گئی اور تحریف مراد کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جہازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے۔ فقط

محمد جمیل از رحمن غفرلہ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱۱/۱۳۸۳ھ

الجواب صحیح: نصیر احمد عفی عنہ

جواب درست ہے: محمد حسین غفرلہ

الجواب صحیح: ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کو نہ ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام ہوئے میں شک کرے

واللہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق: محمد طلیل غفرلہ

الجواب صحیح: سعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند  
الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حواجیات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بتاؤیل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پرستہ اور کرنے والا یرسب امور یا اتفاق امت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند  
یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس و اظہر من الشمس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل سمیع نہیں۔ کذا فی النجیالی وغیرہ من کتب اہل اہل الحق واللہ اعلم  
فخر الدین احمد غفرلہ شیخ اکبر ریث



۱۳۰

## عالم اسلام کے

## جن مشاہیر علمائے اس قصبے پر دستخط ہیں

ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

- ۱ - حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان
- ۲ - حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)
- ۳ - حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ انور مینار دارالعلوم دیوبند
- ۴ - حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری
- ۵ - حضرت مولانا شمس الحق صاحب افتخانی سابق وزیر معارف ریاست ننگر پارہ
- ۶ - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم - ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان
- ۷ - حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی ہتھم دارالعلوم ندوۃ العلماء
- ۸ - حضرت مولانا محمد عبدالخالص صاحب القادری البہاولپوری
- ۹ - حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان اسلام
- ۱۰ - حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غوثی شہر)
- ۱۱ - فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحییٰ امان الحق قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ

۱۳۱

- ۱۲ - فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی مکہ مکرمہ
- ۱۳ - فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاط المالکی مکہ مکرمہ
- ۱۴ - فضیلۃ الشیخ السید محمد اسحاق الکلبی مکہ مکرمہ
- ۱۵ - فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبد الرحمن بن یوسف العنجدی مکہ مکرمہ
- ۱۶ - فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحق
- ۱۷ - فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی المرحوم العنجدی، رئیس المحکمۃ الکبریٰ جیدہ
- ۱۸ - فضیلۃ الشیخ محمد قاسم الاندجانی مدینہ منورہ
- ۱۹ - فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی
- ۲۰ - فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الحق
- ۲۱ - فضیلۃ الشیخ حامد الغفرانی
- ۲۲ - حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم بہار پور
- ۲۳ - حضرت مولانا ظہر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ندوۃ العلماء سندھ
- ۲۴ - حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
- ۲۵ - حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و ہتھم خیر المدارس سلطان
- ۲۶ - حضرت مولانا محمد رحیم خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)
- ۲۷ - حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند
- ۲۸ - حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور

۱۴۲

- ۲۹۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بھادپور
- ۳۰۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان
- ۳۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روٹری
- ۳۲۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی
- ۳۳۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد
- ۳۴۔ حضرت مولانا محمد تقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی
- ۳۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری
- ۳۶۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
- ۳۷۔ حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب
- ۳۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب مفتی ہزارہ
- ۳۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ
- ۴۰۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ
- ۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکا خیل
- ۴۲۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی عظیم مشرقی پاکستان
- ۴۳۔ حضرت مولانا اسماعیل صاحب فریدی پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
- ۴۴۔ حضرت مولانا الطہر علی صاحب
- ۴۵۔ حضرت مولانا احمد حسین صاحب جیری
- ۴۶۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب چاٹ گام
- ۴۷۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ چاٹ گام

۱۴۳

- ۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب بستی
- ۴۹۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب دیکھناٹ
- ۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب ہاونگر
- ۵۱۔ حضرت مولانا حافظ الرحمن صاحب راج گھانا
- ۵۲۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی
- ۵۳۔ حضرت مولانا تلح الاسلام صاحب یمن باڑیہ
- ۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فیضی
- ۵۵۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب ڈھاکہ
- ۵۶۔ حضرت مولانا محمد اللہ صاحب ڈھاکہ
- ۵۷۔ حضرت مولانا نعیم الاحسان صاحب مدرسہ عالیہ ڈھاکہ
- ۵۸۔ حضرت عبدالخالق صاحب ہدیت نگر
- ۵۹۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب نٹروکوٹہ
- ۶۰۔ حضرت مولانا عبد الصمد صاحب باڑیہ
- ۶۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب بریال
- ۶۲۔ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب جسر
- ۶۳۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب جسر
- ۶۴۔ حضرت مولانا عبدالعلی فریدی پور
- ۶۵۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب فریدی پور
- ۶۶۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شال

۱۳۴

- ۶۷ - حضرت مولانا عبد القادر صاحب، کھلنا  
۶۸ - حضرت مولانا عبد العزیز صاحب، کھلنا  
۶۹ - حضرت مولانا عبد الحق صاحب، چاندرپور  
۷۰ - حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قتلاشین  
۷۱ - حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کانائی گھاٹ

## توقیعات علماء کراچی

- علماء مدرسہ ارا العلوم شرافی، لاندھی  
۱ - الجواب صحیح - بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ مفتی اعظم)  
۲ - رشید احمد عفی عنہ (محدث)  
۳ - ذرا احمد (ناظم مدرسہ)  
۴ - رعایت اللہ مدرس  
۵ - محمد سلیم اللہ مدرس  
۶ - سحان محمود مدرس  
۷ - محمد شمس الحق مدرس  
۸ - محمد رفیع مدرس  
۹ - محمد تقی عثمانی مدرس

۱۳۵

- علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ میوندان  
۱۰ - محمد یوسف بخاری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ  
۱۱ - ولی حسن عفی عنہ مفتی و مدرس  
۱۲ - محمد لطیف اللہ عفی عنہ مدرس  
۱۳ - فضل محمد عفی عنہ مدرس  
۱۴ - محمد ادریس عفی عنہ مدرس  
۱۵ - محمد عبدالرشید نعمانی عفا اللہ عنہ (مؤلف لغات القرآن)  
ورفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ  
۱۶ - عبد الحق عفی عنہ مدرس  
۱۷ - محمد بدیع الزماں مدرس  
۱۸ - محمد حامد عفی عنہ مدرس و ناظم کتب خانہ  
۱۹ - عبد الجلیل عفی عنہ مدرس  
۲۰ - عبد الرزاق عفی عنہ مدرس  
۲۱ - محمد عفی عنہ مدرس  
۲۲ - عبد القیوم عفی عنہ مدرس  
۲۳ - محمد احمد مختار مدرس و معاون شعبہ دارالتصنیف  
۲۴ - اکبر علی اسلام آبادی، دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ  
۲۵ - عبد الباقی عفی عنہ فریدپوری سابق معاون دارالافتاء

۱۲۷

من فریق بین کتاب اللہ وحدیث رسولہ ذہو کا فہم مضل مبین  
 هذا ما لدی، واشاء علم۔ راقم الحروف نے بعد الحجاز، مدرس خطیب مونی مسجد  
 ۳۳۔ جواب مذکور بزار میں صحیح ہے، پر پیر اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام  
 سے خارج ہیں۔ احقر عزیز الرحمن غنی عنہ مدرس۔

### مدرسہ دارالسلام

۳۴۔ الجواب بعون الوهاب۔ قرآن وحدیث دونوں آپس میں لازم لزوم ہیں،  
 دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز  
 صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین وتکفیر کرتے رہے ہیں مثلاً وہی ائمہ  
 صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یھون امرہا ذہو ضال  
 مبتدع ومتبع غیر سبیل المؤمنین ولہ ما تولى فیضلہ جھٹلہ ائمہ  
 حرہ العاجز ابو محمد عبدالستار غفرلہ الغفار ہتھم خطیب مسجد محمدی۔

۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر ان کا کفر دہرا ہو جاتا ہے  
 حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔

عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور

### علماء دہلوی

۳۷۔ محمد عبدالحمید القادری

۳۸۔ حامداً ومصلياً وسلمياً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے عبداللہ  
 چکرا لوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس

۱۲۸

### علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڑہ

۲۶۔ فضل احمد غفرلہ ہتھم مدرسہ

۲۷۔ ہدایت الشافعی مدرسہ اولیٰ و ناظم تعلیمات

۲۸۔ محمد عبدالغنی غفرلہ مدرسہ

۲۹۔ محمد زکریا مدرسہ و ناظم دارالاقامہ

### علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۰۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا  
 وہی سے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان ہتھم مدرسہ

### علماء اہل حدیث

### مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۱۔ میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشبہ

منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودہری غلام احمد پرویز اور اس کی

جماعت کافر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا

حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں

داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی ضرچاہتے ہیں تو

فورا اس سے الگ ہو جائیں۔ بقولہ تعالیٰ ولا تکنوا لی الذین ظلموا

فتمسکوا النار۔ محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ مفتی

۳۲۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن۔

فتنہ کو خاک میں ملا دیا، اب پر دینے پھر اس فتنہ کو پھیلادیا، اس کے  
جنبیٹ عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ  
اسلام ہے اس کا کوئی علاقہ نہیں، مسلمان اس سے دور ہیں۔ حضور  
اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی خبر دی ہے۔ حدیث شریف  
میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک  
شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث  
میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس  
فتنہ سے بچائے۔ کتبہ العبد المعظم بذیل النبی الامی، عمر النعمی

۳۹۔ احقر نے (علمائے امت کا متفقہ فتویٰ پر دین کا فرسے) دیکھا، مفتی  
محمد شفیع صاحب نے جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے، مزید برآں  
پر دین صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات بیانات میں تبلیہ سے  
بھی کام لیا ہے، تو زور و زکرائے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو  
غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہو سکتا۔  
مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر کے ہیں لقولہ تعالیٰ ما اتکم  
الرسول فخذوا وما تنکروا عندنا تنکروا، جو چیز ہمارے رسول (صلی اللہ  
علیہ وسلم) دیں اس پر قائم رہنا واجب ہو جاوے اور جس چیز سے منع فرادیں اس سے  
رک جاوے، اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الہی میں مختار من جانب اللہ  
ہیں ان کا حکم (شرعی) کا حکم ہے، دوسری جگہ فرمایا ومن یطع

الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے  
میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا وما یطعن عن الہوی  
ان ہوا الا وحی یوحی، ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں  
فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہو گیا کہ  
قرآن کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہر ایک کا اہل علم  
حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی  
رو سے کافر ہے لقولہ تعالیٰ اف توؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون  
ببعضہ کیا تم بعض قرآن کو ماننے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔  
بہر حال پرویز محرف بھی ہے، مفتی بھی ہے، مخترب  
دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے، مرتد بھی ہے۔ مولیٰ  
تعالیٰ ان کے قینے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظفر احمد غفرلہ دار الافتاء والقضاء

فریر روڈ۔ کراچی



۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ بقلم قاضی  
زین العابدین غفرلہ اللہ مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پر دین نے جو دراصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذبات تنزیہی  
میں جب قدر نہیں لگائی ہے اور شہرۂ ارتداد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش و  
بینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولیں ہو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو  
اس سے مامون و محفوظ رکھے۔ محمد عبدالسلام قادری غفرلہ بدرائین المشرق کراچی



## علماء شیعہ امامیہ

۴۲۔ پریز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔  
 سید محمد رضی آل نجم العلماء ربانی و مستقل صدر کل پاکستان عینی پبلکیشن سوانحی کراچی  
 ۴۳۔ باسمہ سبحانہ و تعالیٰ محترم پریز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کہ براہ پر دیوبند زنجیر موئے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پریز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللہم ارزقنا توفیق الطاعة و بعد المعصية۔

ناچیز محمد تقی (مجنون)

۴۴۔ باسمہ سبحانہ۔ پریز صاحب کے عقائد جو تفافوتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از اسلام ہے اور کفر و ارتداد کا مرتکب ہے۔  
 محترم سید انیس الحسین ممتاز الافاضل  
 وغیرہ لکھنؤ کچر شیعہ دینیات خارج کا کچ باطمینان کراچی و بانی رضویہ کالونی راجپوت  
 ۴۵۔ غلام احمد پریز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آراء کو

یادین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔  
 سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ باسمہ سبحانہ، لقدا صاحب المجیب، احقر لاوری سید شیر علی بخاری مدرس جامعہ امامیہ کراچی

## بقیہ علماء کراچی

۴۷۔ عبدالحجاز خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

۴۸۔ فقیر اسد قادری، کان اللہ، نیو ٹاؤن کراچی

۴۹۔ محمد شعیب برمی مسجد کراچی

۵۰۔ عبدالحقیم قادری، قادری مسجد کراچی

۵۱۔ عبدالمقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد بمبئی بازار کراچی

۵۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

۵۳۔ محمد سلیم الدین شمس (فاضل مدرسہ لطیفیہ علیگڑھ)

## توقیعات علماء سندھ

### سجاول ضلع ٹھٹہ

۵۴۔ نور محمد غفرلہ و لوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹہ

۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۶۔ نور محمد، مہتمم و صدر مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۷۔ عبداللہ، مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۱۵۲

۵۸۔ انی مع الصالحین، حاجی عبدالعزیز مرزاؤں کی بیٹی سجاو

۵۹۔ محمود، مدرس و خطیب جامع مسجد سجاو

۶۰۔ عبدالغفور ناظم اعلیٰ، نظام العلماء، سجاو

۶۱۔ محمد عمر، سجاو

۶۲۔ محمد قاسم، سجاو

۶۳۔ محمد عثمان، عربی ٹیچر مائی اسکول، سجاو

۶۴۔ حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم درسیہ دارالفیوض الباشمیہ سجاو

دارالعلوم اسلامیہ شندوالہ یار

۶۵۔ احتشام الحق نقالوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ شندوالہ یار سندھ)

۶۶۔ الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقۃ الخوارج

اولا مثلہم ولكن جاوز الحد وارتكب الاكحاد والزندقة جھارا

كالفرقة الباطنية الملوحة فلا شك في كفره وزندقته والحجادة

فانہ یھدیہ ویصلحہ بالہ - ظہر احمد عثمانی عفاواہ عنہ

شیخ الحدیث، بدارالعلوم الاسلامیہ بنڈوالہ یار سندھ

۶۷۔ فلاح حسن ما اجاب واجاد الجواب صحیح بلاہریتہ وھذا الرجل

کافر ملحد بلاہریتہ - محمد وحیہ

خادم داملا قیام والتدريس بدارالعلوم الاسلامیہ شندوالہ یار

۶۸۔ جوعبارت مستفی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ

قرآن، حدیث، اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف کر

۱۵۳

لہذا اس شخص کے کافر زندقہ، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ ازروئے

دین اسلام نہیں۔ محمد حبیب علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم شندوالہ یار سندھ

۶۹۔ الجیب مصیب، عبدالرحمن فرید پوری خادم دارالعلوم شندوالہ یار

۷۰۔ الجواب صحاب: ولكن من يعتقد تلك العقيدة صريحاً والله اعلم وعلمائهم وأكمل

محمد لطافت الرحمن کان اللہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ شندوالہ یار

۷۱۔ الجواب صحیح، مطلوب الرحمن عفا عنہ الرحمن

۷۲۔ الجواب صحیح۔ استقنا میں سندرجہ عبارات اور عقائد اطل اور شریعت

اسلامی کی صریح تحریف وتوہین اور استہزاء ہے ان کا مصنف: اس کے

تبعین اور شاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور

نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے

کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام

کے ساتھ اس قسم کا اشتغال انگیز استہزار اور توہین کرنے والے کو واقعی مراد

اور اس قسم کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اشاک ضبط

کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وسیلہ الوقف۔ محمد محبوب الہی عفی عنہ

مدرس دارالعلوم اسلامیہ شندوالہ یار

۷۳۔ احقر محمد عبدالملک انکار حلو عنہ اللہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ شندوالہ یار

علماء شکار پور

۷۴۔ سٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم ذآبی فیصلہ وغیرہ کے

مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جیسے ارکان اسلام و حیلہ شعائر دین

۱۵۴

کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے جس کی بنا پر وہ دین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس ولین کی کیونزم کے قریب قریب ایک نخیلاتی نظریہ کو جو اصل قریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنا بریں مشر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں

حررہ الفقیر الی اللہ المحلیل محمد اسماعیل العودی الشکار پوری غنی عنہ

۷۵ - محمد فضل اللہ شکار پوری

۷۶ - آبی بخش اعوان - شکار پور

۷۷ - فضل احمد سرسندی - شکار پور

۷۸ - لطف اللہ شکار پور

۷۹ - نثار احمد شکار پور

مدرسہ عربیہ جامعہ ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجرع

شکار پور

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مشر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰ - عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱ - سید عبدالرشاد خطیب جامع مسجد مدرسہ ہاشمیہ

۸۲ - گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۵

ضلع سکھر

۸۳ - محمد نور بن مولانا مشیر محمد ہاشمی دارالعلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹر ضلع دادو سندھ

۸۴ - مشر پرویز کی جو عبارات رسالہ پرویز کا خط اور اس کا جواب میں درج

ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان ہی کہے گا کہ یہ شخص روی اشترکیت کا داعی

اور وظیفہ خواہ ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت

ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا موصول بتا دے یا باطل ہو

اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و موصول بھی۔

احقر الانام عبدالمتین غفرلہ ہزار دی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس د

شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹر ضلع دادو سندھ

مدرسہ عربیہ دارالعلوم اسلامیہ

اشاعت القرآن و گری شہر ضلع ٹھکریار کر

۸۵ - مشر پرویز اپنی تحریر کردہ مقدمات کی بنا پر انہرہ اسلام سے خارج اور

مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور علماء ہندو پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا

برموقعہ اور محل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رو سے اور اپنے مطالبہ کی

بنا پر مشر پرویز کے کفر پر تصدیق دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے

کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر و تقریر کو خدا کے پیارے

تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶ - ابجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ ہاشمی دارالعلوم اسلامیہ و گری

۱۵۶

- ۸۷۔ الجواب صحیح عبدالرؤف مفتی عنہ صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ ڈگری۔  
 ۸۸۔ محمد اکرام الحقی اختر عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم ہند۔  
 ۸۹۔ محمد عتیق عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہند۔  
 ۹۰۔ حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہند۔

## توفیحات علماء بھاولپور

- ۹۱۔ محمد صادق (مفتی و سابق ناظم امور مذہبی ریاست بھاولپور)  
 ۹۲۔ محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بھاولپور)  
 ۹۳۔ غلام مصطفیٰ عفی عنہ مبلغ شتم موت بھاولپور  
 ۹۴۔ عبداللہ در خواستی (امیر جمعیۃ علماء اسلام)  
 ۹۵۔ عبید اللہ (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)  
 ۹۶۔ فاروق احمد (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

## علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں سٹر پیڑ اور اس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے ان معتقدات باطلہ و مرنہ عزائم فاسدہ کی بنا پر سٹر پیڑ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقائد میں سٹر پیڑ کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعادنا اللہ من الکفر والنضال۔  
 فقط تاریخ ۵ محرم ۱۴۲۲ھ مطابق ۹ جون ۲۰۰۱ء

۱۵۷

- ۹۷۔ مفتی واحد بخش عفی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ  
 ۹۸۔ نذیر احمد خطیب مسجد والی احمد پور شرقیہ  
 ۹۹۔ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۰۔ اکی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۱۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۲۔ محمد ابراہیم خطیب جامع اہل حدیث احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۳۔ محمد موسیٰ خطیب مسجد چوڑہ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۴۔ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۵۔ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد لٹرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۶۔ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۷۔ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۸۔ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۹۔ محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۰۔ عبدالعزیز عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۱۔ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۲۔ فتح الرحمن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۳۔ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۴۔ خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۵۔ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ  
 (نوٹ) فہرست ہمایں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث تینوں مکاتب فکر کے علمائے اہل ہیں)

۱۵۸

## مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بھاو لنگر

مستر غلام احمد پریز نے اسلام کے بنیادی مفقود اور مسلمہ اصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویریں تبدیل کر دی ہیں جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا النجۃ والسلام کی تکذیب کے ہم ملہ ہے لہذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق بلائکہ و شیطاں میں لکھے ہوئے ہیں، غلط عقائد اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون کا مرتبہ ہیں۔

۱۱۶۔ حررہ خادم الشرع عبدالقدیر عفا اللہ عنہ من المدرستہ العربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۱۷۔ الجواب صحیح، عبدالواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

۱۱۸۔ بیشک ہمارے نزدیک پرویز اس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام

کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے، فضائل احمد عفا اللہ عنہ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

۱۱۹۔ صدق ما لکبت عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۰۔ المجیب مقصیب، محمد فرید الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۱۔ الجواب صحیح محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۲۔ الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۳۔ الجواب صحیح، احقر محمد اسلم شاہ

۱۲۴۔ الجواب صحیح، احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۴

۱۵۹

## مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن

ڈونگا بونگا۔ بھاو لپور ڈویژن

۱۲۵۔ علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے

بچایا ہے، میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتویٰ دینے میں حق بجانب ہیں۔

حررہ فقیر محمد سعید کان اشدرہ بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ)

صدر عید گاہ ڈونگا بونگا ضلع بھاو لنگر

## توقیعات علماء پنجاب

ملتان

۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان

۱۲۷۔ عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدارس ملتان

۱۲۸۔ خیر محمد، مہتمم خیر المدارس ملتان

۱۲۹۔ محمد علی جالندھری ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان ملتان

۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان

۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان

۱۳۳۔ عبدالرحمن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان

۱۳۴۔ محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

۱۳۵۔ عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ نوظل ملتان تحصیل

۱۶۰

## دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پر دہن) جو تحریف دین میں ہے اور تیج غیر سبیل المؤمنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے، یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶- محمد عبدالخالق عفی عنہ، مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم و

سابق استاد دارالعلوم دیوبند

۱۳۷- علی محمد عفی عنہ، مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

۱۳۸- عبد المجید مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا

۱۳۹- الجواب صحیح، محمد سرور عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا

۱۴۰- الجواب صحیح، ظہور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا

۱۴۱- الجواب صحیح، محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا

## خانیوال

۱۴۲- درست محمد غفرلہ مہتمم جامعہ مدینۃ ربیعہ شیعہ خانیوال۔

## ننگرہ

۱۴۳- فاضل رشیدی جالندھری ننگرہ

۱۴۴- عبدالرشید پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ ننگرہ

## جھنگ

۱۴۵- الجواب صحیح، سید صادق حسین غفرلہ مہتمم مدرسہ العلوم الشرعیہ و خطیب

جامع مسجد غلامی صدر-جھنگ

۱۶۱

۱۴۶- محمد عبدالحمید غفرلہ، جامعہ رحیمہ جھنگ، صدر و خطیب جامع مسجد  
و ممبر جمہوریہ جھنگ۔

## چینوٹ

۱۴۷- منظور احمد مدرس جامعہ عربیہ چینوٹ

## اوکاڑہ

۱۴۸- دوست محمد مدرس مدرسہ خفیفہ انورہ اوکاڑہ

## میانوالی

۱۴۹- محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی

## لاہور

۱۵۰- مکتبہ فی الجواب مولانا البیوری ہواحق والحق الحق ان

یتبع، و ما قالہ غلام احمد پرو زکۃ باطل و کفر۔ احمد علی عفی عنہ از لاہور

۱۵۱- من شاک فیہ فقد کفر۔ فقط

غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔

علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

۱۵۲- الجواب حق و صواب و نعم الجواب، الحمد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا

ہر بالکل حق اور درست ہے، الحمد مذکور تمام بیہود و نصاریٰ سے تحریف

الکلم عن مواضع میں مبتلا ہے کیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ

اس سے کہیں زیادہ کامستحق ہے۔ والسلام

محمد ادریس۔ کان اللہ۔ شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ



۱۶۲

۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الهدی وثار الله الموقدة علی من اتبع الهدی  
مدرس رسول خاں محدث، مفسر جامعہ شریفیہ

۱۵۴۔ المجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ، سچان اللہ۔ مدرس

۱۵۵۔ الجواب صحیح۔ نور محمد غفرلہ۔ مدرس

علماء مدرسہ جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶۔ حامد عفی عنہ امیر انجمن جامعہ مدنیہ

۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی، شیخ الحدیث

۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق، کان اللہ، مدرس

۱۵۹۔ شہرور المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدر الاسلام عفی عنہ مدرس

۱۶۰۔ فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے، فتنہ درہ، کریم اللہ غفرلہ مدرس

۱۶۱۔ المجیب مصیب۔ احقر محمد اہل عفی عنہ، خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجرانگہ

۱۶۲۔ الجواب صحیح۔ محمد عبدالکریم قاسمی، خطیب جامع گلبرگ و نائب

ناظم مدرسہ غربیہ حنفیہ بھاولپور ہاؤس۔ لاہور

۱۶۳۔ فتنہ پرویزیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد

از بس ضروری ہے، انکا حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے

اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔

المجیب مصیب فیما قال۔ حررہ محمد علی خطیب نہری مسجد۔ لاہور

علماء حضرات اہل حدیث لاہور

۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔

۱۶۳

عبداللہ ام تسری روپری، مفتی۔

۱۶۵۔ حافظ عبدالقادر روپری، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور

۱۶۶۔ فاضل مجیب نے پرویزیت کے جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور جس طرح

اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل

اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرعہ سے کم

نہیں، اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ

اسلام میں رہ سکے۔ فاضل مجیب نے نندہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم

لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط

سید محمد دائود غزنوی صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان

حضرات علماء شیعہ، لاہور

۱۶۷۔ باسمہ عز شفاء۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح

اسلامی کے خلاف ہیں ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور

ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔

جعفر حسین (مفتی)

۱۶۸۔ باسمہ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر

معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات

یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

سید صفدر حسین نجفی مدرس جامعہ المنتظر۔ لاہور۔

۱۶۹۔ باسمہ تعالیٰ۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ جس شخص کے عقائد بیان کئے گئے ہیں یہ خلافت مذہب اسلام ہیں،  
اور میرے نزدیک ایسا شخص مجدد و مبعوث ہے اور متذکرہ از اسلام ہے  
فقط۔ فدا حسین کھٹی پریل جامعہ امامیہ، لاہور۔

- ۱۴۰۔ محمد باوا الحق قاسمی خطیب جامع مسجد اڈال ٹاؤن لاہور
- ۱۴۱۔ سید عی الدین شارق خطیب جامع مسجد قند نسبت روڈ
- ۱۴۲۔ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی پور
- ۱۴۳۔ شفاعت احمد رضا اللہی، خطیب جامع قاسمی فیض بارغ
- ۱۴۴۔ منظور احمد خطیب فرنگ
- ۱۴۵۔ جواب باصواب ہے محمد ابراہیم غفرلہ، خطیب جامع مسجد تویلیان  
لویاری منڈی۔

- ۱۴۶۔ امین الحق عفی عنہ، خطیب جامع مسجد شیخوپورہ
- ۱۴۷۔ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور
- ۱۴۸۔ حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کپٹی لاہور
- ۱۴۹۔ جواب باصواب ہے محمد حسین خطیب دفتر ڈیو۔ ڈی
- ۱۵۰۔ احقر عبید اللہ انور، مدیر مہفت روزہ خدام الدین لاہور  
جامعہ حنفیہ نیشنل روڈ۔ لاہور

- ۱۵۱۔ ابراہیم محمد عبدالعلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ نیشنل روڈ لاہور
- ۱۵۲۔ ابوسعید محمد عبدالعلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ نیشنل روڈ لاہور

- ۱۵۳۔ ابو محمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ نیشنل روڈ لاہور
- ۱۵۴۔ محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ نیشنل روڈ لاہور
- ۱۵۵۔ عبدالرؤف کمال پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ نیشنل روڈ لاہور
- ۱۵۶۔ عبدالملک لال احمدی مدرس
- ۱۵۷۔ حافظ حسین احمد معین المدرسین

### علماء فقہ و فقہ

غلام احمد پریل کا کفر انہرمن الشی ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا  
تحصیل حاصل ہے۔۔۔۔۔ اس عزت کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں سیرت  
یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

- ۱۵۸۔ مولانا عبدالحق صاحب نقشبندی مرثیائی
- ۱۵۹۔ مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور
- ۱۶۰۔ مولانا نذیر احمد صاحب نقشبندی
- ۱۶۱۔ مولانا سید طالب حسین صاحب مریض میاں والہ تحصیل قصور
- ۱۶۲۔ مولانا محمد طفیل صاحب
- ۱۶۳۔ مولانا علم دین صاحب
- ۱۶۴۔ مولانا عبدالرؤف صاحب
- ۱۶۵۔ مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب
- ۱۶۶۔ مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب
- ۱۶۷۔ (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

۱۶۶

## علماء گوجرانوالہ

- ۱۹۸- محمد جبار غصہ مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ
- ۱۹۹- فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رتی نوالہ
- ۲۰۰- محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی صدر مدرس سہارا العلوم گوجرانوالہ
- ۲۰۱- پرویز کے اتحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج
- فاضل عربی خطیب جامع مسجد بی بلاک گوجرانوالہ
- ۲۰۲- پرویز کا فرسوں کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔
- امان الشرحال غنی عنہ صدر مدرس دارالعلوم رحمانیہ شیخ پورہ گیٹ گوجرانوالہ
- ۲۰۳- احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک تھانیا نوالہ گوجرانوالہ
- ۲۰۴- معتبر علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکلیہ اتفاق ہے۔
- احقر العباد عبدالقیوم مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
- ۲۰۵- پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبدالواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ
- ۲۰۶- مشر عظام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں اور مزید کرنے کا ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی نہیں ہے غرض کہ اس کا کافرو مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
- احقر ابوالیاء محمد رفیع مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵ صفر ۱۴۲۵ھ ۱۸ جولائی ۱۴۲۳ھ
- ۲۰۷- صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کفر ہے لہذا

۱۶۷

## خلیل الرحمن بقلم خود غنی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ خنیفہ گوجرانوالہ

- ۲۰۸- نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ
- ۲۰۹- محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ
- ۲۱۰- الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال، الخیر متاخر احمد تھانوی غنی عنہ مدرس وفارم دارالافتار مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات
- ۲۱۱- ولی اللہ نقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات
- ۲۱۲- عبدالحمید نقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات
- ۲۱۳- الحجاب صحیح، محمد نذیر الشرحال جامع مسجد حیات النبی نزادہ لاریان گجرات۔
- لائل پور
- ۲۱۴- عید محمد ہتھم مدرسہ ام المدارس گلبرگ "ای" لائلپور
- ۲۱۵- عبدالعلی ہتھم مدرسہ انوار القرآن لیر کالونی
- ۲۱۶- دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیلہ کالونی
- ۲۱۷- محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس مفتی دارالعلوم ربانیہ لائلپور
- ۲۱۸- سیاح الدین کاکا خیل غنی عنہ صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائلپور
- ۲۱۹- بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ اجیار العلوم مڈی ماہوں کالج جامع مسجد ضلع لائل پور
- مدرسہ دارالعلوم فیض محمدی خالدا آباد لائلپور
- ۲۲۰- گنداراش ہے کہ پرویز کی کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں اس سے اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکورہ کے جمعہ مدرسین

۱۶۸

بھی متفق ہیں، مزید توشیح کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں نہ کور ہیں  
ملاحظہ فرمائیں۔ عبد العزیز بہتم مدرسہ ہذا

۲۲۱۔ محمد انور کلیم صدر مدرس

۲۲۲۔ عبد الغنی عفی عنہ

۲۲۳۔ حافظ تاج محمد

۲۲۴۔ نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی

۲۲۵۔ حافظ عبدالرحمن بقلم خود

۲۲۶۔ میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شعبہ احمد دارالعلوم فتحمدین عبداللہ پور لائل پور

۲۲۷۔ منکر حدیث خواہ پرویز ہوا اور کوئی کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے

مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پر دہی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن دارالافتاء

۲۲۸۔ جو فتویٰ علمائے کرام نے جو دہری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق

شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔

احقر العباد اشرف الدین عفی عنہ چک ۲۲۲ ضلع لائلپور

۲۲۹۔ عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائلپور

۲۳۰۔ میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں احقر غلام حسین از چک ۲۲۲ ضلع لائلپور

سرگودھا

۲۳۱۔ جمیل الرحمن، مدینۃ العلوم سرگودھا

۱۶۹

۲۳۲۔ الجواب صحیح، محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری خطیب جامع مسجد شاہ پور  
ضلع سرگودھا مدرسہ دارالہدی چوکیہ ضلع سرگودھا۔

۲۳۳۔ مشر غلام احمد پرویز پر فتویٰ کفر محققین غلام اسلام کی طرف سے جو شائع  
ہوا ہے ہندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیہ اس کی صحت  
کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔

العبد الضعیف قطب الدین مدرس دارالہدی

۲۳۴۔ احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس

۲۳۵۔ الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس

۲۳۶۔ مشر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ  
نہیں اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گزرے ہیں۔

محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیہ ضلع سرگودھا۔

مدرسہ شبیریہ میانی ضلع سرگودھا

۲۳۷۔ مشر پرویز کے کئی رسالے ہندہ کی نظر سے گزرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد

قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث

کا نام لیتا ہے ورنہ دہریہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام

کے زمانہ سے لیکر آج تک تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک

بیادین بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔ یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اور زندہ ہے۔ احقر ناشی محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا۔

۲۳۸- انجواب صحیح، رحمت دین، مدرسہ شریعہ میانی

۲۳۹- انجواب بالصواب، غلام حیدر

مدرسہ اشرف المدارس، لاہور

پرویز کے سلسلے میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہوں۔  
۲۴۰- انجواب صحیح حق و ماذا بعد الحق الا الضلال۔

کتبہ سنگ اسلاف عبدالحلیم جالندھری

۲۴۱- محمد یحییٰ فاضل دیوبند، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲- غلام محمد یقلم خود مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۳- ہاببت خاں یقلم خود مدرسہ " " "

۲۴۴- عطاء الرحمن یقلم خود مدرسہ درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۵- غلام حسین یقلم خود " " "

ضلع مظفر گڑھ

۲۴۶- ہم نے علماء امت کا متفقہ فتویٰ لکھ کر جو دہری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس

فتویٰ سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔

عبدالحق یقلم خود از ڈیرہ اسماعیلی ضلع مظفر گڑھ

۲۴۷- محمد عمر عفی عنہ مدرسہ مہتمم مدرسہ اجیاء العلوم عید گاہ، مظفر گڑھ

۲۴۸- نظام الدین شاہ مدرسہ عربیہ " " "

۲۴۹- محمد صدیق مدرسہ عربیہ امراء العلوم محمود کوٹ شہر

۲۵۰- غلام حسین دارالافتاء مدرسہ عربیہ محمود الاسلام ناہوریکا شہر

۲۵۱- محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن خان گڑھ

۲۵۲- شہر باقی، سعید احمد غفرلہ، فاضل دارالعلوم دیوبند سکند جہلی والدہ جہتی۔

۲۵۳- محمد اکرم خطیب و متولی جامعہ دین پڑا، ضلع مظفر گڑھ

۲۵۴- احقر بشیر احمد یقلم خود

۲۵۵- صدر الدین خادم دینی درس گاہ خان گڑھ

۲۵۶- ابوالحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو

۲۵۷- احقر عبدالرحمن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب

۲۵۸- غلام نبی (فاضل فیض المدارس) مولوی فاضل ایب اے۔ سکند

علاقہ گورانی مظفر گڑھ

۲۵۹- عبدالرحیم عفی عنہ مدرسہ فیض العلوم علی پور

۲۶۰- محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۶۱- محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عید گاہ۔ مظفر گڑھ

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طوع اسلام پر جو علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ صادر

فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی حرف بحرف تصدیق

کرتے ہیں۔ حضرات علمائے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بد وقت ادا کیا ہے۔

۲۶۲- قاضی عبداللطیف غفرلہ خطیب مہتمم مدرسہ خفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد کبیریہ جہلم

۲۶۳- محمد شریف عامر یقلم خود مدرسہ " " "

۲۶۵- قاضی نصیر احمد یقلم خود مدرسہ " " "

سیالکوٹ

کے لیے

۲۷۰۔ مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غورغشتی

۲۷۲- نور محمد ہتھم و صدر مدرس مدرستہ مفتاح العلوم جامع مسجد بلوچی برائے چیپ ضلع کیمبلور

راولپنڈی

دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷- جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

125

۲۷۶- محمد انور غفرلہ مدرس

۲۷۷ - احقر الله بخش قریشی " " " " " "

٢٤٨- الجواب صحيح وماذا بعد الحق إلا الضلال

احقر محمد یحییٰ خاں مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن - راجہ بازار

۲۷۹- عبدالشکور غفرلہ درس

۲۸۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

احقر الانام سيد احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ماہنامہ  
تعلیم القرآن - دارالعلوم تعلیم القرآن - راولپنڈی

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ درکشافی محلہ

۲۸۱ - عبدالحقان، مہتمم مدرسہ

۲۸۲۔ الجواب صحیح۔ احقر محمد امین کان اللہ! خطیب و مدرس

۲۸۲۔ الجواب صحیح و انجیب مصیب۔ ولی اللہ قریشی مدرس مدرسہ

۲۸۳۔ سعید الرحمن خطیب جامعہ اشرفیہ دھوزی روڈ۔ راولپنڈی صدر

۳۸۵۔ احقر عبدالمہادی مدرس تعلیم القرآن۔



۱۷۲

- ۲۸۶ - فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی - راولپنڈی
- ۲۸۷ - انجواب حق و ماذا بعد الحق الا الضلال - عبدالستار خطیب جامع مسجد چوک منابر
- ۲۸۸ - محمد عبدالملک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ - محلہ کڑار پورہ
- ۲۸۹ - عبدالحکیم خطیب ہبتم " " " " " "
- ۲۹۰ - سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر و کجاء ہے، فاجواب اصح بلا ارتیاب -
- ۲۹۱ - محمد عبدالحی سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلہ امام باڑہ
- ۲۹۱ - ماقال المجیب فہو صحیح - عبدالبہادی مسجد شہان، راولپنڈی

### علماء بریلوی

- ۲۹۲ - فاضل مجیب نے جو تحقیقات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جاسکتا۔
- امیر وارحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ خطیب مسجد سبزی منڈی -
- ۲۹۳ - اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے -
- انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے، قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی مفقود ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم وجود براہر

۱۷۵

ہو کر رہ جائے گا، لہذا حدیث کا ماننا ضروری ہے، انکار کفر ہے۔

محمد اسرار الحق ہبتم و بانی مدرسہ اسرار العلوم خفیہ - مری روڈ - راولپنڈی

علماء اہل حدیث راولپنڈی

- ۲۹۴ - ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت ہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویل میں نہیں بلکہ تحریف میں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہے اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔
- حافظ محمد اسماعیل ذبیح - خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر

### ہزارہ

- ۲۹۵ - امیر سرحدی - عقیل بانسہرہ - ضلع ہزارہ
- ۲۹۶ - انجواب صحیح و الخالف فیض، خویم الا سائزہ خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ
- (ہبتم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پورہ - ہری پور

- ۲۹۷- محمد ہایوں مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور  
 ۲۹۸- عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد چوک  
 ۲۹۹- الجواب صحیح والمحبب مصیب۔ محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد الحمد  
 محلہ تیلیاں ہری پور۔

۳۰۰- رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی۔ ہزارہ

ایبٹ آباد۔ ہزارہ

۳۰۱- میرے نزدیک پر وزیر اسلام سے خارج ہے۔

محمد اسحق مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد

۳۰۲- زاہد الحسینی پیر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج۔ ایبٹ آباد

۳۰۳- شفیق الرحمن خطیب جامع مسجد کمال ایبٹ آباد

۳۰۴- قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

۳۰۵- حافظ فضل الرحمن خطیب جامع مسجد دورنگرہ حویلیاں۔

## توقیعات علماء سرحد

دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خشک

- ۳۰۶- عبدالحق ہستم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خشک ضلع پشاور  
 ۳۰۷- عبدالعلیم غنی عنہ مدرس  
 ۳۰۸- عبدالغنی غنی عنہ  
 ۳۰۹- محمد علی غنی عنہ

- ۳۱۰- محمد شفیع اللہ غنی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خشک ضلع پشاور  
 ۳۱۱- شیر علی شاہ غنی عنہ  
 ۳۱۲- قاری انوار الدین غفرلہ  
 ۳۱۳- سیمع اللہ غفرلہ

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خشک

۳۱۴- محمد یوسف کان اسد اللہ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خشک

۳۱۵- المحبب مصیب، محمد فہیم مدرس

۳۱۶- محمد فرید غفرلہ مدرس

۳۱۷- جواب بالکل صحیح۔ عبدالقیوم غنی عنہ مدرس

۳۱۸- عبدالاحد مدرس

۳۱۹- فضل محمود مدرس

۳۲۰- مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔

قاضی حبیب الرحمن فاضل دیوبند اکوڑہ خشک

پشاور

۳۲۱- محمد ایوب غفرلہ ہستم دارالعلوم سرحد پشاور شہر

۳۲۲- عبدالقیوم پوپلزی مفتی پشاور شہر

۳۲۳- حمید اللہ جان ستوری ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور

۳۲۴- عزیز الرحمن کان اللہ (فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور ہستم

مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

۳۲۵۔ شمس الحق مقام ریگی، تحصیل ضلع پشاور

۳۲۶۔ محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر

۳۲۷۔ عبدالسلام۔ ضلع پشاور

۳۲۸۔ عبدالرشید غفرلہ ریگی ضلع پشاور

### زیارت کا صاحب

۳۲۹۔ پرویزیں اور گزشتہ زنادقیں بڑا فرق ہے، یہ سبیل تمثیل باطنیہ اپنے

الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ کا آڑ لیتے تھے مثلاً انھوں نے صوم

کو کھانا کے معنی میں لیا، صلوٰۃ و زکوٰۃ کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

ثانی رضی اللہ عنہ کے لئے۔ طہارت سے مراد طہارت قلب لی وغیرہ ذلک

کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل

تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور

اپنی دیرہ دیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احق بنانا چاہتا ہے۔

پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جل (اونٹ)

کے معنی مرغی، جل (بہار) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے میر رضی اللہ

عنا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

ناگفتی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری

باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم و صلوٰۃ کا انکار

ج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا و رسول سے انکار، الغرض جملہ

ضروریات دین و شعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کر سکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ

بھی نہ کر سکا کیچوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ

ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلنا

ہے اور لکھو کا حقوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچا دے

و ما علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبدالحق (نافع) زیارت کا صاحب۔

۳۳۰۔ محمد عبدالرب، زیارت کا صاحب

۳۳۱۔ احقر حکمت شاہ کا کاخ، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲۔ انوار الحق زیارت کا صاحب

۳۳۳۔ ابجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کا صاحب

۳۳۴۔ قاری حکیم اللہ

۳۳۵۔ خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی)

۳۳۶۔ حافظ ارشاد الدین

۳۳۷۔ خلیل گل کا کاخ (فاضل خیر المدارس)

۳۳۸۔ میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب درہند

نو شہرہ

۳۳۹۔ محمد مجاہد خاں انجینی (فاضل دیوبند) نو شہرہ کلاں

۳۴۰۔ ابجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نو شہرہ

کوہاٹ

۳۴۱۔ احمد حسین سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ مل ضلع کوہاٹ

- ۳۶۰۔ اصحاب من اجاب ملا کو کا بقلم خود شاہ منصور ضلع مردان  
 ۳۶۱۔ اصحاب من اجاب محمد زاہد مدرس دارالعلوم شمس العلوم  
 ۳۶۲۔ عبد الرزاق ہستم  
 ۳۶۳۔ حافظ محمد یوب ہوتی یار  
 ۳۶۴۔ عبد القدوس غفرلہ بالائتھ  
 ۳۶۵۔ فدوی عبد اللہ جان جلالیہ  
 ۳۶۶۔ محمد عبد القیوم  
 ۳۶۷۔ الجواب صحیح و کفر پر دیر عرض بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان  
 ۳۶۸۔ قاضی نور الرحمن طوروی عفی عنہ خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان  
 مدرسہ عربیہ شیرگڑھ ضلع مردان  
 ۳۶۹۔ بندہ کے نزدیک مشرب ویز قطعاً کافر ہے۔  
 محمد عنایت الرحمن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیرگڑھ ضلع مردان  
 ۳۷۰۔ بندہ احمد عفی عنہ ہستم دارالعلوم  
 ۳۷۱۔ محمد عمر خاں مدرس  
 ۳۷۲۔ حبیب اللہ  
 ۳۷۳۔ محمد اکبر خاں  
 ۳۷۴۔ سلطان محمد

- ۳۴۲۔ حبیب گل صدر مجلس شوری دارالعلوم عربیہ شمس ضلع کوٹاٹ  
 ۳۴۳۔ فدوی محمد امین گل شیخ الحدیث  
 ۳۴۴۔ محمود شاہ نائب صدر مدرس  
 ۳۴۵۔ بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ ساکن کوٹ  
 ۳۴۶۔ عبد الباری ساکن کنوڑی  
 ۳۴۷۔ محمد یوسف بہادر خیل  
 ہمدان  
 ۳۴۸۔ سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طورہ ضلع مردان  
 ۳۴۹۔ لطف الرحمن (فاضل دیوبند)  
 ۳۵۰۔ عبد الرحمن  
 ۳۵۱۔ عنایت اللہ  
 ۳۵۲۔ پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد  
 ۳۵۳۔ محمد عبد الحنان عفی عنہ چانگیر ضلع مردان  
 ۳۵۴۔ سید ابراہیم عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان  
 ۳۵۵۔ صاحب حق عبد الحنان قاضی گڑھی کہورہ ضلع مردان  
 ۳۵۶۔ صاحب حق سیف الرحمن شہباز گڑھ ضلع مردان  
 ۳۵۷۔ لطف الرحمن  
 ۳۵۸۔ الجواب صحیح عبد الباری بقلم خود مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور  
 ۳۵۹۔ عبد البادی شاہ منصور ضلع مردان

۱۸۲

## ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵۔ محمد عبدالحمید غفرلہ امیر نظام العلماء ڈیرہ غازی خاں و خطیب جامع مسجد

۳۷۶۔ فیض اللہ خاں ٹانگ

۳۷۷۔ غلام الدین غفرلہ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ و خطیب جامع مسجد قدیمی

ڈیرہ غازی خاں

۳۷۸۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ سترند کو بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث

نبی علیہ السلام واجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور

بلاشبہ کافر و مرتد ہے۔ عبید اللہ عفی عنہ مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و

صدر اہل سنت و فقی ڈیرہ غازی خاں۔

۳۷۹۔ انجواب صواب بلا ارنیاب۔ قادر بخش مدرس دارالعلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خاں

۳۸۰۔ المجیب مصیب شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خاں

## ڈیرہ اسماعیل خاں

۳۸۱۔ عبد الکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خاں

لکھی مروت مند۔ ضلع بنوں

۳۸۲۔ فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ لکھی مروت ضلع بنوں

۳۸۳۔ طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گذریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا

شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے

منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو نائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو

یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے۔

۱۸۳

حررہ العبد الضعیف خان گل ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف

لکھی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں تعلیم خود

۳۸۵۔ اس جواب باصواب است، بندہ جمعہ خاں تعلیم خود نائب صدر مدرسہ مذکورہ

۳۸۶۔ بے شک و یقیناً اس جواب در حق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔

بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف۔

۳۸۷۔ سکندر خاں تحصیل لکھی ضلع بنوں۔

## چار سہ

۳۸۸۔ واضح اور لائحہ ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک شست نمونہ خروار

ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتاء

اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔

حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑنگ تحصیل چارسدہ

۳۸۹۔ الحمد للہ دکنی و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد فقد

طلعت جل تالیفات المومنی الیہ وجد نہ مجنوناً افطمہ المجنون

قبل ان یکون مارقامن الدین لانه حرّف نصوص الشرعہ القطعیہ

و محمد و اول ضروریات الدین صرح الکفر البواح کما قیل۔

وابان عن کفر بیع بعصبة و سب و بالاخلال و الاصفار

وان عبد العاصی عبد الرؤف الترمذی شیخ الحدیث و دارالعلوم چارسدہ

۳۹۱ - بنده غایت التدریس

۳۹۳- محمد حسین خفای عنہ مدرس

۳۹۳- عبدالرحمن غفری عنه

۳۹۴ - میاں محمد شفیع غفرلہ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم و ناظم تعلیمات

دارالعلوم اسلامیہ - چارسدہ

٣٩٥ - البروز المعهود رجل ضل الله على علم فمن يهديه يجد الله

مکتبہ الماحقر ابو الحسن مدرس دارالعلوم اسلامیہ - چارسدہ

۳۹۶- بنده محمد مطلع الانوار غفر له

۳۹۷ - جنت کحل عقی عمر

۳۹۸ - مرزبان عقی غنہ

۳۹۹- احمد علی ساکن اتمان زئی

۴۷ - فضل عظیم عفی عنہ

۴۰ - محمد کیم غفرلہ

۴۰ - فضل دین بعلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پراگ تحصیل چارسدہ

۴۰۱ - جنت میر حطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ

۴۰۱ - محمد بن علی عن لعلم خود چار سده

۴۰۔ محمد حسن جان۔ پرانگ محفیل چارسدہ

۴۰۔ الاحوج الى فیض ربہ البجیل محمد عبد البجیل چارسدہ

۴۰۷۔ فیض الحکم جیو بازار جامع مسجد پرانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۸۔ حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مستمدرالاعلوم تعلیم القرآن پرائیگ چارسدہ

۲۰۹ - الحبيب مصيب وهو الحق النعترج مولوى فضل محمداني چارسده

۴۱۰۔ فضل واحد ہتم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی چارسدہ

۴۱۱۔ الجواب المذكور الذی فی حق غلام احمد پروتیرا نہ زیدی و ملحد

صحيحه لا ريب فيه وهو الذي اتخذ الله سقواء واجلاد الى الارض

فمثلة كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث وان تتركه يلهث - فاسد

حل ذکرہ بعد اتی وعداہ اللہ وسائر المسالین

محمد منیر عفی عنہ مدرس دارالعلوم عربیہ اسلامیہ دارسہ

۴۱۲ - غلام سرور " " تنگڑی

۴۱۳ - مشائزاده صاحب صدر مدرس

۲۱۳۔ محمد حسن بن محمد حسن

۳۱۵ - عبدالحمید عمر زنی

۴۱۶. فضل قدوس صدر مدرس تنگی

۴۱ - الحجاب حق و الحق ان بیع بنده قاضی ابوالسعید اعجاز رحمت

۳۱۸- سعید الحق غفرلہ مدرسہ رتبرہ

۴۱۹۔ بندہ محمد اسراہیل فاضل خٹائیہ مغل غنی مقام پشاور تحصیل چارسدہ

۴۲۰. عبد الغفار فاضل خانیہ

۲۲۱۔ سید رحمت علی عفی عنہ۔



- ۲۲۲ - عبدالرزاق  
 ۲۲۳ - عبدالوارث  
 ۲۲۴ - عبدالرب  
 ۲۲۵ - بندہ غلام نبی  
 ۲۲۶ - صبیح الدین بہتم دارالعلوم عربیہ رجب  
 ۲۲۷ - گل فقیر مدرس  
 ۲۲۸ - غلام سرور مدرس  
 ۲۲۹ - عبدالحق (فاضل دیوبند) ترنگ زئی  
 ۲۳۰ - اسرار الدین  
 ۲۳۱ - سمیع الحق  
 ۲۳۲ - شیر علی عفی عنہ عمر زئی  
 ۲۳۳ - روح الامین غفرلہ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمر زئی  
 ۲۳۴ - صاحبزادہ محمد رفیق عمر زئی  
 ۲۳۵ - غایت اللہ خاں  
 ۲۳۶ - احمد جان  
 ۲۳۷ - عبدالخالق  
 ۲۳۸ - فضل مدرس تعلیم القرآن  
 ۲۳۹ - میراگل سجاد نشین حامی محمد امین مرحوم مجاہد آباد  
 ۲۴۰ - عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ صالحہ عمر زئی

- ۲۴۱ - عبدالصمد خطیب جامع مسجد چند تحصیل چارسدہ  
 ۲۴۲ - صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) عمر زئی  
 ۲۴۳ - عبدالرحیم مدرس دارالعلوم  
 ۲۴۴ - مرزا علی  
 ۲۴۵ - فضل منان  
 ۲۴۶ - حبیب الرحمن (فاضل دیوبند)  
 ۲۴۷ - عبدالقدوس فاضل اسلامیہ چارسدہ موضع لیٹریاؤ  
 ۲۴۸ - بندہ کابل استاد سیریاؤ  
 ۲۴۹ - بندہ نور محمد حسین ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی  
 ۲۵۰ - مسکین عبدالرؤف مدرس  
 ۲۵۱ - نور الحق خطیب جامع مسجد کاکا خیلان  
 ۲۵۲ - محفوظ اللہ تنگی نصرت زئی  
 ۲۵۳ - عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمن بادشاہ صاحب تنگی  
 ۲۵۴ - محمد حبیب اللہ عفی عنہ جامعہ اسلامیہ  
 ۲۵۵ - بندہ زبیر گل مدرس دارالعلوم  
 ۲۵۶ - محمد امین ناظم جامعہ اسلامیہ  
 ۲۵۷ - رحمت اللہ جان مدرس  
 ۲۵۸ - محمد اکبر خطیب مسجد خان صاحب  
 ۲۵۹ - عبدالقدوس خطیب مسجد خان بہادر

## توقیات علماء بلوچستان

کوئٹہ

۴۷۸۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقائد باطلہ روز روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک و شبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی ما جبہ الف الف تحیتہ وسلم سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے منفقہ فتویٰ سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔

عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطبعہ العلوم (رحمہ اللہ) بروڈ کوئٹہ

- ۴۷۹۔ محمد جان غفرلہ صدر مدرس
- ۴۸۰۔ محمد البکر غفرلہ مدرس
- ۴۸۱۔ محمد عبدالحی
- ۴۸۲۔ محمد اشرف
- ۴۸۳۔ عبدالقادر
- ۴۸۴۔ احقر عبدالرحمن لکاشیری مدرس
- ۴۸۵۔ مفتی محمد امین اچکزی مدرس
- ۴۸۶۔ مفتی محمود حسن غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عید گاہ ریلوے کلاں
- ۴۸۷۔ بندہ عبد الشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ

- ۴۷۹۔ غلام محمد خطیب زارگان
- ۴۸۰۔ فضل مولیٰ خطیب مسجد فاتح خیل
- ۴۸۱۔ فضل جلیل خطیب خواجہ خیل
- ۴۸۲۔ محمد زکریا ساکن نواکھی
- ۴۸۳۔ عبد الجلیل خطیب مسجد خواجہ خیل
- ۴۸۴۔ خلیل الرحمن ناظم جمعیتہ العدل
- ۴۸۵۔ محمد سعید فاضل دارالعلوم

### دارالعلوم نعمانیہ، اتان تری چار سہ

- ۴۸۷۔ محمد اسرار حسین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ، اتان تری چار سہ
- ۴۸۸۔ روح اللہ غنی عنہ ناظم اعلیٰ
- ۴۸۹۔ عبد الجلیل صدر مدرس
- ۴۹۰۔ خلیل الرحمن مدرس
- ۴۹۱۔ عبدالمانع نعمانی عنہ
- ۴۹۲۔ عبدالسلام
- ۴۹۳۔ عبدالباری
- ۴۹۴۔ حبیب الرحمن
- ۴۹۵۔ عبدالحنان
- ۴۹۶۔ محمد فاضل
- ۴۹۷۔ سید الحق

۱۹۰

- ۳۸۸ - نور النبی خطیب جامع مسجد مارکیٹ کوئٹہ  
۳۸۹ - غلام النبی صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن توغی روڈ کوئٹہ

۳۹۰ - کتابچہ متفقہ فتویٰ جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔

- عبد الغفور ہتھم مدرسہ مظہر العلوم شالالہ کوئٹہ  
۳۹۱ - بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ خطیب سنہری مسجد  
۳۹۲ - حبیب الرحمن غفرلہ مدرس مدرسہ فیض الاسلام  
۳۹۳ - محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ (استاذ الاساتذہ و شیخ المعقول والریاضی)  
صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالالہ کوئٹہ  
۳۹۴ - بندہ نور محمد مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالالہ و پیش امام مسجد کباری مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ۔

- ۳۹۵ - عبدالعزیز ہتھم مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ  
۳۹۶ - دوست محمد صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ  
۳۹۷ - محمد عارف چشموی عفی عنہ مدرس  
۳۹۸ - جلال الدین غوری  
۳۹۹ - اختر محمد عفی عنہ

۱۹۱

## ”مستونگ“ (قلات ڈوئرن)

- ۵۰۰ - غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد  
احقر العباد عبدالغفور عفا اللہ عنہ ہتھم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ

- ۵۰۱ - خیر محمد عفی عنہ  
۵۰۲ - عبدالخالق عفی عنہ  
۵۰۳ - گل محمد غفرلہ، مدرسہ حفظ القرآن مستونگ  
۵۰۴ - احقر العباد امام الدین، ساکن مستونگ  
۵۰۵ - عبدالصمد سرباز (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)  
۵۰۶ - احقر نور حبیب امام مسجد بازار قلات  
۵۰۷ - صالح محمد مدرسہ جمالیہ، نوشکی  
۵۰۸ - محمد صدیق ازہر مدرسہ مفتاح العلوم  
۵۰۹ - احقر محمد یعقوب غفرلہ ہتھم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ گرگنیہ تحصیل مستونگ  
۵۱۰ - عبدالکحیم عفی عنہ  
۵۱۱ - عبدالرؤف (از علمائے سوات)

## توقیعات علماء مکران

- ۵۱۲ - رحمت اللہ کان اللہ ہتھم مدرسہ مفتاح العلوم سورہ پنجگور ضلع مکران  
۵۱۳ - محمد عثمان صدر مدرس

۱۹۲

۵۱۴۔ عبدالحلیل کان اللہ مدرسہ مفتح العلوم سورتو پنجگور کران۔

۵۱۵۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کو وجہ سداۃ اسلام سے خارج ہے۔  
احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)

۵۱۶۔ غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ برکت اللہ

۵۱۷۔ عبدالرحمن قاضی پنجگور

۵۱۸۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے۔

احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ شیعہ العلوم پنجگور

۵۱۹۔ غلام احمد پرویز کا فر ہے۔ احمد نذیر غفرلہ

۵۲۰۔ عبدالحمید پنجگور مبلغ کران

۵۲۱۔ خادم الاسلام عبدالواحد

## توقیعات علماء آزاد کشمیر

۵۲۲۔ محمد امیر الزماں، ناظم جمعیتہ العلماء اسلام آزاد کشمیر

۵۲۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز بلا شک مرتد ہے۔

عبدالقادر عفی عنہ مفتی دارالعلوم ہندستان موضع غازی ڈاکخانہ کران برائے سکرو آزاد کشمیر

۵۲۴۔ محمد علی الرحمن عفی عنہ مہتمم

۵۲۵۔ عبدالرحیم مدرس

۵۲۶۔ محمد یونس

۵۲۷۔ مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔

محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامعہ الحدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

۱۹۳

## توقیعات علماء مشرقی پاکستان

### چاٹ گام

۵۲۸۔ غلام احمد پرویز کے کفر اور کھاد اور زندگی میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے

وہ بلا شک کافر و زندیق ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے سب

خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔

بندہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ ہاتھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان

۵۲۹۔ احقر لوری محمد ابو جعفر مدرس مدرسہ حامی السنہ میکسل۔ چاٹ گام

۵۳۰۔ البجواب صحیح نعم با قال المفتی الاعظم ہاتھ ہزاری۔ حررہ عبداللہ اب غفرلہ

مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاتھ ہزاری

۵۳۱۔ عزیز اللہ عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ حامی السنہ۔ ہاتھ ہزاری

۵۳۲۔ احمد شفیع غفرلہ السبع خادم مدرسہ معین الاسلام

۵۳۳۔ بندہ نادرا الزماں۔ مدرس مدرسہ دارالعلوم معین الاسلام نیشل یونیورسٹی

عربیہ عالیہ

۵۳۴۔ اصحاب اجاب عبدالقیوم غفرلہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاتھ ہزاری

۵۳۵۔ اصحاب اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہ۔ خادم

۵۳۶۔ احمد عتیق عفا اللہ عنہ

۵۳۷۔ تادقیکہ وہ نائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر سرسبز جاری رہے گا

احقر الدری احمد الحق عفا اللہ عنہ۔ نائب مفتی۔ مدرسہ ہاشم ہزاری

۵۳۸۔ احقر محمد علی مدرس

۵۳۹۔ لاشک فیما قالہ العلماء المحققون فی حق ذلک الملوہ۔ فقط والسلام

نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاشم ہزاری

۵۴۰۔ محمد غلام الرحمن ہتھم مدرسہ منیر الاسلام۔ ابو رھاٹ

۵۴۱۔ محمد اسماعیل ناصر الاسلام فتحپور

۵۴۲۔ فیض احمد صدر مدرس

۵۴۳۔ عبدالرحیم غفرلہ مدرس و ناظم تعلیمات

۵۴۴۔ محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ سرکاری۔ چاٹ گام شہر

۵۴۵۔ محمد اسماعیل محدث

۵۴۶۔ محمد شفیق احمد پرنسپل مدرسہ عالیہ دارالعلوم

۵۴۷۔ احقر محمد اسماعیل ہتھم مدرسہ مظاہر العلوم چاٹ گام ٹاؤن

۵۴۸۔ المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام محدث

۵۴۹۔ القول حق ما قال العلماء۔ بندہ محمد ریش مدرس

۵۵۰۔ لاریب فی کفرہ۔ محمد سعود الحق کان اللہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم

۵۵۱۔ لاشک فی کفر غلام احمد پرویزہ احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرس

۵۵۲۔ المجیب مصیب۔ احقر عبدالرحمن عفی عنہ

۵۵۳۔ الجواب صحیح۔ صدیق احمد غفرلہ ہتھم مدرسہ فیض العلوم بریلی۔ ضلع چاٹ گام

۵۵۴۔ لاریب فی صحتہ ہذا الجواب محمد ابراہیم خادم مدرسہ اسلامیہ تنکاف ضلع چاٹ گام

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۵۔ خادم العلم والعلما علی احمد بخلی الاسلام آبادی غفرلہ استاذ المدرسہ

۵۵۶۔ ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

محمد اسحاق غفرلہ۔ شیخ الحدیث والادب۔

۵۵۷۔ احقر محمد ریش کان اللہ۔ ہتھم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۸۔ لاشک فی کفرہ۔ العبد محمد دانش خادم

۵۵۹۔ بندہ امیر حسین شیخ الحدیث

۵۶۰۔ غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی

تصريح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب۔ متقنا اللہ بطول بقائہ نے

فرمائی ہے، اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان نصیب فرمائے۔

بندہ محمد ابراہیم غفرلہ۔ خادم دارالافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۶۱۔ احقر سلطان احمد غفرلہ۔ مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم ٹانولپر

۵۶۲۔ احقر ذیل سبحان خادم

۵۶۳۔ احقر سلطان احمد غفرلہ۔ مدرسہ حسینیہ۔ راجگھاٹا۔ ساکنانہ

۵۶۴۔ احقر احمد حسن ہتھم مدرسہ جیری چاٹ گام

۵۶۵۔ احقر ازباں محمد یعقوب غفرلہ مدرسہ انوار العلوم

۵۶۶۔ احقر محمد عبدالمنان عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ دارالعلوم

- ۵۶۷ - احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی ہتہم مدرسہ محمودیہ مدنیۃ العلوم بابتہوہ  
 ۵۶۸ - احقر العباد شفیق الرحمن مدرسہ تجوید القرآن پھراٹ  
 ۵۶۹ - لاشک فی کفرہ - محمود احمد ظفر - چانگام  
 ۵۷۰ - محمد یارون غفرلہ ہتہم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر چانگام  
 ۵۷۱ - محمد حافظ الرحمن غفرلہ ہتہم مدرسہ حسینیہ - راجہ گاہا  
 ۵۷۲ - فضل احمد غفرلہ - خادم مدرسہ رشید آباد، بشارت نگر  
 ۵۷۳ - احقر عبدالقدوس مدرس مدرسہ معاون الاسلام - شرف بھاتا  
 ۵۷۴ - احقر الناس سید احمد عفا اللعنه - ہتہم مدرسہ بحر العلوم دیوش کاتا  
 ۵۷۵ - بندہ محمد حسن غفرلہ - ہتہم مدرسہ عالیہ ساتکانیہ  
 ۵۷۶ - رشید احمد غفرلہ ہتہم مدرسہ اسلامیہ کنگرا  
 ۵۷۷ - احمد الرحمن غفرلہ خادم مدرسہ عین الاسلام - فتح نگر

### سلیہٹ

- ۵۷۸ - عبدالکریم اسلام آبادی سلیہٹ  
 ۵۷۹ - ریاست علی ہتہم مدرسہ رانا پنگ  
 ۵۸۰ - عبدالرحیم  
 ۵۸۱ - عبدالغفار  
 ۵۸۲ - عبدالرحیم جیریا  
 ۵۸۳ - مشاہد علی محدث (شیخ الحدیث کنای گھاٹ)  
 ۵۸۴ - نصیب احمد مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری

- ۵۸۵ - احمد حسینی مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری - سلیہٹ  
 ۵۸۶ - عبداللطیف  
 ۵۸۷ - عبدالحنان  
 ۵۸۸ - عبدالرحیم مدرسہ امداد العلوم  
 ۵۸۹ - محمد یعقوب مدرسہ جامع العلوم گاسباری  
 ۵۹۰ - ادریس احمد  
 ۵۹۱ - شہنہ الحی  
 ۵۹۲ - عبدالغنی مفتی  
 ۵۹۳ - عبدالعظیم فوہلاڑی مدرسہ  
 ۵۹۴ - عبدالرحیم  
 ۵۹۵ - جمشید علی  
 ۵۹۶ - امجد علی ہتہم مدرسہ راجہ گنج  
 ۵۹۷ - رحمت اللہ اسناد الحدیث مدرسہ رانا پنگ  
 ۵۹۸ - منور علی  
 ۵۹۹ - جمشید علی  
 ۶۰۰ - سکندر علی  
 ۶۰۱ - محمد طاہر مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ  
 ۶۰۲ - عبدالرشید  
 ۶۰۳ - محمود الرحمن زکی گنج



۱۹۸

| نکی گنج                    | سلیٹ                                   |
|----------------------------|----------------------------------------|
| ۶۰۴- عبیدالحق              | ۶۲۳- عبدالشہید مدرسہ امام باڑی         |
| ۶۰۵- رضوان علی مدرسہ باگھا | ۶۲۴- نورالحق مدرسہ میرپور              |
| ۶۰۶- اکبر علی              | ۶۲۵- شریف الدین مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج |
| ۶۰۷- ابراہیم               | ۶۲۶- خلیل الرحمن                       |
| ۶۰۸- عبدالواحد             | ۶۲۷- مصباح الزماں                      |
| ۶۰۹- عبدالمصور             | ۶۲۸- عبدالرحمان                        |
| ۶۱۰- محمد الیاس            | ۶۲۹- مقدس علی                          |
| ۶۱۱- مسعود                 | ۶۳۰- عبدالمومن                         |
| ۶۱۲- عبدالعزیز             | ۶۳۱- مطیع الاسلام                      |
| ۶۱۳- عبداللطیف             | ۶۳۲- فیض احسن لکھائی                   |
| ۶۱۴- شمس الدین پھولپڑی     | ۶۳۳- عبدالرؤف                          |
| ۶۱۵- لطف الرحمن مدرسہ      | ۶۳۴- جمیل احمد                         |
| ۶۱۶- عبدالرحمن             | ۶۳۵- آفتاب الزماں                      |
| ۶۱۷- اشرف علی دھومندل      | ۶۳۶- مطہر علی                          |
| ۶۱۸- مسیح الرحمن           | ۶۳۷- عبدالحمید                         |
| ۶۱۹- مظفر حسین بنیچنگ      | ۶۳۸- ارشاد الرحمن                      |
| ۶۲۰- محمد اسماعیل          | ۶۳۹- احمد علی                          |
| ۶۲۱- برطان الدین بنیچنگ    | ۶۴۰- حسین احمد بارہ کوٹی               |
| ۶۲۲- عبدالقدوس             | ۶۴۱- منظور احمد مدرسہ باگھا            |

۱۹۹

| سلیٹ                                   | ۱۹۹ |
|----------------------------------------|-----|
| ۶۲۳- عبدالشہید مدرسہ امام باڑی         | ۱۹۹ |
| ۶۲۴- نورالحق مدرسہ میرپور              | ۱۹۹ |
| ۶۲۵- شریف الدین مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج | ۱۹۹ |
| ۶۲۶- خلیل الرحمن                       | ۱۹۹ |
| ۶۲۷- مصباح الزماں                      | ۱۹۹ |
| ۶۲۸- عبدالرحمان                        | ۱۹۹ |
| ۶۲۹- مقدس علی                          | ۱۹۹ |
| ۶۳۰- عبدالمومن                         | ۱۹۹ |
| ۶۳۱- مطیع الاسلام                      | ۱۹۹ |
| ۶۳۲- فیض احسن لکھائی                   | ۱۹۹ |
| ۶۳۳- عبدالرؤف                          | ۱۹۹ |
| ۶۳۴- جمیل احمد                         | ۱۹۹ |
| ۶۳۵- آفتاب الزماں                      | ۱۹۹ |
| ۶۳۶- مطہر علی                          | ۱۹۹ |
| ۶۳۷- عبدالحمید                         | ۱۹۹ |
| ۶۳۸- ارشاد الرحمن                      | ۱۹۹ |
| ۶۳۹- احمد علی                          | ۱۹۹ |
| ۶۴۰- حسین احمد بارہ کوٹی               | ۱۹۹ |
| ۶۴۱- منظور احمد مدرسہ باگھا            | ۱۹۹ |

۲۰۰

- ۶۴۲- عبد الجلیل مدرسہ باگھا سلیٹ  
 ۶۴۳- لطف الرحمن برنوی  
 ۶۴۴- حبیب الرحمن  
 ۶۴۵- علی اکبر بنیچنگ  
 ۶۴۶- عبد الحمید مدرسہ عالیہ  
 ۶۴۷- غلام الدین  
 ۶۴۸- فرخ حسین  
 ۶۴۹- مصطفیٰ الدین سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلیٹ شہر  
 ۶۵۰- ہرمزاشہ سابق شیخ الحدیث  
 ۶۵۱- عبد المتین چودھری پھولپوری سلیٹ  
 ۶۵۲- عبد المنان ہمن پور  
 ۶۵۳- عبد النور محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاڈن  
 ۶۵۴- حبیب اللہ مدرس  
 ۶۵۵- عبد الرحمن  
 ۶۵۶- منیر الدین  
 ۶۵۷- عبد السلام  
 ۶۵۸- عبد الباری سیرنڈنٹ مدرسہ عالیہ  
 ۶۵۹- سعد اللہ مدرس  
 ۶۶۰- شفیق الرحمن

۲۰۱

- ۶۶۱- عبد الغنی توری نالی ہوری مولوی بازار سلیٹ  
 ۶۶۲- عبد المنان صدر مدرس مدرسہ  
 ۶۶۳- عطاء الرحمن مدرس  
 ۶۶۴- عبد الخالق صدر مدرس مجاہد گاون مدرسہ  
 ۶۶۵- رئیس الدین مدرس  
 ۶۶۶- عطاء الرحمن کھیار گاون  
 ۶۶۷- عبد الباری آج منی  
 ۶۶۸- عبد الرحیم سیرنڈنٹ مدرسہ عالیہ شائستہ گنج  
 ۶۶۹- عرفان علی مدرس  
 ۶۷۰- عبد العزیز  
 ۶۷۱- عبد الخالق  
 ۶۷۲- غلام یزدانی  
 ۶۷۳- روشن علی  
 ۶۷۴- تبارک علی مہتمم و صدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم بابوہل  
 ۶۷۵- عبد الرحیم مدرس  
 ۶۷۶- عبد الباری علپور  
 ۶۷۷- مصروف خاں بڑوئی اندی  
 ۶۷۸- امتیاز علی  
 ۶۷۹- بشیر الدین "کولادوڑا" مولوی بازار

۲۰۲

|                     |             |      |
|---------------------|-------------|------|
| ۶۸۰۔ احمد حسین      | مولوی بازار | سلہٹ |
| ۶۸۱۔ عبدالحق        | "           | "    |
| ۶۸۲۔ سراج النبی     | "           | "    |
| ۶۸۳۔ عبدالصمد       | "           | "    |
| ۶۸۴۔ سعید احمد      | "           | "    |
| ۶۸۵۔ عبدالقادر      | خانکال      | "    |
| ۶۸۶۔ صدیق احمد      | "           | "    |
| ۶۸۷۔ عبدالحق        | دیار پور    | "    |
| ۶۸۸۔ عبدالشہید      | "           | "    |
| ۶۸۹۔ عبدالمنان      | "           | "    |
| ۶۹۰۔ عبدالقادر مفتی | "           | "    |
| ۶۹۱۔ امین الدین     | سنام گنج    | "    |
| ۶۹۲۔ عبدالحق        | "           | "    |
| ۶۹۳۔ شبیر احمد      | "           | "    |
| ۶۹۴۔ عبدالسمان      | "           | "    |
| ۶۹۵۔ عبدالباری      | "           | "    |
| ۶۹۶۔ ساجد الرحمن    | "           | "    |
| ۶۹۷۔ مقبول علی      | "           | "    |
| ۶۹۸۔ عزیز الرحمن    | "           | "    |

۲۰۳

|                          |                  |      |
|--------------------------|------------------|------|
| ۶۹۹۔ عبدالرحمن           | سنام گنج         | سلہٹ |
| ۷۰۰۔ شمس الاسلام         | "                | "    |
| ۷۰۱۔ عبدالملک            | "                | "    |
| ۷۰۲۔ اشرف علی            | مولوی بازار      | "    |
| ۷۰۳۔ ریحان الدین         | "                | "    |
| ۷۰۴۔ لطف الرحمن          | ٹاؤن             | "    |
| ۷۰۵۔ مخلص الرحمن         | رائے دھر         | "    |
| ۷۰۶۔ عبدالحق             | "                | "    |
| ۷۰۷۔ عبداللطیف           | "                | "    |
| ۷۰۸۔ تفضل حسین           | "                | "    |
| ۷۰۹۔ عبدالرزاق           | گوماروا "بامبول" | "    |
| ۷۱۰۔ تاج الاسلام         | "                | "    |
| ۷۱۱۔ عبدالحق             | ساتپارٹیا        | "    |
| ۷۱۲۔ صغیر الدین صدر مدرس | پٹی جوڑی مدرسہ   | "    |
| ۷۱۳۔ بایزید              | درس              | "    |
| ۷۱۴۔ شمس الدین           | "                | "    |
| ۷۱۵۔ عبدالرشید           | "                | "    |
| ۷۱۶۔ ریحان الدین         | ایم ایم لکھوائی  | "    |
| ۷۱۷۔ لطف الرحمن          | "                | "    |

۲۰۴

سہٹ

لکھائی

۴۱۸۔ عبدالرحمن

۴۱۹۔ اسماعیل

۴۲۰۔ ابراہیم

۴۲۱۔ حبیب الرحمن

۴۲۲۔ بدر العالم

۴۲۳۔ یوسف

۴۲۴۔ عبدالواحد

۴۲۵۔ عبدالرزاق

۴۲۶۔ یوسف صاحب چودہری

۴۲۷۔ عبداللہ

۴۲۸۔ شرف الدین

۴۲۹۔ واحد الاسلام چودہری

۴۳۰۔ عبدالنور

۴۳۱۔ عثمان

۴۳۲۔ شفیق

۴۳۳۔ غلام قدوس

۴۳۴۔ غلام کریم

۴۳۵۔ غلام رحمن

۴۳۶۔ محرم

۲۰۵

بینچنگ

۴۳۷۔ امیر الزمان گوئی

۴۳۸۔ مفتی احرار الزمان

۴۳۹۔ عبداللہ

۴۴۰۔ صدیق الباری

۴۴۱۔ رفیق دعلیا

۴۴۲۔ عبدالکحیم

۴۴۳۔ عبداللہ

۴۴۴۔ عبدالواحد چودہری شاہ پور

۴۴۵۔ شرف الدین

۴۴۶۔ عبدالحمید مستحیباتہ

۴۴۷۔ مقبول حمین ولوا

۴۴۸۔ اشرف علی

۴۴۹۔ عرفان علی

۴۵۰۔ عبدالرشید باگدور

۴۵۱۔ عبدالجبار راغب پاشہ

۴۵۲۔ عبدالرحمن

۴۵۳۔ عبدالحق

۴۵۴۔ فضل الرحمن

۴۵۵۔ نورالحسین

۲۰۶

|                              |             |         |
|------------------------------|-------------|---------|
| ۴۵۶ - عبداللطیف              | پھول تلی ۔  | سہٹ     |
| ۴۵۷ - اشرف علی               | ثالثہ گنج   | "       |
| ۴۵۸ - سراج الحق              | پوران گاؤں  | نبی گنج |
| ۴۵۹ - عبدالرحمن              | "           | "       |
| ۴۶۰ - سراج الاسلام           | سریمیت پور  | "       |
| ۴۶۱ - عبدالنور               | "           | "       |
| ۴۶۲ - رضی الدین              | "           | "       |
| ۴۶۳ - عبدالمنان              | خواجہ خیر   | "       |
| ۴۶۴ - عبدالمتین              | ضیا پور     | "       |
| ۴۶۵ - علی اصغر نووی          | "           | "       |
| ۴۶۶ - سلیمان                 | جیب گنج     | "       |
| ۴۶۷ - رفیق الدین             | "           | "       |
| ۴۶۸ - عبدالباری              | "           | "       |
| ۴۶۹ - سلیمان                 | بھانڈو گانچ | "       |
| ۴۷۰ - منصف علی کرامتیہ مدرسہ | "           | "       |
| ۴۷۱ - مصطفیٰ علی             | لہرچ پور    | نبی گنج |
| ۴۷۲ - عزت علی قاطعہ مدرسہ    | سنام گنج    | "       |
| ۴۷۳ - نور الدین محدث         | گھوڑ پور    | سہٹ     |
| ۴۷۴ - نظیر احمد              | "           | "       |

۲۰۷

|                              |                             |     |
|------------------------------|-----------------------------|-----|
| ۴۷۵ - عثمان                  | مولوی بازار                 | سہٹ |
| ۴۷۶ - حبیب الرحمن آپرنگا بلا | "                           | "   |
| ۴۷۷ - محمد اسحاق             | دولت پور۔ جیب گنج           | "   |
| ۴۷۸ - عبدالشہید خاں          | مادق پور                    | "   |
| ۴۷۹ - اکبر علی               | شہور چک                     | "   |
| ۴۸۰ - سراج الاسلام           | شیخ التفسیر مدرسہ برہن بریا | "   |
| ۴۸۱ - محمد ریاضت اللہ        | (مفتی و مدرس)               | "   |
| ۴۸۲ - مطیع الرحمن            | ناظم                        | "   |
| ۴۸۳ - نور اللہ ڈھاکوی        | مدرس                        | "   |
| ۴۸۴ - ارشاد الاسلام          | "                           | "   |
| ۴۸۵ - عبدالنور               | "                           | "   |
| ۴۸۶ - عبداللطیف              | "                           | "   |
| ۴۸۷ - عبدالمجید              | "                           | "   |
| ۴۸۸ - رستم                   | "                           | "   |
| ۴۸۹ - عبدالباری              | "                           | "   |
| ۴۹۰ - منیر الزماں            | مالیقا مدرسہ                | "   |
| ۴۹۱ - ثناء اللہ              | ناصر نگر                    | "   |
| ۴۹۲ - اشرف علی               | "                           | "   |

۲۰۸

- ۶۹۳ - عبدالرحیم  
۶۹۴ - محمد اسماعیل  
۶۹۵ - میزان الرحمن  
۶۹۶ - سعید الرحمن  
۶۹۷ - دلاور حسین (محدث)  
۶۹۸ - عبدالباری سند مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر  
۶۹۹ - عبدالرحمن  
۷۰۰ - محمد علی  
۷۰۱ - محمد تاج الاسلام (صدر مدرس مدرسہ برش پور سلہٹ)  
۷۰۲ - امین الاسلام (نوسلم) چھتیاں (سلہٹ)  
۷۰۳ - محمد علی بوالیا (دکلا)  
۷۰۴ - اختر الزاں مدرسہ اسلامیہ پٹا پور  
۷۰۵ - قربان علی محدث برودہ مدرسہ دکلا  
**نواکھالی**  
۷۰۶ - محمد عبدالغنی محدث اول مدرسہ عالیہ اسلامیہ  
۷۰۷ - محمد ابوالخیر غفرلہ شیخ التفسیر  
۷۰۸ - محمد غلام سرور غفرلہ خادم  
۷۰۹ - محمد قاسم غفرلہ محدث  
۷۱۰ - محمد خورشید عالم محدث مدرسہ کرامتیہ عالیہ

۲۰۹

- ۸۱۱ - احقر محمد عتیق اللہ خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ  
۸۱۲ - محمد عبدالخالق غفرلہ  
۸۱۳ - محمد نور اللہ غفرلہ  
۸۱۴ - محمد ناظم عفی عنہ  
۸۱۵ - محمد عبدالرشید غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ  
۸۱۶ - محمد ابوبکر صدیق مدرس  
۸۱۷ - محمد مبارک اللہ غفرلہ مفتی  
۸۱۸ - احقر محمد ذیل الرحمن مدرس  
۸۱۹ - محمد عبدالسبحان غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ  
۸۲۰ - محمد ابوالمنصور غفرلہ  
۸۲۱ - محمد عبدالرحمن غفرلہ  
۸۲۲ - محمد بزل الرحمن غفرلہ  
۸۲۳ - محمد نور اللہ عفی عنہ خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ و خطیب الجامع بالبلدہ  
۸۲۴ - نور احمد خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ  
۸۲۵ - محمد فضل الرحمن  
۸۲۶ - عبدالعزیز عفی عنہ متوطن تبتلی  
۸۲۷ - عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ اشرف المدارس تبتلی  
۸۲۸ - محمد عبید اللہ عفی عنہ پرنسپل مدرسہ عالیہ فنی و ناظم جمعیتہ المدرسین مشرقی پاکستان  
۸۲۹ - محمد عبدالمنان عفی عنہ محدث اول مدرسہ عالیہ فنی



۲۱۰

- ۸۳۰۔ محمد ابراہیم کتب خانہ اسماعیلیہ فیضی  
 ۸۳۱۔ محمد ابراہیم ناظم مدرسہ عالیہ غینی و سابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان  
 ۸۳۲۔ محمد عبداللطیف مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسری  
 ۸۳۳۔ محمد ابراہیم غفرلہ  
 ۸۳۴۔ محمد نور الاسلام  
 ۸۳۵۔ محمد شمس الحق غفرلہ ہتھم  
 ۸۳۶۔ اختر محمد عبدالمتین خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ نارائن پور  
 ۸۳۷۔ بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔  
 محمد عبدالملک ہتھم مدرسہ اشرفیہ۔ بھولی غازی  
**ڈھاکہ**  
 ۸۳۸۔ عزیز الحق خادم حدیث جامعہ قرآنیہ  
 ۸۳۹۔ محمد عبدالرحیم (۱۳) کارکن باڈی لین  
 ۸۴۰۔ نور محمد اعظمی  
 ۸۴۱۔ شمس الحق پرنسپل جامعہ قرآنیہ شاہی سجد لال باغ  
 ۸۴۲۔ محمد علی اکبر غفرلہ۔ سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم  
 ۸۴۳۔ محمد عبدالعزیز مفتی مدرسہ لال باغ  
 ۸۴۴۔ محمد عبدالکبیر خادم  
 ۸۴۵۔ اختر محمد اشرف غفرلہ محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شاہی مسجد  
 ۸۴۶۔ صلاح الدین جامعہ قرآنیہ

۲۱۱

- ۸۴۷۔ ہارون جامعہ قرآنیہ  
 ۸۴۸۔ ہدایت اللہ محدث  
 ۸۴۹۔ حشمت اللہ  
 ۸۵۰۔ عبدالمجید  
 ۸۵۱۔ نور الحق  
 ۸۵۲۔ محمد معیار الدین نل گاؤں۔ ڈھاکہ  
**ممبئی ہسٹنگ**  
 ۸۵۳۔ اطہر علی صدر جامعہ اندادیہ کشور گنج  
 ۸۵۴۔ احمد علی خاں ہتھم  
 ۸۵۵۔ عبدالاحد قاسمی مدرس  
 ۸۵۶۔ محمد علی مفتی و محدث  
 ۸۵۷۔ محمد علی ناظم و محدث  
 ۸۵۸۔ احسان الحق  
 ۸۵۹۔ عبدالخالق پرنسپل ہسپتنگرہ عالیہ مدرسہ  
 ۸۶۰۔ امین الحق محدث  
 ۸۶۱۔ اسرائیل مدرس  
 ۸۶۲۔ الطاف حسین  
 ۸۶۳۔ میزان الرحمن  
 ۸۶۴۔ منظور الحق ہتھم مدرسہ مفتاح العلوم تروکوہ

۲۱۲

- ۸۶۵- عبدالصمد محدث مدرس اشرف العلوم بالمیہ  
 ۸۶۶- نیاہ الحق محدث مدرسہ غفور دار السلام اسلام پور  
 ۸۶۷- عبدالقدوس ہتم پانشتوان کبیر پور مدرسہ عالیہ  
 ۸۶۸- انوار الرحمن ہتم درگاہ پور مدرسہ  
 ۸۶۹- منیر الدین ناظم انوار العلوم ناجوہہ باقمہ شیر گنج  
 ۸۷۰- قطب الدین مدرس  
 ۸۷۱- عبدالرحمن مدرس عرفات العلوم کیسکوٹی  
 ۸۷۲- احقر الناس، حسین احمد مدرسہ دار السلام سہاگی  
 ۸۷۳- احقر الناس، محمد واعظ الدین لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ  
 ۸۷۴- محمد عبدالمطالب شام پور مدرسہ  
 ۸۷۵- محمد نبی حسین غفرلہ دار السلام مدرسہ رنگینکے پور  
 ۸۷۶- محمد غلام یاسین ناظم برادریہ صدیقیہ مدرسہ نانکھیل  
 ۸۷۷- ریاض الدین احمد ہتم مدرسہ اسلامیہ تلوی ضلع مومن شاہی  
 ۸۷۸- محمد ابوالہاشم غفرلہ ہتم جامع حسینہ میرزا پور  
 ۸۷۹- محمد سلامت اللہ غفرلہ قاسم العلوم ہاشمی - بیونیا نربانار  
 ۸۸۰- محمد عبدالحجاز یورب دیولا - اکند شریف  
 ۸۸۱- محمد عبدالسلام مدرس باہتر جامعہ امدادیہ پوسٹ شاگوانی  
 ۸۸۲- سید شبلی فرقانی ہتم بنارہ یار اسلامیہ مدرسہ - ڈاکخانہ نادینہ  
 ۸۸۳- محمد ابراہیم مدرسہ اشرفیہ کیندوا

۲۱۳

- ۸۸۴- محمد منیر الدین مدرسہ اشرفیہ کیندوا  
 ۸۸۵- محمد شمس الدین ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ - دتوکان  
 ۸۸۶- محمد سقیر الدین ناظم مدرسہ امداد العلوم پاکندیہ  
 ۸۸۷- جعفر احمد ناظم مدرسہ دار العلوم ندی ائیل پوسٹ ننڈا ایل  
 ۸۸۸- محمد سعید الرحمن ہتم مدرسہ مصلح العلوم مہی نند - بہا شکر خیل  
 ۸۸۹- مظفر احمد مدرس  
 ۸۹۰- عبدالحکیل  
 ۸۹۱- آفتاب الدین  
 ۸۹۲- عبدالحکیم  
 ۸۹۳- محمد عبدالباطن سہاگی مدرسہ  
 ۸۹۴- محمد سلیمان  
 ۸۹۵- عبدالحکیم ساکن جیکانلا سہاگی  
 ۸۹۶- محمد سلیمان ساکن گایوتا  
 ۸۹۷- رفیق اللہ بریال  
 ۸۹۸- مفیض الدین مہیش پور  
 ۸۹۹- محمد عبدالرشید مرلیس پور سہاگی  
 ۹۰۰- محمد حسین علی خطیب جامع مسجد صاحب نگر  
 ۹۰۱- محمد علی نانڈا ایل روڈ  
 ۹۰۲- احمد علی خطیب مالور جامع مسجد - ڈاکخانہ کمارول

۹۰۳۔ شمس الہدیٰ خطیب جریارہ۔ جامع مسجد۔ ڈاک خانہ سہاکی  
 ۹۰۴۔ غیاث الدین ساکن " " سہاکی  
 ۹۰۵۔ عبدالحجاز ساکن بکایونا " "  
 ۹۰۶۔ اشرف علی ساکن خانور " " کمارول  
 ۹۰۷۔ محمد ابوالحسن ساکن جریارہ سہاکی  
 ۹۰۸۔ محمد سعید احمد ساکن بتاجور جال پور  
 ۹۰۹۔ عبدالحلیل ساکن بکایونا سہاکی  
 ۹۱۰۔ عبد الرحمن فقیر ساکن ہاروا ترچورا  
 ۹۱۱۔ حسین علی خطیب شرشرہ جامع مسجد  
 ۹۱۲۔ شاہد علی ہتمم فرقانیہ مدرسہ داکوڑا شرشرہ  
 ۹۱۳۔ عبدالحی خطیب جامع مسجد ہمیش پور  
 ۹۱۴۔ رئیس الدین خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول  
 ۹۱۵۔ مجیب الرحمن مدرس اول مانتہ کھان مدرسہ۔ ڈاکخانہ ٹیل گنج  
 ۹۱۶۔ عبدالرشید خان " " " "  
 ۹۱۷۔ عبدالرزاق " " " "  
 ۹۱۸۔ نور الدین ناظم مدرسہ دارالعلوم مبین سنگھ شہر  
 ۹۱۹۔ میان حسین محدث " " " "  
 ۹۲۰۔ اختر الدین مدرس " " " "  
 ۹۲۱۔ وقاص علی " " " "

۹۲۲- اکبر حسین محدث مدرسہ دارالعلوم مبین سنگھ شہر  
۹۲۳- یونس مدرس  
۹۲۴- حبیب الرحمن جہتم  
۹۲۵- عبد الحمید بیڑمولوی شام گنج اسکول  
۹۲۶- محمد عمران بیویان جہتم مدرسہ اسلامیہ دہرا  
۹۲۷- سلطان احمد ناظم کوکائیل مدرسہ  
۹۲۸- نور محمد ساکن تانکورا  
۹۲۹- عبدالغفور  
۹۳۰- محمد ظاہر الدین دارالعلوم مدرسہ شہلا  
۹۳۱- محمد امان اللہ  
۹۳۲- محمد لقمان اسلام پور مدرسہ  
۹۳۳- محمد مختار الدین ہونکہ اسلامیہ مدرسہ  
۹۳۴- شمس الدین  
۹۳۵- عبدالغفور  
۹۳۶- رستم غنی  
۹۳۷- حسین احمد  
۹۳۸- عبدالرب  
۹۳۹- محمد علی چودھری پروفیسر نصیر آباد کالج  
۹۴۰- ابوالکلام جلال الدین

- ۹۴۱۔ فیض الدین امام بڑی مسجد  
 ۹۴۲۔ محب الرحمن محدث مکتا کالج عالیہ مدرسہ  
 ۹۴۳۔ حبیب الرحمن مدرس  
 ۹۴۴۔ انیس الرحمن  
 ۹۴۵۔ محمد عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم سہانگی  
 ۹۴۶۔ محی الدین  
 ۹۴۷۔ عبدالاول  
 ۹۴۸۔ زین العابدین  
 ۹۴۹۔ عبدالحکیم  
 ۹۵۰۔ عبدالغفور  
 ۹۵۱۔ عبدالغنی  
 ۹۵۲۔ محمد شمس الدین القاسمی مدرسہ دارالسلام

### برسیال ضلع

- ۹۵۳۔ محمد یاسین عفی عنہ۔ عباد اللہ مسجد شہر برسیال  
 ۹۵۴۔ محمد بشیر اللہ اظہری امام جامع مسجد  
 ۹۵۵۔ محمد نور الزماں برسیالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند  
 ۹۵۶۔ محمد عبداللطیف خادم مدرسہ محمودیہ برسیال شہر  
 ۹۵۷۔ محمد یونس  
 ۹۵۸۔ عبدالمتین

- ۹۵۹۔ عبدالقادر خادم مدرسہ محمودیہ برسیال شہر  
 ۹۶۰۔ عبدالمنان  
 ۹۶۱۔ ممتاز الدین ہنتم مدرسہ ناظر پور  
 ۹۶۲۔ قائم احمد

### علماء جسی

- ۹۶۳۔ قاضی سخاوت حسین امام جامع مسجد جبر  
 ۹۶۴۔ شمس العالم مدرسہ دارالعلوم  
 ۹۶۵۔ عبدالحلیم  
 ۹۶۶۔ امجد حسین  
 ۹۶۷۔ رکن الزماں  
 ۹۶۸۔ عبدالرؤف  
 ۹۶۹۔ عبدالرزاق  
 ۹۷۰۔ ابوالحسن محدث  
 ۹۷۱۔ شمس الرحمان  
 ۹۷۲۔ جلال الدین  
 ۹۷۳۔ عیسیٰ روح اللہ  
 ۹۷۴۔ انوار اللہ  
 ۹۷۵۔ مقبول احمد  
 ۹۷۶۔ محمد قاسم

۲۱۸

۹۷۷۔ منصور احمد

جسر شہر

فرید پور

۹۷۸۔ عبدالعلی خطیب کوٹ مسجد فرید پور

۹۷۹۔ حسین احمد امام جامع مسجد گوپال پنچ ضلع فرید پور

۹۸۰۔ محمد عبدالحفیظ کوہراڑکہ مدرسہ خادم العلوم یات کائی

۹۸۱۔ محمد عبدالستار غفرلہ استاذ

۹۸۲۔ شفیع اللہ

۹۸۳۔ عبدالمقتدر احمد

۹۸۴۔ عبدالمنان

۹۸۵۔ محمد نور الحق

۹۸۶۔ محمد عبدالباری

۹۸۷۔ محمد شرف حسین عفی عنہ مدرس

۹۸۸۔ محمد شرف علی مدرس

مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۸۹۔ محمد انور

۹۹۰۔ عبدالستار

۹۹۱۔ علی احمد

۹۹۲۔ محمد یونس

۹۹۳۔ جلال الدین

۲۱۹

مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۹۴۔ عبدالمنان

۹۹۵۔ عبدالمک

۹۹۶۔ عبدالمقیمت

۹۹۷۔ خواجہ عبدالحجید

۹۹۸۔ تمیق الرحمن

کھلنا

۹۹۹۔ عزیز الرحمن مہتمم مدرسہ ادیپور

۱۰۰۰۔ خلیل احمد

۱۰۰۱۔ فہیم الدین

۱۰۰۲۔ عبدالقادر مدرسہ غایہ کھلنا شہر

۱۰۰۳۔ محمد اسحاق مفتی

۱۰۰۴۔ عبدالستار

۱۰۰۵۔ عبدالرحمن

۱۰۰۶۔ محمد شوکت علی

۱۰۰۷۔ عبداللطیف مہتمم مدرسہ اسلامیہ

۱۰۰۸۔ عبدالعزیز امام جامع مسجد کھلنا

۱۰۰۹۔ عبدالاول

۱۰۱۰۔ ذکر الباری

۱۰۱۱۔ حسین احمد

۲۲۰

## بقیہ مکلا ضلع

- ۱۰۱۲- محمد عبدالحق خطیب جامع مسجد پوران بازار چاندپور  
 ۱۰۱۲- محمد وحید الدین ناظم مدرسہ قاسم العلوم  
 ۱۰۱۴- احقر محمد علی مفتی  
 ۱۰۱۵- ابوالفیض  
 ۱۰۱۶- قاری ابوالخیر  
 ۱۰۱۷- احقر الانام تاج الاسلام مدرسہ برہن باڈیہ ضلع مکلا  
 ۱۰۱۸- احقر غلام رسول استاذ

## مومن شاہی

- ۱۰۱۹- مقبول احمد مدرسہ عالیہ قتلہ شین  
 ۱۰۲۰- آفتاب خادم  
 ۱۰۲۱- محمد یوسف  
 ۱۰۲۲- محمد بہار علی  
 ۱۰۲۳- نور الاسلام  
 ۱۰۲۴- علیم الدین  
 ۱۰۲۵- عبد القادر  
 ۱۰۲۶- حشمت اللہ  
 ۱۰۲۷- عبد الرشید

۲۲۱

علماء مالک اسلام سے جو استفادہ کیا گیا تھا

اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الاستفتاء

کان ظہر فی الہند والمجملۃ المتحدة (الغیر المنقسمہ) رجل يدعى المرزا غلام احمد القادیانی، وادعی النبوة، واموراً من الکفر والکجاذ، فانفق علماء الاسلام علی کفره شرقاً وغرباً، عجباً وعرباً، وقد عرفت حاله، وشرقت انباءه وغربت. وظهر اليوم رجل فی هذه البلاد سمیہ بلدیہ يدعی غلام احمد ویلقب "پرویز" ذلك اللقب المحبوس الذي کان یلقب به کل من ملک بلاد فارس والفرس فی القرون الخالیة۔ وقد أبدى اشياء غریبہ مدہشہ، حتی سبق سمیہ المتنبئ السابق فی عقائد الضالۃ وافکاره الخاسرة، واداءه الفاجرة۔ وهو وان لم يدع النبوة مثل بلدیہ وسمیہ، ولكن لم یغادر شيئاً من عقائد الدین المحمدي، واحکام الشریعة الاسلامیة الطاهرۃ، الا وقد احدث فیها وحرفها تحریفاً شیعاً منکر حتى انکروا روایات الدین کلها کما سیأتی بیان ذلك قریباً، ثم لم یقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعیۃ لنشر تلك المعتقدات الاثیمۃ الضالۃ فی الناشئة الجدیۃ التي صلتها بالدين فی غایۃ الوهن، ومعرفتها بہ فی غایۃ السطیجۃ۔ واصدر



بجانبہ سے اسے "طلوع اسلام" کا تختہ ہا منبراً لا داعتہ تلك الافکار المنکرہ  
باسلوب بلیس الحقائق، وألف تألیف عذیدہ، شجھا بكل ما امکن له  
من تسویل وتلبیس والحاد۔ ثم سمي كل ذلك اسلاماً حقیقیاً حقیقیاً بقول  
والادعان، وسمى الاسلام الملتزم بين المسلمين الحاوي على عبادات طاعات  
ومعتقدات طاهرة محسنة ومكيدة ضد الاسلام۔ وبالحجة فلم يقدرا اساساً  
للدين ان يسلحوا له وقد زعموه، واورث شكوكاً وشبهات في جميع  
المتواترات المقطوعة وضرويات الدين، حتى تفاقم الامر بلغ السيل  
الزبي، ولم يبق وبه للسكوت ولا رخصة للاعراض والتوافل عن اظهار  
الحق الصريح، فقام رجال اولو علم وذو اقليم والسنة للدفاع عن الدين  
والرد على الحادة وكفرة وضلال بتأليف وصحف ومقالات ومجلات غير  
انما كانت جهوداً انفرادية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة  
فكانت المصالح الدينية تستدعي الى ان يجمع بين من كفره والحادة لكي تكون  
الامة على جبهة من امره على ما يستحق به الاكفار وفعلاً قد جمع ذلك  
وقدم للعلماء في بلاد الهند والباكستان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم  
على الحكم بكفره وارتداده وخروجه عن دائرة الاسلام، ولم يتخلف احد  
من المشاهير وبار العلماء والمبشرين عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة  
وعلماء الشيعة وطوائف أهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره۔ وقد  
طبعت هذه الفتوى والتوقيعات في صورة رسالة خاصة سميت: "تيماء  
امت كما تنقذ فتوى پرويز كافر"۔ وشاعت هذه الرسالة باللغة

الاردنية ولاقت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات  
والصحف بنقلها وتلخيصها وتشريحها، فكان اخرون اذ انكى، وقد لعت  
بجملة قول كل خطيب۔ واجتبت ان تقدم الان اشياء من ضلال الامة  
الاسلام في العالمك الاسلامية جزيرة العرب واكرمين الشريفين الحجاز  
ونجد والشام والقدس والقدس والحجاز وتونس وغيرها، ونقدم منها ما  
لا يحتل تأويل لا يبحث لا يخلص لثقلها غير التوبة، والرجوع الى الاسلام  
فدوكم ايها العلماء والفضلاء الكبار بلاد الاسلام، واخذ اذ بلاد العرب نبذ  
من افكاره ومعتقداته۔ والله يقول الحق وهو يهدي السبيل۔

### غلام احمد پرويز نبذ من معتقداته

#### الاحكام القلنية ليست ابدية

۱- يقول: ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصداقات والتورث  
وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك مؤقت تدريجي انما يدرج  
بما الى دور مستقل يسميه هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت  
تنتهي هذه الاحكام لانها كانت مؤقتة غير مستقلة ("نظام ربوبية")  
من ۱۶، ۲۵ و "سليم كے نام" ج ۱ ص ۲۲ و ص ۱۸۰

#### لكل عصر شريعة

۲- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القرآن  
احكاماً فكانت شريعة وهكذا اكل من جاء بعده من اعضاء شورائية

۲۲۲

الحكومة مركزية؛ لئلا يستتبوا احكاماً من القرآن، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر وليسوا بمكفين بتلك الشريعة السابقة لا تختص تلك بآب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجري فيه ذلك، ومن اجل ذلك القرآن لم يعين تفصيلات العبادة.

(مقام حديث ج ۱ ص ۳۹۱ و ۳۲۲)

اطاعة الله ورسوله هي اطاعة الحكومة

۳ - قوله تعالى: واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مركز الملة - اي الحكومة المركزية - والمراد باولى الامر "الجمعيات التي تتعقد تحتها" والحكومة المركزية تستقل بالتشريع، وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القرآن الكريم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت بعد عهد الرسالة منصبتها منصب الرسول، فاطاعتها والرسول انما هي اطاعة تلك الحكومة - والرسول كان مطاعاً من جهة انه كان اميراً وانما للحكومة المركزية والحكومة المركزية هي المطاعة -

معارف القرآن ج ۴ ص ۶۱۶ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۸ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ - اسلاهي نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱ - مقام حديث ج ۱ ص ۱۹ - سليم كنه نام ج ۱ ص ۱۷۵

ليس الرسول مطاعاً

۴ - قد صرح القرآن الكريم: بانه لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً،

۲۲۵

وليس لمان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من اطاعته واطاعة رسوله الا اطاعته مركز نظام الدين الذي ينفذ احكام القرآن فقط (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۱۶، اسلاهي نظام ص ۸۶)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

۵ - المراد بالملائكة القوى المودعة في الكائنات، ومعنى الايمان بها ان يسخرها الانسان ويذعن للانسان تلك القوى - ومعنى سجود الملائكة لآدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص، وانما اريد بها الانسان، وادم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانساني (لغات القرآن ص ۲۱۴)

وقصتهما حكاية تعجيلية للمعاشرة الانسانية (لغات القرآن ج ۱ ص ۲۱۵)

الجنة والنار

۶ - ليس المراد بالجنة والنار امكنة خاصة بل هي كيفيات للانسان - (لغات القرآن ج ۱ ص ۴۴۸)

الصلاة

۷ - الصلوة التي يصليها المسلمون اخذوها من الجوس وليست هي مرادة في القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هي اقامة اسس اصلاح الافراد على وفق ما يقتضيه النظام ربلي "طوبخ اسلام" لشهر يونيو سنة ۱۹۵۰ ص ۶۷ - قرآني نظام ريويت ص ۸۷

۸ - كل من كان نائبا عن الرسول لمان يغير صورة الصلاة المعروفة

۲۲۶

على ما يقتضيه ذلك العصر - (قرآني فيحصل ص ۱۴ و ۱۵)

### الصلواتان في القرآن

۹ - لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء، فمبني على الاجتماع في عهد النبوة للصلاة إلا في هذين الوقتين (أخات القرآن ج ۳ ص ۴۴ و ۱۰)

### الزكاة وصدق الفطر

۱۰ - الزكاة كل جباية مالية تكون من جهة الحكومة، فإذا لم تكن حكومة إسلامية لم تجب الزكاة - وصدقة الفطر وغيرها من الصدقات إنما هي جبايات وقتية يلزمها الحكومة لحاجات خاصة، ونوايب واردة - (قرآني فيحصل ص ۳۵ و ۳۶ و ۵۲)

### الحج

۱۱ - ليس الحج عبادة خاصة، وإنما هو مؤتمر عالمي، ويستعمله يجعله عبادة في كتابه (معارف القرآن ج ۴ ص ۳۹۲)

### الأضحية

۱۲ - حقيقتها ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلك المؤتمر العالمي - أي ليست عبادة خاصة في غير ذلك المؤتمر - رسالة قربانية (ص ۳)

### المعجزات

۱۳ - لم يصدر عن الرسول معجزة غير القرآن (سليم ك نام ج ۳ ص ۳۶)

### الدين الإسلامي

۱۴ - الدين الإسلامي الراجح بين أمة المسلمة اليوم ليس دين القرآن،

۲۲۷

وإنما هو مركب من أراجيز المؤمنين، ومن رسوم اليهود، وتصور النصراني، واذن لا طين - (قرآني نظام ربوبيت ص ۴۵)

### تدوين الحديث

۱۵ - تدوين الروايات الحديثة إنما هي أول ميكدة - ضد الإسلام فأورثت عقيدة في المسلمين بأن مع القرآن الكريم وحى آخره (مقام حديث ج ۱ ص ۴۲ و ج ۲ ص ۳۹ و ۴۰)

### الوحى غير المتلو

۱۶ - الذي يسمونه الوحى الغير المتلو كلها أكاذيب ومفتريات وهذه الأكاذيب أصبحت مذهباً للمسلمين (مقام حديث ج ۲ ص ۱۲۲)

### امهات الحديث

۱۷ - عجم البخاري ومسلم والموطأ وسند احمد وسنن ابى داود والترمذي والنسائي والبيهقي من الكتب الموثوقة عندهم، وهذه الكتب ما دامت معتبرة عندهم في اصول الدين لم يكن للائمة الإسلامية ان يخرجوا منها شيئاً وهذه ميكدة عجيبة اتفقوا بها من الإسلام (مقام حديث ج ۲ ص ۱۲۴)

### القدرة الالهية

۱۸ - القدرة الالهية ربما تظهر في أحوالها بعد ملايين السنوات، وحرثمة واحدة نظرياً واحد ألاف بقائية في ملايين السنين حتى تصبح انساناً ولكن اذا ساعدت يد انسان القدرة الالهية تظهر نتائجها في اسرع مدة وفي اجمال صورة - (من ويزدان ص ۱۱)

## الایمان بالقدر

۱۹- الایمان بالقدر خیرہ و شرہ مکیدہ عجوسیۃ جعلتہا عقیدۃ  
للمسلمین۔ (قرآنی فیصلہ ص ۱۹)

## الشریعۃ القرآنیۃ

۲۰- ان الرسول والذین معه قد کونوا شریعۃ تحت ضوء اصول القرآن  
وفصلوا ان ذلک الجزئیات الشریعیۃ الی لم یصرح بها القرآن،  
فذلک کل حکومت و اعضاء و اشورائیۃ لہم ان یکونوا  
جزئیات تطابق عصر ہم و تكون ہی شریعۃ ذلک العصر  
(مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱)

ہذہ قطرات من تلك الطامات التي شغلت به تالیفہ و  
مجلتہ و کتاباتہ قد مناہا کالمودج من افکارہ و معتقداتہ و ارادہ،  
فیأعلم البلاء الاسلامیۃ و یأعلم الحرمین الشریفین و الحجاز المقدس  
والجزیرۃ العربیۃ و غیرہا ما ذاک حکم الشریعۃ المحمدیۃ المطہرۃ فی ہذہ  
المعتقدات؟ وماذا حکم من اعتنق بہا و اعتقد ہا و دعا الیہا بکل وسیلۃ؟  
افتونا مأجورین ابقاکم اللہ ذخراً لحفظ الدین و سدوداً منیعت  
حصینہ دون فتن یأجوجیۃ موفقین لا ظہار الحق المبین۔

المستفتی محمد یوسف البنوری

مدیر المدرستہ العربیۃ الاسلامیۃ و شیخ الحدیث بمآ  
کراچی رقمہ پاکستان

## الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان کا صحیح متن حسب ذیل ہے  
(۱) صورتہ ما لکتبہ الاستاذ الکبیر الشیخ محمد یحیی امان المحنفی،  
نائب رئیس المحکمۃ العلیا، بمکہ (قاضی القضاۃ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وبہ نستعین

الجواب عن القول الاول وهو ان کل ما ورد فی القرآن مؤقت  
تدریجی،۔ ہوانہ لاحکام ولا مشرع الا اللہ سبحانہ، فلا تشریع ولا توقیت  
بعده سبحانہ و تعالیٰ و کون شرعاً بادیاً و مؤقتاً انما یستفاد من الشارح  
الحکیم وقد استفدنا من شرعنا شرعاً بادی سرودی الی قیام الساعۃ وانہ  
غیر مؤقت فہمستند ہذا الکاذب فی دعواہ و النسخ قد یعتری بعض الاحکام  
الشرعیۃ القابلۃ للنسخ فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبعد موت النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم صارت الاحکام کلہا حکمۃ لا تقبل النسخ ولا التخییر و  
لا التبذیل لان النسخ کان یزول علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلنگ الامۃ بہ  
قال علماء الاصول بالخطاب الشفافی الوارد فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم کقولہ تعالیٰ:  
”اقیموا الصلوۃ واتوا الزکاة“ واللہ علی الناس حج المیت“ وکتب علیکم الصیام  
”حرمت علیکم المیتۃ“ ”یوصیکم اللہ فی اولادکم“ ”لذا کر مثل حط  
الانثیین“ ”ولا تأکلوا الریبا“ ”لا تقطعوا انفس الی حرم اللہ الا بالحق“  
و نحو ذلک ہو خطاب لمن کان موجوداً فی ذلک الزمن متصلاً بصفات

التكليف، والمعدومون وقت الخطاب - هذه الخطابات متعلقة بهم  
تعلقاً معنوياً بمعنى أنهم إذا وجدوا والتصفوا بصفات التكليف تتوجه  
تلك الخطابات السابقة ولم يوجد من الشارع شريعة أخرى بمنجدة خوض  
بهم من كان معدوماً حين الخطابات حتى يقال إن ذلك كان مؤقتاً والأدلة  
على ما قلناه كثيرة من الكتاب والسنة ليس هذا موضع بسطها - وكفى في  
ذلك الإجماع والتواتر القولي والعملی.

جواب الثاني: إن الاستنباط استخراج حكم من الأحكام الشرعية  
من الكتاب أو السنة أو الحكم المستنبط موجود في كتاب الله أو سنته أو قوله  
صلى الله عليه وسلم ألا أنه يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملكة  
الاستنباط يحق له أن يستنبط ومن لا فلا فالمستنبط لم يأت بحكم شرع  
جديد من عنده بل أظهر الحكم الكائن في النصوص كالقياس فإن القائل  
مظهر للحكم الشرعي لا مثبت، بل المثبت للأحكام الشرعية هو الله  
وحدّه.

ومن الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعي الاجتهاد في  
أكل لحم الخنزير من قوله تعالى "أَلَمْ أَذَكِّبْتُمْ" وقال إنما حرم أكله لعله وهو  
وجود جراثيم فيه تمنع عن حمله أكله لكنه إذا غلي الماء غلياً شديداً أو  
وصل في الحرارة إلى درجة كذا ثم ألقى فيه الخنزير ذهبته تلك الجراثيم المانعة  
عن حمل أكله فيحمل أكله وهو داخل في قوله تعالى "أَلَمْ أَذَكِّبْتُمْ" وما درى المسكين  
إن السباق والسياق يمنع هذا وإن الزكاة الشرعية إنما تعمل في محل يقبلها

وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة  
ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى وذكرى - فإن الأول معناه الطهارة و  
الثاني معناه الذبح الشرعي من الأصل في المحل القابل للزكاة - ومن  
الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهاد أن النساء أفضل من  
الرجال من قوله تعالى "اصطفى البنات على البنين" وهذا دليل على جملها الجمل  
المركب وانها لا تعرف همزة الانكار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق  
بينهما - ومن الاستنباطات العجيبة استنباط من يدعي أن فقه الفقهاء  
حال بين الناس وبين القرآن - أن الربا إنما يحرم إذا كان اضعافاً مضاعفة  
أما إذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذهب  
بالذهب والفضة والفضل رباح الحديث، ولا شك أن الفضل يشمل الضعف  
والاضعاف، وأما هذا الرجل الكاذب الذي يتمشق بالاستنباط بعد  
شرعاً جديداً المستنبط الموجود في جماعته فهو في جمل الجاهلين والجهل من  
الدواب وأجزاءه إلا الأيلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال....

ثم قلنا أراحتة العالم من شره المستطير خصوصاً في هذا الزمان  
الذي كثرت فيه المحن والنزول.... والفن وحكمه كله باطل في نفسه  
يترك في معرفة بطلانه الصبيان والبله والمغفلون والباطل هو الذي  
فهو يحتاج إلى بيان بطلانه وليكن أن يؤثر في أناس يعيشون في شواهد  
جبال لا يعرفون شيئاً من الدين أصلاً وهذا الرجل لو سمع أهل السوق  
يجرأ أنه الذين يعرفون أركان الإسلام يقول: الصلاة التي يصليها

۲۳۲

خالقها بذل لك لامن مخلوق مثلهما ومن اصدق من الله قتيلا - ومن اصدق من الله حديثا -

وجواب السابع : ان الصلوة التي يصليها المسلمون واردة عن الله في كتابه العزيز في غير موضع وكيفية ما قد تولى الله بيانها على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيةها وعلم بها الناس وعلموها ولا يزال العمل بها جاريا الى قيام الساعة بكيفيةاتها واوضاعها السابعة وهذا القائل يجب قتله قتلة شتعا -

وجواب الثامن : النائب الذي عد نفسه نائبا يستحق الصفيح والضرب والقتل ، والنائب نيابة صحيح يقول كل ما تاتي به الرسول صلى الله عليه وسلم فحقه التسليم والقبول لان يحرف دينه او يخيره -

جواب التاسع : ان قوله تعالى : اقم الصلوة ولو لك الشمس الى غسق الليل يشغل اربع صلوات الظهر والعصر والمغرب والعشاء ، وقوله تعالى " وقرآن الفجر " هي صلاة الفجر فشملت الآية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلك بيانا شافيا

وجواب العاشر : لم يذكر هذا الجواب -

وجواب الحادي عشر : الحج عبادة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر -

وجواب الثاني عشر : غير مذكور -

وجواب الثالث عشر : معجزات النبي كثيرة غمر منها و

۲۳۵

اعظمها نزول القرآن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلك جمع عظيم يستحيل تواطؤهم على الكذب والباطل جميعه انكار من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة وكان اما سبق وفاعل يستحق عليه القتل والاجاب له غير ذلك والسلام تمام

كتبه للراعي عفوريه

١٧/١٢/١٣٨١ هـ

الحنان المنان محمد يحيى اذان

( ٢ ) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ  
محمد العربي المالكي التتباي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي عبادة الى الصراط المستقيم والصلوة والسلام على المبعين للناس ما نزل اليهم من آيات الله والذكر الحكيم ، وعلى المراد صحابه الراعيين لواء الاسلام لكل طاعن ومقيم - اما بعد :-  
فاقول ان العشرين مسألة التي ذكرها المستفتي العلامة الشيخ

محمد يوسف البنوري من هوس المسمى ( غلام احمد ) كل واحدة منها تدل دالة صريحة على كفره وزندقته وافترائه على الله تبارك وتعالى وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم كما تدل دالة صريحة على انه من اذئاب الملاحدة الاباحيين الخرمية والباطنية واليهامية والبابية اعداء الاسلام والمسلمين -

المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجوه ضارباً حتى قضوا عليه حيث  
ان بطلان الباطل مركز في ادمغة الناس، فاجاب قائله الرّد عليه  
باللسان بل الطعن باللسان.

جواب الثالث : قوله ومن أجل ذلك طاهران اسم الإشارة  
يرجع إلى ما ذكره من أن رسول الله ومن معه استنبطوا من القرآن فكانت  
شريعة يعني خاصة بهم دون من بعدهم كذلك القرآن لم يعين تفصيل  
العبادات يعني فله وأمثاله من الجملة الفجران يستنبطوا من القرآن  
شرائع خاصة بهم ومنهم فعلى هذا الشرائع تبعد وتبعد دالهم والقرآن  
وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون الصلاة وغيرها بما شاؤوا وبما يوحى إليهم  
شيطانهم ونقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت في القرآن كلها  
مجملة ولكها بينها كلها السنة النبوية بياناً شافياً كافياً وأيضاً وكتب  
السنة كلها طافحة بذلك البيان وقد قال عليه الصلوة والسلام: إلا أني  
أوتيت القرآن ومثله معه، وبيان النبي صلى الله عليه وسلم هو بيان الله  
لكلامه وحيه، لأن الكل من عند الله تعالى. قال تعالى: "وما ينطق عن  
الهُوى أن ألا دحي يوحى" وقد تحمل بذلك المسلمون في جميع الأقطار  
تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
إلى زماننا هذا وسيستمر ذلك كلما إلى قيام الساعة والله سبحانه وتعالى  
لم يغير ما شرعه من الأحكام فالعمل والقول بالشريعة مستقر لو حصل  
تغيير شيء مما شرعه اظهر وتواتر نقله وشريعته صالحة لجميع الأمة

المحمدية من اولها الى آخرها ولكل زمان ومكان .  
ان الحكومة اذا كانت مؤمنة منقادة لأوامر الله ومحبتة لنواهيه  
يجب اطاعتها لأمر الله بن لك حيث قال : «واطيعوا الله والرسول واولى  
الأمر منكم» . واما اذا كانت تأمر بالمعاصي وتنهى فلا يجب طاعتها بل  
تحريم لانها طاعة لمخلوق في معصية الخالق . وقد قال امير المؤمنين ابو بكر  
الصديق لأصحابه بعد ان ولي الخلافة : (لا خير فيكم اذ لم تقبلوا ولا  
خير في اذ لم تستمع فقالوا له : نورأينا فيك اعوجاجاً القوماء بسيدونا)  
وجوب الرابع : قد صرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال  
تعالى : «واطيعوا الله والرسول واولى الأمر منكم» وقال تعالى «ومن يطع الله  
ورسوله فله اجر كبير» من قهتها لأمرهم وهذا آيات واحاديث كثيرة واللة  
على وجوب طاعة الرسول .

وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية قادرة على الشكل بالصورة الحسنات والحوار الذي وقع منهم وبينهم وبين ربهم دال على انهم عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبي صلى الله عليه وسلم جبريل وجناحه وقد سد الأتقي ورجلاه في تخوم الأرض والسجود معناه اللغوي معروف وسجود الملائكة لأدم سجود تحية لا عبادة والمراد بأدم شخص معين وقصتها حقيقية كما قصه القرآن.

و جواب السادس ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبرنا الله بها  
 بانها امكنة خاصة. والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من انبياء



۲۳۶

والله متم نوره ولو كره الكافرون.

حرره وكتبه خادم العلم محمد رسته الفلاح والحرم المكي  
محمد العربي بن التنبائي الجزائري - يوم الثلاثاء  
الموافق ١٨ في ذي الحجة الحرام عام ١٣٨١

(٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد علوي المالكي  
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى سبيل الرشاد، والقامع اهل التريخ و  
الكفر بالاحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد الداعي الى الصراط  
المستقيم وعلى آله واصحابه والتابعين لهم باحسان. اما بعد  
فقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ العلامة  
الاستاذ محمد يوسف البنوري عن حكم من اعم الرجل الهندي المدعو  
غلام احمد قريزي، وفنته التي قام بها في الهند على نسق الدجال الاول  
القادياني الكذاب، الذي تسمى باسمه - وجري على ضلاله ورسمه ذلك  
ادعى النبوة جراءة وبهتاناً، وهذا احرف والحد وانكروا دعاء الى الضلال  
والشرك وكفر وانكروا عقائد الدين ولبس الحقاق على الجاهلين حتى  
اصل ناشئة جديدة عقولها استخفت وصلتها بالدين ضعيفة، ومن  
عادة هؤلاء الدجالين الماجورين خدمة الاستعمار وياتي ضمائرهم  
الذين يتسمون بالمسلمين، والاسلام منهم براء - ان يأتوا بالشكوك

۲۳۷

والشبهات حتى في المتواترات والضروريات ليهدوا السبل الاسلام  
وهيا جموعا عقائد الاسلام الصافية المحكمة النقية، وباني الله الا ان  
يتم نوره ولو كره الكافرون - وهؤلاء الابالسة الدجالية ساسة الكفر و  
دعاة الاحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحابة والاذاعة والخطب في  
النواصي والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلك كله لمجارية  
الاسلام والنيل منه وتأدية رسالتهم سلحا قهراً وشياطينهم زوايا  
الشياطين ليؤخروا الى اولياهم ليحادوا لو كرهوا ان اطعموهم ما نكروا  
لمشركون) حتى ان نشر الشر وتفاقم الامر وبلغ السيل الذي تسلسلت  
المكائد ضد الاسلام فلذا اصدار الواجب على اهل العلم ودعاة الخير  
وامتة الهدى ان يصبوا التحذير للعوام والناشئة من هذه المعتقدات  
الاثيمة الضالة - بل ان طامة واحدة من افكاره ومعتقداته تكفي  
لتفريق كفرة، فكيف ببقية الطامات والافكار فلا وجه للسكوت على  
مثل هذا - وجزي الله رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة  
الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدافع عن الدين، واقامة السدود  
المتينة، والحصون القوية ليجلولة بين هذا الدجال واضرابه وبين  
العوام الغافلين، فليت لنا سيف الفارق ليظهر الارض من امثال  
هؤلاء الدجالين الا فاكين الماجورين الاعلاء الباطنيين الذين هم  
اشد ضرراً واكثر خطراً علينا من الكفار الكريهين، فمعتقداتهم باطله  
وارائهم فاسدة واستنباطاتهم فلسفية وجرائهم على الله وعلى

رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتسمم عزم من جدها أفئدة المؤمنين  
فنعود بالله ونلتجى إليه من هذا الداء الملبين، وإنه يقول الحق وهو  
يهدي السبيل ألا وإن الرجال المذكور أحقر من أن تنقص أقواله  
بتواضع أصولية أو نصوص نقليّة فإن ذلك معلوم سيما وقد قام  
به كثير من علماء الدين جزاهم الله خير الجزاء موافقاً للمعلوم أن الشريعة  
المحمدية ناسخة لجميع الشرائع وأحكامها باقية مستمرة إلى يوم القيامة  
لأنها خاتمة الشرائع والنبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين - وقد  
تبينت العبادات في الكتاب والسنة والقرآن من الله  
على لسان رسوله قال تعالى «وإنزلنا إليك الذكر لتبين للناس ما نزل  
إليه» وهؤلاء المهملون للسنة يريدون أن يفرقوا بين الله ورسوله  
ويقولون تؤمن ببعض وكفر ببعض - يريدون أن يتخذوا بين ذلك  
سبيلاً - أولئك هم الكافرون حقاً - والتارك للسنة في الحقيقة تارك  
للقرآن الفائق (وما أتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا)  
ولا شك أن الحج عبادة روحية بدنية مالية فهذه المسائل التي  
خالف فيها البروز المسكين الأجماع وسلك فيها مسلك الكفر ولا ينبغي  
كلها نازل على موسى زندقته والحكمة وتبين بهذا أنه من الدجاجلة الذين ينظرون  
بين يدي الساعة أعادنا الله مشروهم ورد كيدهم في فخوذهم وفيما ذكرناه من التجدد  
والتلويع عن الشرع والتوضيح كفاية والله اعلم - والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته  
كتبه الفقير إلى الله العزيز المذنب عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب

(۴) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتبي  
الحمد لله رب العالمين: قد اجاد شيخنا (محمد يحيى) انان نائب  
رئيس المحكمة العليا بكملة: وافاد فخر اه الله خيرا-  
محمد امين كتبي المدرس بالمسجد الحرام

(٥) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكي  
بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة  
انك انت الوهاب۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين بشريعة واضحة  
وحكمة باقية الى يوم الدين، وعلى آله وصحبه أجمعين والتابعين لهم  
بأحسان الى يوم الدين - أما بعد -

فاني قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذکور فوجدتها و  
ما تضمنته من العقيدة الأولى الى تمام العشرين عقيدة كلها ضلال و  
كفر ومن اعتقدها أو اعتقد شيئاً منها فهو كافر حلال الدم ومن دعا  
اليها أو الى شيء منها فهو ضال مضل عليه انتم ذلك وانتم من تبعه لا يتقص  
من انثامهم شيئاً. هذا ما نعتقد وندين به ونسأل الله تعالى الهداية و  
الثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على تعاليمه ونعوذ بالله

من مضلات الفتن فاحيينا، وسأل الله الموت على دين الاسلام في لطفه  
عافية وصلواته وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -  
كتبه الفقير الى مولاه تعالى حسن محمد مشاط  
١٣٨١/١٢/١٨ تجاه بيت الله الحرام

(٦) صورة ما كتب فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفى  
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حمله هذه الدين من كل خلف عدوله ينفون  
عن تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلينة والصلاة والسلام  
على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبى العربى الهاشمى الامين الذى ختم  
الله به النبيين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد)  
فاقول مستملاً من الله التوفيق والخداية لا قوم طريق ان بعض ما جاء في  
هذه الاستفتاء من بيان ضلالات غلام احمد برزوخ كافتهم الكفاية  
في الحكم عليه بالكفر والزندقته والاحاد وان مباهم الدم والمال لا خلاص له  
من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها مجمعة وكيف بها منضمة الى  
جميع طامات التي شخت بها آليته وجاهلته وكتاباته كما اشير الى ذلك في  
الاستفتاء المذكور وهذا المارق الملحون وان كان باطلة مكشوفاً وخزبه  
مفضوحاً لا يعدم ان يجد له من الملاحدة المتحليلين الا باحيين من  
يستعذب مشربه وينساق وراءه فاذا رُئيت بهرجة وازهق باطله

لم يجد هو ولا انصاره حبالاً للدرس والتشبيب - ولا باس ان نشير الى  
تفنيد بعض هذه المزاعم الكافرة ومن يعلم تفنيد الباقي فنقول وبالله استعانة  
(١) زعمه عن الله ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصدقات  
والتوريث موقت لهم ما هدى به واقول مدحاً الباطل ان الشريعة الاسلامية  
بجميع ما فيها من احكام مالية واعتقادات قلبية وعبادات بدنية و  
انكحة ومعاملات وحدود وجنایات وغير ذلك من احكامها كلها وجملة  
لا تتجزأ شريعة خالدة الى يوم الدين خلقت بها المبین المعجز للعالمين:  
قال الله تعالى "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت  
لكم الاسلام ديناً" وقال تعالى "ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل  
منه وهو في الآخرة من الخاسرين" واخرج الحاكم من حديث ابى هريرة  
رضي الله تعالى عنه انه قال "خطب النبي صلى الله عليه وآله وسلم في حجة  
الوداع فقال: تركت فيكم شيئين لم تضلوا بعد هما كتاب الله وسننى  
يتفرقا حتى يردا على الخوض" فمن زعم كهذا المارق المأفون ان بعضها  
وقتي فهو مرتد كافر حلال المال والدم -

(٢) ادعى عن الله ان اهل كل عصر بعد عصر النبي صلى الله  
تعالى عليه وآله وسلم هم ان يستنبطوا احكاماً جديدة تكون شريعة  
لعصرهم وليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص باب  
واحد وان من اجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات" واقول هل  
ادلى على زندقته هذا الباطنى الملحون من هذه الدعوى فاتها تجتث الدين

۲۲۲

من اصله وزعم ان القرآن لم يعين تفصيل العبادات الخاد مكشوف بل عينها انما تعين حيث عهد الى المنزل اليه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ببيان ذلك اذ يقول عز وجل: وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم فيذها صلوات الله وسلامه عليه وآله واصحابه باقواله وافعاله حتى صارت معلومة من الدين بالضرورة على قولي الا عصار بحيث يكفر جاحدها فسمعنا هذا المارق سمحاً.

(۳) اقترى عدو الله على الله ورسوله حيث زعم ان المراد من قوله تعالى: اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم اطاعة مركز الملة اي الحكومة المركزية والمراد باولى الامر الجمعيات التي تتعقد تحتها والحكومة المركزية تستقل بالتشريع وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القرآن الكريم ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه واقول ان هذا الزنديق مباحث يتنحل الباطل ويروج له فان اطاعة الله هي اطاعة كتابه لا تعقيد الاحكام اطاعة الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وسلم هي اتباع سنته والعمل بشريعته وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولى الامر على الخلاف بين المفسرين في المراد بهم هل هم العلماء او الائمة فمفيدة بان تكون في غير معصية لما في الحديث الصحيح من قوله صلى الله عليه وآله وسلم: لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق.

(۴) زعم عدو الله انه قد صرح القرآن الكريم - بانه لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً وليس لمان يامرهم بطاعة الخهذه يانه واقول

۲۲۳

لعنة الله على الكاذبين فان القرآن الكريم طامخ بالآيات البينات في وجوب طاعة الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بل اخبر سبحانه في شأن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بما هو اعظم من ذلك حيث جعل طاعة رسوله طاعة له اذ يقول: من يطعم الرسول فقد اطعم الله فليخصاً عدو الله ولهم غيظاً وكلاً.

(۵) زعم عدو الله ان المراد بالملائكة القوي المودعة في الكائنات سخافة وترهانة واقول: ان عدو الله له سلف من الملاحدة والزندقة سبقوه الى هذا الهراس فرعموا ان الملائكة والجن قوي مودعة في الكائنات وان كتاب الله تعالى الذي لا ياتي به الباطل من بين يديه ولا من خلفه يرد عليهما بلغم الرح ويفند تراجمهم اعظم التقديد - نقول تعالى اخبرنا عن مخاطبة للملائكة حيث يقول: واذا قال ربك للملائكة اني جاعل في الارض خليفة واجابته لم يقول لهم قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها الآية دليل واضح على انهم اجسام ذرة وعقول وبيان يغابون ويحجبون وذلك ينافي كونهم قوي القوي امور معنوية لا وجود لها في الخارج ولا يتصور فيها ذلك وقوله تعالى ايضاً في حقهم وادقلنا للملائكة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابليس برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب و يسجدون و ان ذلك من القوي المعنوية - وقوله تعالى في شأنهم جاعل الملائكة رسلاً اولى اجنحة مثق و ثلاث و رابع حجة قاصمة لظهور من يزعمون انهم قوي معنوية ووردي في صحيح مسلم في تفسير قوله تعالى:

۲۲۲

«لقد رأيت من آيات ربه الكبرى» قال رأى جبريل في صورته لسمائة جناح والآيات والأحاديث الواردة في حق الجحنيين أيضاً، وأهمها إجماع كثيرة يطول سرها. أما ما جاء في المواد الباقية من رقم ٢٠ إلى رقم ٢٠ فرغها أظهر من أن يخفى نعم الرقم ١٨ فيه ما يشي به عن الله إلى معتقد سلفه المحدث الأفاضل داروين النصارى أصل الإنسان يرجع إلى القرود وأنه لم ينزل يترقى حتى وصل إلى ما وصل إليه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القرآن الكريم الدال على أن خلق البشر كله من آدم و زوجته على الكيفية التي بينها الله تعالى في كتابه الكريم وإلى هنا انتهى ما أردت تعليقه على باطل ذلك المحدث المارق الزنديق الكافر المأفون المباح المال والدم قطع إن دابرة وسلبة مدحا لأهمل وسلط عليه نفمة فجعله عبدة على مدى الأجيال وخفا ما سألت الله سبحانه وتعالى أن ينصردينه ويجمع شمل المسلمين على طاعة ويجعلهم هدياً أو واحدة على من سواهم و صلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم فخرير في يوم الجمعة الحادي والعشرين من ذي الحجة الحرام عام إحدى وثمانين بعد الثلاثمائة و الألف من هجرة من خلقه الله على أكل وصف صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم هم أحسان إلى يوم الدين.

وكتبه العبد الفقير إلى الله تعالى حامد طلبة العلم بالمسجد الحرام  
ومدرسة الفلاح

١٣٨١/١٢/٢١

محمد نور بن سيف بن هلال عفا الله عنه  
ووالديه وأشيأخه والمسلمين

۲۲۵

(٨٥٧) صورة فاكهة فضيلة الشيخ القاضي محمد بن علي الحران  
رئيس المحكمة الكبرى بمجدة وفضيلة الأستاذ  
الشيخ عبد الرحمن الصنيع مدير مكتبة الحرم المكي  
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده أما بعد فقد  
اطلعت على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنوري مدير  
المدرسة العربية الإسلامية بكرة شئ وشيخ الحديث بها إلى علماء البلاد  
الإسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذي ظهر حديثاً في بلاد  
الهند المدعو غلام أحمد برويز وعن البندين من معتقدات هذا الرجل التي  
أوضحها فضيلة السائل في استفتاءه المشرع أعلاه كما اطلعت على الجواب  
الذي أجاب به فضيلة السيد علوي بن عباس المالكي المذكورين إليه وقد  
وجدت أن فضيلته قد أجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لأن جميع ما جاء  
في البندين الموضحة في هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هي كفر بالله ورسوله  
وردة عن الإسلام بأجماع المسلمين وإنكار وتحريف لما هو معلوم بالضرورة من  
دين الإسلام ولا يخالف في كفره من لداني المأمم بالإسلام وشراعة قد قال  
الله تعالى ومن يهمل الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له ولياً مرشداً والله يهد  
من يشاء ويرحم من يشاء بحكمته صلى الله على سيدنا ونبينا محمد وآله وصحبه وسلم.

محمد بن علي الحران. رئيس المحكمة الشرعية الكبرى بمجدة. ١٣٨١  
سليمان بن عبد الرحمن الصنيع في طلبة العلم بالمسجد الحرام.

۲۲۶

(۹) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ  
السيد محمود الطرازي (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد: فقد قرأت  
هذا الاستفتاء المبارك من اوله الى آخره فوجدت صاحب هذه العقائد  
مخالفا للعقائد الاسلامية الصحيحة التي يكفر من خالفها باجماع المسلمين  
فلم اتوقف في شأنه اى في كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه  
وتابعى خسرانه اعاذنا الله من مثل هذه الفتن -

المجيب الجيد العاجز السيد محمود الطرازي  
المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

(۱۰) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم الاندلسي (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى في كتابه الكريم: وذكروا من اهل الكتاب لو يردونكم  
من بعد ايمانكم كفارا حسدا من عند انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق  
(۱۹/۲) وددوا لو تكفروا كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم  
اولياء (۸۹/۴)

فلما لم يتقدروا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشأوا  
امتدحون الى الخيرو يأمرون بالمعروف ونشر وادبهم الاسلام

۲۲۷

على ارجاء المعصية وصفهم الله تعالى بقوله "اولئك هم المفلحون" -  
فيستوعبونهم على اعقابهم قاهوا من بعد ذلك قومة واحدة في قتال  
المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب  
مضى سنة وكان علماء المسيحيين قد حرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة  
وهذه الحروب هي الحروب الصليبية ثم نشأت الدرزية ضد اهل  
الكتابيين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعتناق الناس  
بلا حق وليسوا على حق في شئ وقد قاسوا الدين الاسلامي على اهل الديانتين  
فقاموا ضده كما قام غلاطستون في انكلترا فصاح في برلمانها: ما دام  
هذا القرآن موجودا في ايدي الناس فلا سلام بينهم فاعلنوا على الاسلام  
حربا شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالسكس فانشأ الانجليز  
بغولوسها في الهند القاديانية فقامت الرجل الذي باع دينه بدنيا  
انجليز وهو غلام احمد القادياني حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء  
تضل الناس الجاهل يردونهم عن دينهم وهويهم في النبوة في الدين  
الاسلامي يحسبون انهم يحسنون صنعا اولئك الذين حبطت اعمالهم  
فلا تقيم لهم يوم القيا متوزنا -

ثم قام في هذه الاونة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل  
باسم غلام احمد (برونز) فكتب كتاب معارف القرآن في اربع مجلدات  
يصدر في مالها في الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معيا سرا  
لتفسيره وجعل قصته سيدنا ادم عليه السلام قصة تمثيلية غير



۲۴۸

حقیقۃ وغیر الحقائق وهو من اضل الله على علم وختم على سمعه قلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله فانما هو وامثال ه دھریون کفار کاسون لباس الاسلام حتی يقوموا بین الجحالم یضلونهم فلا یجوزہ احد فی ان یشک فی کفرهم وکفر من اتبع هواهم - وقالوا ما ہی الاحیاء الدنیاء مموت ونحیا وما یملکنا الا الدھر والمالم بذلک من علمان هم الا یظنون - وكان فتی من جن ابلیس فارقی به الحال حتی صار ابلیس من جنه -

السید قاسم الاندجانی

(۱۱) عبودۃ ما کتبہ فضیلۃ الشیخ الاستاذ  
ابراھیم بن الملا سعد اللہ الختانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی علما البیان ونزل لنا الفرقان - والصلاة والسلام  
على خير خلق سيدنا محمد الذی بین لنا ما نزل الینا ولم یتراء جبالا  
لذی افتراء وھتان وعلى الہ وصحبہ وعلما امتہ الذابین فی کل  
زمان ومکان - اما بعد -

تقد طاعت صورتہ الاستفتاء عن هذا الصال المصل المضید  
فی الارض غلام احمد الثانی الذی ظھر الان وطنی فی بنجاب فلقب نفسه  
بلقب ملوک الجوس پرویز مقتضی اہ فطاعہ بمقد متھا و بما اشتملت

۲۴۹

علیہ من المسائل العشرين التي اختارها كالا نموذج فضيلة المستفتی  
اعلم الثقة الامین مصرحاً بما نقل کل واحدة عنها من مجلات و رسائل  
هذا المحل الذی یتوق ومعیناً صحتها ولجزائها فلم یبق عندی ریب  
وتردد فی شأنہ وجزمت بأنہ مرتد ومحد وزندق وکذا اکل من اتبعه  
ووافقه فی نزعہ والحادہ بل یکتفی کل واحدة من تلك المسائل العشرين  
التي ذكرت واختیرت فی الاستفتاء فی الحكم بکفره وارتدادہ وزندقه وکذا  
بارتداد کل من وافقه واتبعه وهذا یدعی وظاهر لا یحتاج الی اقامة الادلة  
حتى ان المسلم العامی لا ینبغي ان یتردد فی الحكم بکفره وارتدادہ و  
زندقته فضلاً عن عالم باصول الدین وفر وعرفیجب علی اولی الامر وعلى  
حکام تلك البلاد ان یم الله تعالى ونصرهم نصر اموزا ان یستتبوا هم  
فان لم یقبلوا التوبة الصادقة یجب علیهم ان یقتلوا ویقطعوا اذانهم  
فانهم مفسدون فی الارض وهم خطر علی الاسلام وعلى الحكومة  
المحلیة لازالت منصورۃ موفقة والله هو حافظ دینہ القویم وهو  
الموفق لما یحبہ ویرضاه - والله هو المأمور بالصواب

کتبا الجیب الراجی الطاف ربہ الکریم الرحیم  
محمد ابراھیم بن ملا سعد اللہ الفضلی الختانی ثم المدنی  
کان الله تعالى محوله ولا هل الا سلام اجمعین

۱۳۸۲/۱/۳

ۛ



٢٥٠

(١٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير  
مولانا محمد بن عالم المهاجر المديني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى الحق والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
المبعوث لدعوة الحق والموصحبة لما بعد:-

فالذي ما زلت اعلم من الحال الرجل الاخر ومن معتقداته  
استاذة محمد بن عالم الذي مضى لسبيله كلها اتباعا ليهود شبرا بشاري  
ذرا عابن راع وتحريف الطير من مواضع ومن بعد مواضعه واستطاع  
ان يحرف كلام الله لميتا اخر عنه ولكن شهاب وخسر لان القدرة اذلية  
قد تكفل بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والزنادقة في تحريف  
حقائق الشريعة ولم يكتف بذلك حق اساس دينا جديدا اسمها  
بالاسلام الذي سول له قرينة وفقه لهذه المقاصد الكفرية بابا جديدا  
وهو انكار الاحاديث النبوية وان كان قد سبقه الى هذا الكفر كثير من  
اخوانه ولكنه اختار منجما اخر لكفره فتارة يجعل تاريخا اذا واقف رايه  
وهو اذ تارة يجعله افتراء اذا خالف رايه ولكن الحمد لله الذي سبق  
قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين  
منا كل خلف عدو له يتفون عنه تحريف الغالين وانتحال البطلة و  
تاويل الجاهلين فقام العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجرى  
مولانا السيد محمد بن يوسف البتوري حيث قام لمكا فحة هذه الفتنة الدماء

٢٥١

وجزى الله هؤلاء العلماء حيث يبذلون جودهم في دفع تلك الفتنة التي  
ظهرت ضد الاسلام ووقفهم ضد مثل الدين والذب عن الدين الطاهر  
اللهم انصر نصر دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين  
سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم سبحان ربك رب العزة عما يصفون و  
سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين-

العبد محمد بن ر عالم عفا الله عنه  
محمد الحرام سنة ١٣٨٢ هـ  
نزول المدينة المنورة

(١٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ  
محمد حامد الفرغاني (المدينية)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى  
آله وصحبه اجمعين وظيفه علماء الاسلام حفظ الدين عن تحريف الجحرفين  
وقيامهم في الذب عنه غاية طاقهم لانهم الوارثون علوم النبي صلى الله  
تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم المأمرون بحفظها بلا زيادة ولا نقص فمن  
اراد قلب حقائق الدين وتبديل معالمه وشعائره يجب عليه معرفة و اظهار  
شيطنته ووساوسه ونفثاته في غوغاء الناس من النشور والمغفلين كما  
فعل الصديق رضي الله تعالى عنه في مسيلة وغيره والصحابة ومن بعدهم  
رضي الله تعالى عنهم من اهل الحق وقاسوا من الحق والشدة اشد في

۲۵۲

اطفاء نار الفتن كالامام احمد وغيره من الائمة رحمهم الله تعالى ففي هذا الزمان الذي ظهر فيه الدجالون والمغيرون يتأكد قيام من قدر على الذب عن الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شكر الله سبحانه وتعالى سعيهم وجعلهم من الذين ورد في حقهم ومن احسن قولاً ممن دعا الى الله الآية - فمن خرج من الدجاجة في الهمد غلام احمد الثاني المذكور في الاستفتاء وقول هذا المارق ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الاحكام انتهى فيها اهل وزندقة وتكذيب يد ام الشريعة الى انقراض الدنيا -

وقوله ولكل عصر شريعة هذا انكار للدين وخروج منه لقوله سبحانه وتعالى ما كان لهما خيرة -

وقوله اطاعة الله ورسوله هي اطاعة الحكومة اف تراء وظرفيت و تبدل للدين -

وقوله ليس الرسول مطاعاً تكذيب لقوله سبحانه وتعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم الآية - ونحوها من الآيات - قوله المراد بالملك القوي المودعة في الكائنات هذا تكذيب لامثال قوله سبحانه وتعالى كل من امن بالله وملائكته الآية - وتأويله ادم عليه السلام وحواء رضي الله تعالى عنهما وسجود الملائكة مروق عن الدين لتكره ظاهر القرآن

وقوله ليس المراد بان الجنة امكنة خاصة ان كثر بواح لا تكاد الضروريات

۲۵۳

وقوله: الصلوة التي يصليها المسلمون في هذا التكذيب المقطوعات وقوله: لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء هذا اتهام منه وكفر بقوله سبحانه وتعالى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى - قوله: الزكوة كل جباية مالية التي انكارها ثبت في مواضع عديدة من القرآن المجيد -

قوله في الحج انما هو مؤتم اسلامي عالمي انكار بما ثبت من اعماله مناسكه ما ليس للعقل مدخل فيه في القرآن الكريم والا حديث -

قوله: حقيقة الاضحية ذبح الحيوانات الذين يشتركون في ذلك المؤتمر الاسلامي هذا تضاد مع الحق الذي ثبت عن النبي صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم -

قوله: لم يصد من الرسول معجزة غير القرآن وهذا يدل على انه من الذين ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة -

قوله الدين الاسلامي الراعي بين الامة المسلمة ليس دين القرآن هذا انكار للمساواة وهذا بيان منه -

قوله: تدوين الآيات الحمد شيعا عما هي اول مكيده تصدك الاسلام هذا تحقير للاحاديث وتضليل لسمعتها فهو كفر محض -

قوله الذين يسمونه الوحي الغير المتلو كلها كاذب انهم وهذا يدل على انه من الذين ورد في القرآن المجيد: ارايت من اتخن الهة هو اة واحلها الله على علم وختم على قلبه وجعل على بصره غشاوة - فمن

۲۵۳

يهديه من بعد الله - الآية

قوله: صحيح البخاري انه تكذيب للأحاديث قال صلى الله عليه وسلم لا يليق بالشاهد الخائب، ونضار الله امرهم مقالتي فوعاها وادها كما سمع فرب حامل فقه ليس بفقيه من هو افقه منه او كما قال -

قوله ان الرسول والذين معه قد كولو الشريعة ثم هذا اقتربك في التشريع واختصاصه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم - معلوم من الدين بالضرورة فهذه امر في الدين -

فهذه المارقة والطاغية قد تكبر وتجب واستهزأ بالدين حادو شيئا لا ينال ما بدوا لو كان جميع الناس معه - ولو قال من ادعى الاسلام عشر مئة مقال هذا اللدجال يخرج من الدين خروجا بينا فيستتابان تابا لا يقتل قال القاضي عياض في اواخر الشنا وكذا لك يقطع تكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع واعرف يقينا بالمثل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه يمكن اشكر وجوب اصلوات الخمس ثم وكذا لك اجمع على تكفير من قال لصلاة طرفي النهار وعلى تكفير الباطنية في قوله ان الفرائض اسماء رجال فهو من انكر صفة المحرم. وكذا لك يكفر اذا جوزه على جميع الائمة الوهم والغلط ثم وكذا لك من انكر الجنة او النار فهو كما قرب باجماعهم ملتقطا -

كتبة الحاجز الفقير المولوي حامد الما جاجر الفرحاني المتوطن في المدة المدة على صاحبها الف صلاة وتحيية

۲۵۵

توقيعات علماء الشام وجمعية العلماء بحمراء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه  
والقائلين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين ما بعد فقد طلعنا على صورة الاستفتاء  
التي نشرتموها في البلاد الاسلامية جملة عن غلام احد المجدين فله من الطمأنينة التي  
تأتي على الاسلام من اصوله فان له من الاجتهادات والتأويلات والتفسيرات  
في الدين الاسلامي مصادرة ما لا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة،  
فقد طعن بالركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالى وجعلها من اعمال  
الجوس وامثالهم فكل نبذة من معقولاته وافكاره كيفة لاخراج من الاسلام  
العلماء دون وجود اي احتمال ببقائه على الاسلام، فنشكركم ونشكر اخوانكم  
اهل العلم في الهند الباكستان وغيرهم من يخارون على الاسلام ويبدأ فعون  
عنه ويذودون عن حاضره وهذه اياؤكده قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق والاسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

رئيس جمعية العلماء  
مفتي حمراء

محمود سعيد  
مفتي توفيق الصباغ

مفتي رئيس جمعية العلماء  
مفتي علي المارد

مفتي الحامد

۲۵۶

مردہ جانقرا



# بینات

ماہنامہ کا اجراء

ذیبادارت

مشہور و فاضل مصنف مولانا محمد عبدالرشید نعمانی مواف لغات القرآن

ورفتی اعلیٰ شعبہ تصنیف

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کا شعبہ تصنیف حسب ذیل مقاصد کیلئے ماہنامہ جاری کر رہا ہے

- اسلام کے اساسی مسائل کی حفاظت عصر حاضر کے علمی فنون کی نشاندہی اور مؤثر جوابات۔

- جدید فقہی مسائل کا قدیم فقہ اسلامی کی روشنی میں حل۔
- عصری تقاضوں کے مطابق فقہ اور اصولی فقہ پر مقالات و مضامین کی اشاعت۔
- جدید تعلیم یافتہ اصحاب کی دینی و علمی تربیت کیلئے مواد کی فراہمی۔
- عام مسلمانوں کی رہنمائی کیلئے اصلاحی مضامین کی اشاعت۔
- اگر آپ کو ان مقاصد سے اتفاق ہے تو خریداری کے جرمین نام لکھوائیں رسالہ عنقریب اشاعت پذیر ہونے والا ہے۔ پتہ لکھا

دفتر ماہنامہ بینات شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

مشہور آفیسٹ پریس کراچی

